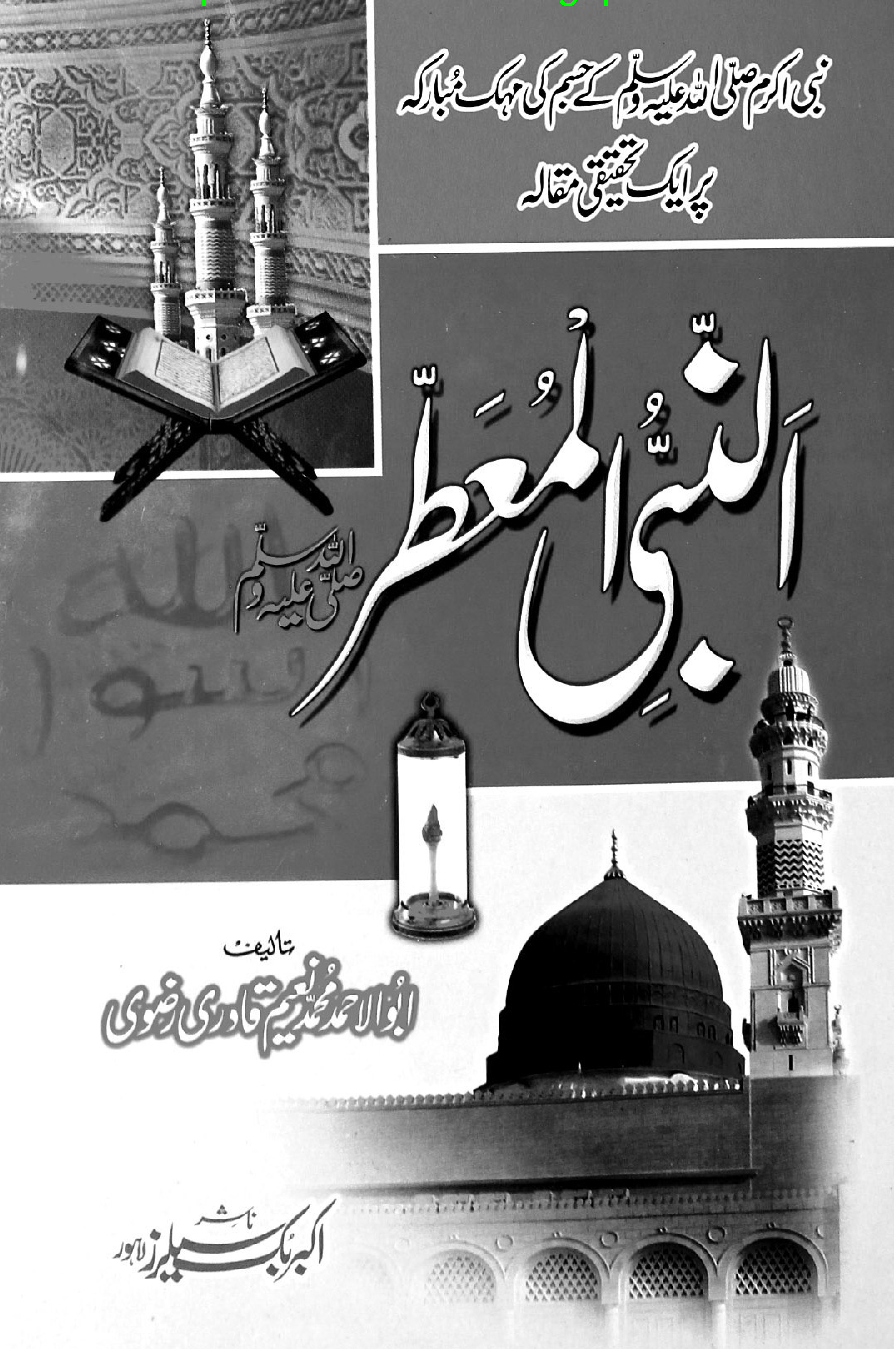


نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کی مہک مبارکہ

پر ایک تحقیقی مقالہ

اَلنَّبِیُّ الْمُعَطَّر صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

ابو الاحمد محمد نعیم قادری رضوی

ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کی مہک مبارکہ

پر ایک تحقیقی مقالہ

اَلنَّبِیُّ الْمُعَطَّر صلی اللہ علیہ وسلم

تسکین القلوب، بعطر المحبوب

تالیف

ابو الاحمد محمد نعیم قادری رضوی

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 37352022

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

وعلٰی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب .... کیا مہکتے ہیں مہکنے والے

مؤلف .... ابو الاحمد محمد نعیم قادری رضوی

(فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

نظرِ ثانی و پروف ریڈنگ .... محقق اہلسنّت علامہ قصیر شہزاد قادری

(فاضل و مدرس و نائب مفتی جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد گجرات)

کمپوزنگ .... محمد نفیس قادری رضوی

صفحات 200

تعداد 600

اشاعت .... اپریل 2016ء

ناشر .... محمد اکبر قادری

قیمت .... -/160 روپے

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

فہرست مضامین

حمدِ باری تعالیٰ

ہے پاک مرتبہ فکر سے اس بے نیاز کا
کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا

افلاک وارض سب ترے فرماں پذیر ہیں
حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا

اس بے کسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی
شہرہ سنا جو رحمتِ بیکس نواز کا

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

بندے پہ تیرے نفسِ لعیں ہو گیا محیط
اللہ کر علاج مری حرص و آز کا

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ)

نعتِ رسولِ مقبول

(۱) جِسۡمُکَ مُعَطَّرٌ وَ مَنۡبَعُ الۡاَنۡوَارِ
وَلَطِیۡفٌ وَنَظِیۡفٌ یَا سَیِّدَ الۡاَبۡرَارِ

اے نیک لوگوں! کے سردار ﷺ آپ ﷺ کا جسم مبارک خوشبو دار، ملائم، صاف ستھرا، اورانوار کا سرچشمہ ہے۔

(۲) صَلِّ وَ سَلِّمۡ یَا رَبِّ بِلَا مِقۡدَارِ
عَلَیۡهِ وَ آلِهٖ وَ اَصۡحَابِهِ الۡاَطۡهَارِ

اے میرے رب تعالیٰ! تو نبی اکرم ﷺ، آپ ﷺ کی پاک آل واصحاب پر بے حد رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

(۳) فِدَاکَ قَلۡبِیۡ وَ رُوۡحِیۡ اِذۡ تَمُرُّ
تَعَطَّرَ الطُّرُقُ کَمَا فِی الۡآثَارِ

یارسول اللہ ﷺ! میرا دل اور روح آپ ﷺ پر قربان ہوں جب آپ ﷺ چلتے ہیں تو راستے مہک جاتے ہیں، جیسا کہ آثار میں وارد ہے۔

(۴) حَلّٰی رِیۡقُکَ مُرًّا وَ خَلِیۡجًا
وَ مَاءَ الۡآبَارِ وَالۡاَنۡهَارِ وَالۡبِحَارِ

اے اللہ کے پیارے حبیب ﷺ! آپ ﷺ کا لعابِ دہن نے کڑوے، ترش، اور کنوؤں، دریاؤں، اور نہروں کے پانی کو میٹھا کیا۔

(۵) مَا اَحسَنَ عَرَقُکَ طِیباً وَ رِیحاً
ذٰلِکَ الصَّحابَۃُعَلٰی اَجسَامِ الاَخیَارِ

آپ ﷺ کا پسینہ مبارک خوشبو اور مہک میں کتنا ہی عمدہ ہے کہ جس کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے بہترین جسموں پر بطورِ عطر لگاتے ہیں۔

(۶) لَیتَ یَدَکَ مَاسٌّ وَجھِی وَ صَدرِی
وَ نَقّٰی عَنھُمَا مَا مِنَ الاِثمِ وَ الغُبَارِ

اے اللہ کے پیارے محبوب ﷺ! کاش آپ ﷺ کا دستِ اقدس میرے چہرے اور سینے کو چھو کر ان سے گناہوں اور خطاؤں کے غبار کو صاف کر دے۔

(۷) طِب حَیٰوۃَ النَّاعِمِ وَاجعَلہُ نَاعِماً
اَنتَ مَالِکٌ ذِی الفَضلِ وَ الاِختِیَارِ

یا رسول اللہ ﷺ! ناعم کی دنیاوی و اُخروی زندگی کو بہتر فرما کر اُس کو حقیقتاً خوشگوار فرمائیں کیونکہ آپ ﷺ (بفضل خدا اللہ تعالیٰ) افضل اور مالک و مختار ہے۔

(ہدیہ عقیدت: ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی)

نوٹ: میں شاعر نہیں ہوں بلکہ میرا تو شاعری سے دور کا تعلق بھی نہیں صرف اور صرف میں نے اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی بارگاہ میں نظم کے طور پر آپ ﷺ کی تعریف و توصیف کی ہے، ابوالاحمد غفرلہ،

☆☆☆

نذرانۂ عقیدت

☆☆☆

گلشن رسالت کے اُس مہکتے ہوئے پھول (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) کی بارگاہِ بلند و بالا میں جسکی مہک سے دو جہاں کے گلشن مہک رہے ہیں۔

☆☆☆

انتساب

گلشنِ عشق و محبت کے اُن مہکتے ہوئے تمام پھولوں کے نام جنھوں نے ناموسِ رسالت کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے بالخصوص

شہید ناموسِ رسالت حضرت غازی

ملک ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ

کے نام جن کے جذبۂ ایمانی سے اہل اسلام کو مزید تر و تازگی اور نکہت حاصل ہوئی

اور

اپنے والدین کے نام جنکی شب و روز دعاؤں سے بندہ فقیر الی اللہ و رسولہ اس قابل ہوا۔

''گر قبول اُفتد زہے عز و شرف''

(ابوالاحمد غفرلہ)

☆ہدیہ تشکر☆

میں اپنے جمیع اساتذہ کرام کا مشکور ہوں جنکی بے لوث محنت اور تربیت سے میں دینِ اسلام کی دلرباء خوشبوؤں سے بہرہ ور ہو رہا ہوں۔ بالخصوص اپنے روحانی والد و مربی، مجاہد ملتِ اسلامیہ، جرنیل اہلسنّت حضرت صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ کا مشکور ہوں جنہوں نے اپنے علم کے عطر سے مجھے معطر کیا۔

اور اپنے استاذی مکرم محقق اہلسنّت حضرت علامہ قیصر شہزاد قادری صاحب کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی پروف ریڈنگ کر کے کتاب کی زیب و زینت میں حد درجہ اضافہ کیا۔ علاوہ ازیں میں اپنے تمام معاونین اور دوست احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو کسی طرح بھی میرے ساتھ تعاون فرماتے رہے۔

(ابوالاحمد محمد نعیم قلعدی رضوی غفرلہ)

☆ تقریظِ جلیل ☆

استاذی المکرم حضرت علامہ مولانا محمد صفدر منیر قادری مدظلہ العالی

﴿فاضل ومدرس وجامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا الٰی طریق الحق اھل السنت والجماعۃ بفضلہ العظیم والصلوٰۃ والسلام علی عبدہ و نبیّہ و رسولہ و نورہ و منبع جودہ و مظہر صفاتہ و مالک مُلکہ و عالم اسرارہ و زینت فرشہ ومکین عرشہ و قاسم رزقہ الذی کان لعلٰی خلق عظیم و علی الہ و عترتہ و اولادہ و ازواجہ و بناتہ وذریاتہ و خلفا ئہ و اصحابہ و اولیاء ملتہ و علماء اھل سنتہ و سائر امتہ الداعین الٰی صراط مستقیم.

اما بعد:

اللہ جلّ جلالہ و عمّ نوالہ و اعظم شانہ و اتمّ برھانہ کی حمد وثناء اور حضور پُر نور، شافع یوم النشور، عالم ما کان و ما یکون، دستگیرِ جہاں،

غمگسارِ زماں، سیدِ سروراں، مالک انس و جاں، سید المبلغین، رحمۃ للعلمین، نبی رحمت، شفیع اُمت، قاسم نعمت، حسن واخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رب اکبر، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک ومختار، حبیبِ پرودگار، نبی مکرم، نورِ مجسم، رسول اکرم، شاہِ آدم و بنی آدم، تجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزن جود و سخاوت، پیکر عظمت و شرافت، محبوبِ رب العزت، محسنِ انسانیت، حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک، شہنشاہِ خوش خصال، پیکر حسن و جمال، دافع رنج و ملال، صاحبِ جود ونوال، رسول بے مثل ومثال، بی بی آمنہ سلام اللہ علیہا کے لال، پر درود وسلام پیش کرنے کے بعد۔

میں بندۂ ناچیز اپنے شاگر دِرشید، ہر دلعزیز، قابلِ تسکین، لائقِ صد تحریم وتکریم، علامہ ابو احمد محمد نعیم قادری رضوی صاحب کی تصنیف **"تسکین القلوب بعطر المحبوب"** کے بارے چند الفاظ لکھنے کی جسارت اس شعر سے کرتا ہوں کہ۔

اک بار وہ جدھر سے گزرے ہیں نصیر
ہزار بار اُدھر سے بہار گزری ہے

مولانا نے یہ کتاب خالصتاً محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار کرتے ہوئے تصنیف فرمائی ہے۔ پڑھنے والا خود محسوس کریگا کہ اس میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری خوشبو مبارک کا تذکرہ محبت بھرے انداز سے ہی کیا گیا ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ گذشتہ صدیوں سے لے کر آج تک لوگ سید

عالم ﷺ کی زندگی کے ہر پہلو کو اپنی علمی استطاعت کے مطابق احاطہ تحریر میں لا رہے ہیں۔مولانا نے بھی اسی بات کے پیشِ نظر یہ کتاب تصنیف کی ہے۔

مولانا نے اپنی تصنیف میں قرآن و حدیث سے مہکِ رسول ﷺ کے 63 واقعات کو قلمبند کیا۔اور عقائد اہل سنت کی ترجمانی کرتے ہوئے عقائد باطلہ کی بہت مہذب اور مضبوط دلائل سے تردید فرمائی ہے۔اور آخر میں متقدمین اور متاخرین کے الکوحل والی پرفیوم کے متعلق فتاوٰجات بھی نقل کیے ہیں۔عربی عبارات کو ترجمہ اور کثیر کتب مفید کے حوالہ جات سے مزّین کیا ہے۔

فاضل موصوف بے شمار خوبیوں کے حامل ہیں۔عربی اور اُردو میں حمد، نعت اور منقبت خود ہی بیان کرتے ہیں۔اس زمانہ میں بھی آپ فی سبیل اللہ تدریس فرما رہے ہیں۔آپ کی ذہانت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ الشہادۃ العالمیہ (ایم اے) کا امتحان اے گریڈ (ممتاز مع الشرف) کے ساتھ پاس کیا اور گجرات میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے جامعہ کی عزت اور کارگردگی میں اضافہ کیا اور اپنے تمام اساتذہ کا سرفخر سے بلند کر دیا اور سراجی جیسی مشکل ترین کتاب میں 100 / 99 نمبر حاصل کر کے بتا دیا کہ میں آنے والے دور میں دینِ متین کی خدمت کو بخوبی انجام دوں گا۔(انشاء اللہ)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی رہی
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

میری بارگاہِ رب العزت میں دعا ہے کہ فاضل موصوف کو اپنی تائید ونصرت اور رسول اللہ ﷺ کی خاص توجہ عطا فرمائے اور صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین و

فقہائے مکرمین اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی علیہم الرحمۃ کے عقائد و نظریات کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی عظمت بیان کرنے کی توفیق بخشے۔

مولانا کے ہاتھ میں جو قلم ہے اس کا سلسلہ فیضان پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری مدظلہ العالی کے وسیلہ سے حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی اور اعلیٰ حضرت بریلوی علیہما الرحمۃ سے ہوتا ہوا مدینہ منورہ سے ملاتا ہے۔ اللہ کے فضل سے یہ قلم عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں سرشار رہے، اس سے عدو نبی ﷺ کے سینہ میں غار رہے، عشاقِ رسول ﷺ کے سینہ میں بہار رہے، اور گلستانِ نیک آباد کی تازہ علمی آب شار رہے آمین بجاہ النبی الکریم الامین۔

فیضانِ جرأت و بہادری

تحریر: علامہ محمد صفدر منیر قادری

﴿فاضل و مدرس جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد گجرات﴾

تقریظِ جلیل

حضرت علامہ ایاز اختر نعیمی مد ظلہ العالی

(فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ! گزشتہ روز مولانا محمد نعیم قادری صاحب کی کتاب ''تسکین القلوب بعطر المحبوب'' نظروں سے گزری۔ صفحہ اوّل پر نظر پڑتے ہی دل کو سکون آ گیا۔ اس کے بارے تاثرات بیان کرنے لگا تو مولانا روم کا یہ شعر یاد آ گیا کہ

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

ہماری کیا اوقات کہ ہم اس مقدس ہستی کے بارے میں کچھ بیان کر سکیں۔ وہ کمال کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ بس ان کے غلاموں میں اپنا نام لکھوانے کے لیے یہ چند الفاظ پیش خدمت کیے ہیں۔

مولانا موصوف نے اپنی اس کتاب میں ایک اچھوتے موضوع کا انتخاب کیا ہے۔ اور قرآن و حدیث اور بزرگانِ دین کے مدلل کلام سے اسے مزین کیا ہے۔ اس کتاب کے ہر ہر لفظ میں محبت کا پہلو نمایاں ہے۔ قاری اس کے مطالعہ کے دوران خود کو عشق رسالت ﷺ میں ڈوبا ہوا اور خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ سے مہکتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ اور مدینہ شریف کی ٹھنڈی ہوا کے احساس سے لبریز جھونکے محسوس کیے بغیر نہیں

رہ سکتا۔قاری اپنے آپ کو مدینے کی گلیوں کا مسافر خیال کرنے لگتا ہے۔اور پھر اس مقدس وادی میں ایسا گم ہو جاتا ہے کہ واپس آنے کے خیال سے بھی کوسوں دور ہو جاتا ہے۔مولانا موصوف نے حبِ رسالت ﷺ میں مگن ہو کر اپنے الفاظ کو پھولوں کی لڑی کی صورت میں پرو کر ایسے ہار بنا دیئے ہیں۔جن کی خوشبو سے قاری کا ذہن عطر محبوب ﷺ سے معطر ہو جاتا ہے۔اللہ رب العزت !حضور سرور کونین دلوں کے چین ﷺ کے صدقے مصنف کے علم وعمل میں اضافہ فرمائے، اور ہمیں اور انہیں محبت رسول ﷺ کے جذبے سے مزید سرشار فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین

خاکسارِ درِ مصطفی ﷺ

ایاز اختر نعیمی

فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور

بانی نعیم العرفان اسلامک انسٹی ٹیوٹ

گجرات

دل کی آواز

بہار کا موسم تھا میں اپنے مدرسے میں آیا تو میری نظر مدرسے میں موجود باغیچے کے گلاب کے ایک پھول پر پڑی جو ابھی تازہ تازہ ہی کھلا ہوا تھا۔ چونکہ صبح کا وقت تھا اس لیے اس پر کچھ شبنم کے قطرے بھی موجود تھے، جب میں نے اس کو ہاتھ لگایا تو اس کی مجھے ٹھنڈک محسوس ہوئی، تو میری توجہ یک دم اُن احادیث کی طرف چلی گئی جن میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم جب کبھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک پکڑتے تو ہمیں آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک برف کی طرح ٹھنڈے اور خوشبودار محسوس ہوتے تھے۔

تو میرے ذہن میں خیال آیا کہ حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کو مس کرنے کی ٹھنڈک اور خوشبو اسی پھول کی طرح ہوگی جو مہک بھی رہا ہے اور شبنم کی وجہ سے ٹھنڈا بھی ہے۔ پھر اچانک میرے دل نے میرے اس ذہن کو جواب دیا کہ کہاں وہ ہستی کہ کڑوروں گلشن مل کر بھی اس کی مہک کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور کہاں یہ تنہا اور چھوٹا سا ایک پھول۔؟

لیکن میری ایک بات سے آپ بھی میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ یہ پھول، کلیاں، چمن، مہک، لہک چہک، دمک، صبح کے وقت کی وہ بھینی بھینی ہوا جو کسی باغیچے یا گلستان سے گزرتی ہے اور اس کی پیاری پیاری دل کو خندہ کر دینے والی خوشبو، یہ

زمین، آسمان، یہ، فلک، ملک، سب کچھ حتیٰ کہ فردوسِ جناں جس کی مہک اور حسن کی مثال اس دنیا میں نہیں ملتی سب کچھ صرف میرے ہی محبوب ﷺ کے توسل اور صدقہ سے ہیں۔

تو آپ اس بات سے بھی اتفاق کر لیں کہ ان پھولوں میں میرے ہی محبوب ﷺ کی خوشبو مہک رہی ہے، یہ کلیاں میرے ہی محبوب ﷺ کے جسم کی ملائمت کی وجہ سے نرم وگداز ہیں۔

یہ چمنوں اور گلستانوں کی تر وتازگی میرے ہی محبوب ﷺ کے جوبن وشباب کی سخاوت ہے، یہ عطروں کی مہک ولہک میرے ہی محبوب ﷺ کی صباحت اور حسنِ گلو وسوز کی دی ہوئی بھیک ہے۔

یہ گلشن سے گزرنے والی ہوا جو پھولوں اور پھلوں کی خوشبو سے مہکتی ہوئی چلتی ہے وہ میرے ہی محبوب ﷺ کی سانسوں کا صدقہ ہے۔

آسمان کی بلندی میرے ہی محبوب ﷺ کی رفعت، یہ فرشتوں کی نورانیت میرے ہی محبوب ﷺ کے نور، اور یہ حوروں کا حسن و جمال میرے ہی محبوب ﷺ کے روحِ تاباں کے طفیل ہے۔

گلستانوں میں بلبلیں اور کوئلیں اپنی پیاری پیاری اور دل نشین آواز کے ساتھ میرے ہی محبوب ﷺ کے نغمے گاتی ہیں۔

یہ پہاڑوں سے ہو کر آنے والے میٹھے اور ٹھنڈے پانی کے خوبصورت چشمے اُن کنوؤں پر رشک کرتے ہیں ہیں جن میں میرے محبوب ﷺ نے اپنا لعابِ دہن ڈال کر میٹھا اور عطر فشاں کیا۔

یہ کہسار اور بڑے بڑے پہاڑ اُن پتھروں پر جان فدا کرتے ہیں جن کو میرے محبوب ﷺ نے اپنے قدموں تلے روندا۔

وہ راہیں جن کے دائیں بائیں پھول اور کلیاں مہکتی ہیں اور جن پر رنگین اور حسین تتلیاں طواف کرتی ہیں اور وہ راہیں جو مشامِ جاں کو خندہ کرتی ہیں میرے محبوب ﷺ کے مہکتے ہوئے راستے اُن راہوں کے لیے مسیحا جاں ہیں۔

بلبل اور کوئل کو ترنم وسوز میرے ہی محبوب ﷺ کی مدح سرائی کے لیے دیا گیا ہے۔

اے وہ لوگو! جو حسن طلب اور جمال کے شیدائی ہو آؤ میرے محبوب ﷺ پر شیدا ہو جاؤ جن کے حسن پر حضرت یوسف علیہ السلام بھی رشک کرتے ہیں۔

اے وہ لوگو! جن کو دنیا نے جفا کے زہر سے ڈسا ہے اور جو دنیا کی خام خیالی کے مرض میں مبتلا ہو آؤ میرے محبوب ﷺ کی ہمیشہ رہنے والی وفاء سے شفاء پاؤ۔

اے وہ لوگو! جو میٹھی میٹھی باتوں اور حسین آواز اور بہترین خصال سے محبت کرتے ہو آؤ میرے محبوب ﷺ کی زبان اور لبوں کی مٹھاس پر قربان ہو جاؤ جن کی آواز کی عظمت کا جھنڈا حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز سے بھی بلند ہے

اے وہ لوگو جو کسی سے کسی احسان کی وجہ سے عقیدت رکھتے ہو میرے محبوب ﷺ کے قدموں پر جان نثار کر دو جن کو محسن کائنات کا لقب دیا گیا۔

اے رشحات قلم کے میدان کے شہسوار و آؤ میرے محبوب ﷺ کے حسن جمال کی داستانیں تحریر کر کے اپنے اقلام کو سرخرو کرو۔

اے لوگو آؤ اس ہستی سے محبت کرو جس کی محبت تم پر فرض ہے اس ہستی سے پیار

کرو جو کچھ لیتی نہیں فقط دیتی ہے اس رسول ﷺ سے عشق کرو جو تم کو کبھی نہ بھولے آؤ آؤ میرے محبوب ﷺ سے سچی محبت کر کے دنیا اور دین کی برکات حاصل کرلو وقت گزر نہ جائے کہیں وقت اجل آنہ جائے آؤ آج ہی اس نبی ﷺ سے محبت کرلو جو قبر میں بھی تم کو تنہا نہ چھوڑیں گے۔

وہ قبر جہاں تمہارے مجازی محبوب تم کو چھوڑ دیں گے جہاں خونی رشتے منہ موڑ لیں گے جہاں ماں باپ کی الفت دور دور تک نہ ہوگی، جہاں جگری دوست اپنے ہاتھوں سے مٹی ڈالیں گے، جہاں بیٹے بھی مدد نہ کریں گے۔

اگر وہاں کا کوئی ساتھی وہاں کا کوئی غمگسار تم کو چاہیے تو اپنی زندگی ختم ہونے سے پہلے اس کو پالو اُس سے محبت کر کے اس کی نگاہوں میں سرخروئی حاصل کرلو۔

زندگی نے نہ کبھی کسی سے وفا کی نہ کرے گی کب وقت واپسیں جائے؟ کچھ معلوم تو نہیں، آؤ آج سے ہی اور ابھی سے ہی پختہ عہد کریں کہ ہم اس محبوب ﷺ سے محبت کرتے ہیں جو محبت اور وفا کا سرچشمہ ہیں، جو ہم کو کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے

اور ہاں صرف محبت کا دعویٰ نہ کریں بلکہ محبت کا حق بھی ادا کریں یعنی عمل کے میدان میں بھی اعلیٰ شہسوار بن جائیں، سراپائے نیل مرام بن جائیں اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے محبوب ﷺ سے صحیح معنوں میں عشق و محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے عشق میں مزید وسعتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد گجرات

مقدمہ

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور بارگاہِ رسالت میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے بعد۔

نبی اکرم ﷺ کی جتنی بھی تعریف وتوصیف کی جائے کم ہے کیونکہ آپ گلشن وحدت کے وہ پھول ہیں جس کی رنگت بھی نرالی اور ممتنع النظیر اور مہک بھی بے مثل و مثیل ہے۔آپ ﷺ سے ہی تمام کائنات کے گل وگلشن مہک رہے ہیں اور آپ ﷺ ہی کی مہک اس تمام کائنات میں پائی جاتی ہے۔اور آپ ﷺ کی مہک کی بات کیسے بیان ہوسکتی ہے اور کون بیان کرسکتا ہے؟ کیونکہ آپ ﷺ کا ہر عضو اور آپ ﷺ سے مس ہونے والی ہر چیز حتیٰ کہ آپ ﷺ کے ساتھ جس کی نسبت ہوگئی وہ بھی ایسی مہک رکھتی ہے کہ دنیا کی کوئی بھی خوشبو اُس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک جگہ جنت کی شراب کی صفت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

”خِتَامُهٗ مِسکٌ وَفِی ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ“

(المطففین۸۳:۲۶)

اس (شراب) کی مہر مشک (کستوری) پر ہے اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے۔

اور دوسری جگہ یوں ارشاد فرمایا۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا"

(الدھر ۷٦:۵)

بیشک نیک پئیں گے اس جام میں سے جس کی ملونی کافور ہے۔

ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ جنت کی شراب کی صفات بیان فرمائیں کہ ان میں سے مُشک (کستوری) اور کافور کی مہک اور ذائقہ ہوگا۔ اور اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ جنت اور اس کی تمام تر نعمتیں حضور ﷺ کے نور سے بنی ہیں جیسا کہ خود نبی اکرم ﷺ نے ایک صحیح الاسناد حدیث میں ارشاد فرمایا۔

"والجنة وما فيها من النعيم من نوری"

اور جنت اور جو اس میں نعمتیں ہیں (وہ بھی) میرے (محمد المصطفیٰ ﷺ) نور سے ہیں۔

حوالہ: (الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف، ادارہ اہل سنت و جماعت، لاہور، 2005ء، ص ٦٥)

معلوم ہوا کہ جس مشک اور کافور کا ذکر قرآن میں ہوا وہ میرے ہی نبی ﷺ کے نور کی مہک ہے۔ اور اس تاویل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی خوشبو کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ تو جیسے جنت کی مہک ہمیشہ رہنے والی ہے ایسے ہی ہمارے آقا ﷺ کی مہک کو بھی دوام ہی دوام ہے۔ اور حضور ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز ہی خوشبوئیں بکھیرتی ہے۔

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

أَنَّه صلى الله تعالىٰ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَم يَكُن مِنهُ شَيءٌ يُكرَهُ ولا

غیر طیّب"

کہ نبی اکرم ﷺ کی کوئی چیز ایسی نہیں جو ناپسندیدہ اور خوشبو والی نہ ہو،
(یعنی نبی اکرم ﷺ کی ہر چیز ہی محبوب ہے اور اس سے خوشبو مہکتی ہے)

حوالہ: (شرح شفاء، ملاّ علی قاری، القسم الاوّل فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللّٰہ تعالیٰ لہ المحاسن خَلقاً و خُلقاً، فصل و اما نظافۃ جسمہ و طیبہ، ج۱، ص، ۱۶۹)

نبی اکرم ﷺ کی جسم کی مہک پر پہلے بھی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن اُردو میں اس پر کوئی خاص کام نہیں ہوا تو میں نے مناسب سمجھا کہ نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارک کی مہک پر کچھ لکھا جائے اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی اور میں نے یہ کام بفضل خدا انجام دیا۔ میں نے شروع میں ارادہ کیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارک کہ مہک پر چالیس احادیث جمع کر کے اربعین کی شکل میں کتاب کو شائع کیا جائے۔ لیکن جب کام شروع کیا تو حضور ﷺ کی مہک میں آنے والی احادیث چالیس سے زیادہ ہو گئیں اور یہ یقیناً نبی اکرم ﷺ کی صفت غیر متناہیہ کی وجہ سے ہوا پھر میں نے اپنا ارادہ بدل کر حضور ﷺ کی ظاہری زندگی کی نسبت سے تریسٹھ احادیث لکھنے کا ارادہ کیا لیکن پھر بھی وہی بات کہ نبی اکرم ﷺ کی مہک اور زیادہ میسر ہوئی اور احادیث تریسٹھ سے بھی زیادہ ہو گئیں۔ پھر اس بارے میں میں نے اپنے اُستادی مکرم اور برادرِ اکبر محترم محمد نفیس قادری رضوی صاحب سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ آپ نے جو احادیث جمع کی ہیں ان کی شرح بھی کریں تو میں نے اُن سے کہا کہ حدیث مبارک کی شرح میں نہیں کر سکتا کیونکہ یہ بہت بڑا کا ہے۔ لیکن آپ نے پُر زور تاکید فرمائی کہ شرح ضرور ہونی چاہیے اور جو احادیث تریسٹھ سے تجاوز کر گئی ہیں ان کو شرح کے اندر نقل کرنا چاہیے۔ آپ کے اشد اصرار کی بنا پر بندۂ فقیر الی اللہ و رسولہ، نے اپنے کم علمی

کے باوجود شرح کرنے کے لیے کوشش کی۔اور چونکہ یہ نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو کے متعلق لکھا گیا اس لیے مناسب سمجھا کہ خوشبو کے متعلق فقہی احکام بھی ذکر کر دیئے جائیں اور پرفیوم کے مسئلہ میں علمائے کرام کے فتاواجات بھی نقل کیے جائیں تو یہ کام بھی میں نے اپنی استطاعت کے مطابق کیا۔لیکن میں پھر بھی قارئین کرام سے عرض کرتا ہوں کہ میری کم علمی کی وجہ سے مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اصلاح کا دامن ہاتھ میں تھام کر اصلاح فرمائے۔

عرض مصنف:

دورانِ تحریر مجھ سے سہواً کوئی غلطی یا بھول ہوگئی ہو تو میں اپنے اُس رب کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں جس کی بخشش اور مغفرت کے کوئی حد نہیں کہ وہ میرے جملہ گناہ بتوسل مصطفیٰ ﷺ معاف فرما کر دین و دنیا کی بھلائیاں عطاء فرمائے اور میں قارئین کرام سے مؤدبانہ عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ میری کسی قسم کی بھی غلطی پر مطلع ہوں تو بندۂ فقیر کو ضرور اطلاع فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ سب کو اجر عظیم عطاء فرمائے۔اور اس کو میرے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی
''0335 1600053''
(فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد شریف گجرات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی کریم ﷺ کی پیدائش اور مہک:

امام مناوی فرماتے ہیں۔

ولمّا کان نور محمد ﷺ فی ظهر جدّه عبد المطلب کانت تفوح منه الرائحة المسکیّة و کانت قریش یستسقون ببرکته ویستنصرون به اذا أصابهم انهزام"

جب محمد ﷺ کا نور آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ کی پُشت میں تھا اُس سے مشک جیسی خوشبو مہکتی تھی، اور قریش اس کی برکت سے بارش طلب کرتے اور مصیبت کے وقت اس کے ساتھ مدد مانگتے۔

حوالہ: :، مواهب الدنیه، طهارة نسبه ﷺ، ج۱، ص۶۳،

ڈاکٹر عاصم ابرهیم الکیالی الشازلی، مجموع لطیف أنسی فی صیغ المولد النبوی القدسی، ص ۲۴۵،

مولد المناوی، امام و شیخ المناوی علیه الرحمة، النوریه الرضویه پبلشنگ کمپنی، لاهور، پاکستان، ۲۰۱۵ء)

شرح:

حدیث میں بیان کیا گیا کہ جب نبی اکرم ﷺ کا نور آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت میں تھا تو ان سے مشک جیسی خوشبو آتی تھی دیکھیے کہ میرے محبوب ﷺ کی مہک کتنی زیادہ ہے، پھول جب تک نمودار نہ ہو اس کی مہک نہیں آتی، عطر جب تک بند رہے اپنی خوشبو نہیں بکھیرتا، لیکن میرے

محبوب ﷺ کی مہک تو دیکھوابھی جلوہ نمائی بھی نہیں کی لیکن آپ ﷺ کی خوشبومہک مہک کر یہ بتارہی ہے کہ وہ باغ رسالت کامہکتاہواپھول جس سے تمام کائنات کے گلشن مہک رہے ہیں وہ نمودار ہونے والا ہے۔اور حدیث میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ قریش آپ ﷺ کی ولادت سے قبل اپنے مصائب اور تکالیف میں آپ ﷺ کی برکت سے مدد حاصل کرتے تھےاوران کی مصیبت کودور بھی کیاجا تا تھا۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

”لمّا وضعت ولدی محمداً ﷺ وضعته مکحولاً مدهوناً مسروراً مطیباً مختوناً قد شرح الله له صدراً وحمله جبریل فطاف به براً و بحراً وحفت به الملائکة عن یمینه و شماله، فرأوا جبیناً و حاجباً یفوق حسناً و نوراًو ضیاءً وعطراً“

کہ جب میں نے اپنے نورِنظر محمد ﷺ کوجنم دیا تو آپ ﷺ سرمہ اور تیل لگائے ہوئے تھے اور آپ ﷺ سے عمدہ خوشبومہک رہی تھی اور آپ ﷺ ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کواُٹھایااور خشکی،تری کا چکر لگایا،اور فرشتے آپ ﷺ کے دائیں بائیں تھےتو انہوں نے ایسی پیشانی اور آبروؤں کا دیدار کیا جو بالائے حسن ونورتھی اورجس سے روشنی اور خوشبومہک رہی تھی۔

تخریج: (ڈاکٹر عاصم ابراھیم الکیالی الشازلی، مجموع لطیف أنسی فی صیغ المولد النبوی القدسی ص ۲۸۱، مولد العروس، امام ابن قیم الجوزی، النوریه الرضویه پبلشنگ کمپنی، لاهور، پاکستان، ۲۰۱۵ء)

حدیث نمبر 1:

اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ

"قالت آمنة رضی اللہ تعالیٰ عنها لمّا وضعته وضعته مكحولاً مدهوناًمطيباًمختوناً ساجداً لله عزّ و جلّ رافعاً يديه الى السماء و وجهه يسطع نوراًفاحتمله جبريل ولفّه فى ثوب من حرير من الجنة و طاف به مشارق الارض و مغاربها"

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے اپنے نورِ نظر محمد ﷺ کو جنم دیا تو آپ ﷺ سرمہ اور تیل لگائے ہوئے تھے آپ ﷺ سے اعلیٰ قسم کی خوشبو آرہی تھی اور آپ ﷺ کا ختنہ کیا ہوا تھا، اور آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے پیدا ہوئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک آسمان کی طرف بلند تھے اور آپ ﷺ کی پیشانی پر نور چمک رہا تھا، پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو اُٹھایا اور ایک جنتی ریشمی کپڑے میں لپیٹ لیا اور آپ ﷺ کو مشرق و مغرب کی سیر کروائی۔

حوالہ: (ڈاکٹر عاصم ابراهیم الکیالی الشاذلی، مجموع لطیف اُنسی فی صیغ المولد النبوی القدسی، ص ۲۹٤، مولد العروس، امام ابن قیّم الجوزی، النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، لاهور، پاکستان، ۲۰۱۵ء)

شرح:

ان دو احادیث میں بیان کیا گیا کہ جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو آپ ﷺ کی آنکھوں میں قدرتی طور پر سرمہ لگا ہوا تھا اور آپ ﷺ کے سر مبارک کے بالوں کو تیل لگا ہوا تھا۔

اور آپ ﷺ تبسم فرماتے ہوئے اس دنیا میں تشریف لائے جس میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ ظلمتیں اور اندھیرے ختم ہو جائیں مصائب کے بادل ہٹ جائیں گے اور ہر طرف صرف خوشیاں ہی خوشیاں ہونگی،

اور آپ ﷺ سے عمدہ قسم کی خوشبو آرہی تھی کہ یہ وہ ہستی ہے جو گندگی اور نجاست سے کوسوں دور ہے بلکہ یہ تو وہ ہستی پیدا ہوئی ہے جس سے ویران دل یاد الٰہی سے مہک اٹھے، اور امام بوصیری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس جگہ نبی اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی وہ جگہ بھی مہک اٹھی،

اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ

يَا طِيْبَ مُبْتَدَاٍ مِنْهُ وَ مُخْتَتَمٖ

حضور ﷺ کی جائے ولادت نے جسد اقدس کی خوشبو ظاہر کی سبحان اللہ اے لوگوں دیکھو! حضور ﷺ کی جائے ولادت اور مدفن دونوں کیسے پاک اور خوشبودار ہیں۔

کسی نے کیا خوب ترجمانی کی کہ،

خوشبو یہ پیاری پیاری کس گل کی آرہی ہے
بادِ صبا یہ کس کا مژدہ سنا رہی ہے
ابرِ بہار یک سو چھڑکاؤ کر رہا ہے
بادِ سحر خوشی میں پنکھے ہلا رہی ہے
آمد ہے کیا اس کی جس کا خدا ہے شیدا
فوجِ نجوم کس کے ہمراہ آرہی ہے

ہر جا سے آواز آئی صل علی النبی کی

جب نبی دلوں پر کیا رنگ لا رہی ہے

اور آپ ﷺ کا ختنہ بھی کیا ہوا تھا اس لیے کہ میرا محبوب ﷺ بہت شرم وحیا والا ہے تو میرے محبوب ﷺ کی شرم گاہ کو کوئی دوسرا نہ دیکھے جیسا کہ حضور ﷺ نے خود فرمایا کہ بچپن میں جب بھی میری شرم گاہ سے کپڑا ہٹ جاتا تو فرشتے میری شرم گاہ کو چھپا دیتے تھے،

جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو اپنا سر مبارک سجدے میں رکھ دیا یعنی آتے ہی رب تعالیٰ کی ربوبیت اور وحدت کا اعلان فرمایا اور بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ ﷺ ''ربی ھب لی امتی'' پڑھ رہے تھے کہ اے میرے رب میری امت مجھے سونپ دے پتہ چلا کہ حضور ﷺ اعلانِ نبوت سے پہلے بھی نبی تھے کیونکہ امت صرف نبی کی ہی ہوتی ہے، اور حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو ایک جنتی کپڑے میں لپیٹ کر مشرق ومغرب کی سیر کرائی کہ اے میرے محبوب اپنی سلطنت کو دیکھ لو، اور فرشتوں کے جلوس میں آپ ﷺ کو مشرق ومغرب کی سیر کرائی۔ جس کا سارا جلوس نوری ہے اس کے اپنے انور کا عالم کیا ہوگا۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

حدیث نمبر 2:

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کہ جب نبی کریم ﷺ کی پیدائش ہوئی تو

"نظرت إليه صلى الله عليه وسلم فإذا هو كالقمر ليلة البدر وريحه يسطع كالمسک الأذفر"

میں نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ کا چہرا چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا تھا اور آپ ﷺ کی خوشبو مشک سے اعلیٰ تھی۔

حوالہ: (شرح زرقانی علی المواهب، ابو عبد الله محمد بن عبد الباقي الزرقاني المالكي متوفي ۱۱۲۲ھ، ذکر تزوج عبد الله آمنة، ج۱، ص۲۱۵، دار الكتب العلميه بيروت ۱۹۹۶ء)

شرح:

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ کے چہرے کو نورانیت اور حسن میں چودھویں رات کے چاند کیساتھ تشبیہ دی گئی کہ حضور ﷺ کا حسن کتنا زیادہ تھا، یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ سے پہلے اور نہ بعض میں آپ ﷺ کی مثل دیکھا اور ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں۔

"لَم يَصِفهُ وَاصِفٌ إلَّا شَبَّهَ وَجهَهُ بِالقَمَرِ لَيلَةَ البَدرِ"

حوالہ: (دلائل النبوة باب القول فيما اوتی یوسف عليه السلام، ج ۱، ص ۶۰۷)

کہ جب بھی کوئی شخص نبی کریم ﷺ کے حسن کا تذکرہ کرتا تو آپ ﷺ کے چہرے کو چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دیتا تھا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا کہ۔

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

اور کسی مقام یوں عرض کرتے ہیں کہ

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

امام مناوی علیہ الرحمۃ نے ایک طویل حدیث کو مفہوماً نقل کیا جس کا کچھ حصہ یہ ہے کہ

"وعبقت الروائح الطيب بين العوالم الجبروتية، و تعطر الملأ الأعلى بعنبر لحظات اوقاته العظام"

تخریج: (ڈاکٹر عاصم ابراهيم الكيالی الشازلی، محموع لطيف أنسی فی صيغ المولد النبوی القدسی، ص ۲۵۰، مولد المناوی، امام و شيخ المناوی عليه الرحمة، النوريه الرضويه پبلشنگ کمپنی، لاهور، پاکستان، ۲۰۱۵ء)

جس وقت نبی اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی تو عمدہ ترین خوشبوئیں عالم جبروت میں مہکنے لگیں اور ملاء الاعلیٰ عنبر سے مہکنے لگا۔

حدیث نمبر 3:

نبی اکرم ﷺ کی قبیلہ بنی سعد میں آمد اور قدرتی طور پر خوشبوؤں کے ساتھ استقبال:

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

وعن حليمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت لما دخلت به الی منزلی لم يبق منزل من منازل بنی سعد الا شممنا به ريح المسک والقيت محبته واعتقاد بركته فی قلوب الناس حتیٰ ان احدهم كان اذا نزل به اذی فی جسده اخذ كفه ﷺ فيضعها علیٰ موضع الاذی فيبرأ باذن الله تعالی

سریعا و کذا اذا اعتل لھم بعیر او شاۃ.

حوالہ: (امام یوسف بن اسماعیل النبھانی، متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، قسم ثانی، الباب الثالث ص، ۱۹۱، قدیمی کتب خانہ)

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نبی اکرم ﷺ کے لے کر اپنے گھر میں داخل ہوئی تو بنی سعد کے ہر گھر سے ہم نے مشک جیسی خوشبو کو سونگھا، اور لوگوں کے دلوں میں نبی اکرم ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ سے برکت کا عقیدہ (قدرتی طور پر) پختہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ جب کسی کے جسم میں کوئی تکلیف ہوتی تو وہ حضور ﷺ کی (ننھی) ہتھیلی کو پکڑتا اور تکلیف والی جگہ پر اس کو رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی تکلیف جلدی سے دور ہو جاتی تھی۔ اور اگر اُن کے اُونٹ یا بکریاں تکلیف زدہ ہوتیں تو وہ ایسا ہی کرتے تھے۔

شرح:

بنوسعد میں حضور ﷺ کی آمد پر جو مہک ہر طرف پھیل گئی وہ کسی آدمی نے نہیں لگائی تھی بلکہ قدرتی طور پر بنوسعد سے پھوٹی تھی اور لوگوں کے دلوں میں خود بخود حضور ﷺ کی محبت رچ بس گئی۔ یہ کون ہے؟ جو حضور ﷺ کی آمد پر خشبوئیں بسا کر نبی اکرم کا استقبال کر رہا ہے یہ کون ہے؟ جو حضور ﷺ کی محبت لوگوں کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھر رہا ہے یقیناً یہ اللہ رب العزت کی ہی ذات بابرکت ہے جو لوگوں کو یہ بتلا رہی ہے کہ جیسا محبوب اعلیٰ ایسا استقبال بھی اعلیٰ نہ ایسا کسی کو محبوب ملے گا اور نہ ہی اس طرح کسی کا استقبال کیا جائے گا۔

اور حضور ﷺ کا بچپن میں ہی بیماروں کو صحت یاب کرنا "سبحان اللہ" اے عقل،

سیلم اور اے ذوقِ حق شناس تو ہی بتا جب میرے محبوب ﷺ کے ہاتھ مبارک کی بچپن میں یہ شان ہے کہ اِس کے مس ہونے سے اللہ تعالیٰ امراض کو دفع کر رہا ہے تو جب یہ دستِ کرم اپنے جوبن اور عروج کو پہنچا ہوگا تو اس کی کیا شان ہی گی؟؟؟

لَیْتَ یَدَکَ مَاسُّ وَجْھِی وَ صَدْرِی

وَ نَقّٰی عَنْھُمَا مَا مِنَ الْاِثْمِ وَ الْغُبَارِ

یارسول اللہ ﷺ! کاش آپ ﷺ کا دستِ کرم میرے چہرے اور سینے کو مس کر جائے تو ان سے تمام گناہ اور غبار صاف ہو جائے۔

حدیث نمبر 4:

وہ نرم ملائم مہکتا ہوا پھول:

حضرت ابوطالب نبی اکرم ﷺ کے حسن کے متعلق فرماتے ہیں۔

"فَاِذَا ھُوَ فِی غَایَۃِ اللِّیْنِ وَطِیْبِ الرَّائِحَۃِ کَاَنَّہٗ غُمِسَ فِی الْمِسکِ"

حوالہ: (مفاتیح الغیب(تفسیر کبیر، ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن الرازی، دار الاحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۰ھ، تحت سورۃ الضحیٰ آیت:۶، ج۳۱، ص۱۹۶)

کہ نبی اکرم ﷺ کی جلد نہایت ہی نرم تھی اور اُس کی مہک ایسی تھی جیسے کی آپ ﷺ کو خوشبو سے نہلایا گیا ہو۔

شرح:

حضور ﷺ کی جلد بہت زیادہ نرم و ملائم تھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہر نرم چیز کو چھوا مگر جو ملائمت نبی کریم ﷺ کے ہاتھ مبارک کی تھی وہ کسی اور چیز میں نہ پائی، اور بعض روایات میں اس طرح بھی آیا ہے کہ

آپ ﷺ کے ہاتھ ریشم سے بھی زیادہ نرم و ملائم تھے اور برف سے زیادہ ٹھنڈے بھی تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی مہک:

امام المتکلمین مولانا نقی علی خاں والد ماجد امام احمد رضا خاں بریلوی علیہما الرحمۃ نبی اکرم ﷺ کے بالوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

"آپ ﷺ کے بالوں سے خوشبو کی لپٹیں آتیں اور چمکتے رہتے جس بیمار کو آپ ﷺ کے بال دھو کر پلا دیتے فوراً اچھا ہو جاتا"

حوالہ: (انوارِ جمالِ مصطفی ﷺ، مولانا نقی علی خاں، زاویہ پبلشرز لاہور ۲۰۱۰ء، ص ۲۲۹)

حضرت محمد بن سرین تابعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ سِيرِيْنَ قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ اَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَهْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ عِنْدِي شَعْرَةٌ مِنْهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا"

تخریج: (محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الوضو، باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان، ج ۱ ص ۹۱)

حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے عبیدہ کو کہا ہمارے پاس حضور ﷺ کے بال ہیں جن کو ہم نے حضرت انس سے یا حضرت انس کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے عبیدہ نے کہا اگر ان بالوں میں سے ایک بال بھی میرے پاس ہوتا تو مجھے وہ دنیا کی تمام چیزوں سے محبوب ہوتا۔

شانِ رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر
سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ ہیں پیارے گیسو

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"كَانَتْ شَعْرَاتٌ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي قَلَنْسُوَةِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَلَمْ يَشْهَدْ بِهَا قِتَالًا اِلَّا رُزِقَ النَّصْرُ"

(تخریج: (ابو عبداللہ محمد بن احمد، القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ، الاعلام بما فی دین النصاری من الفساد والاوہام واظہار محاسن اسلام، دار التراث العربی، القاہرہ، ص ۳۷۱)

حضور ﷺ کے بالوں میں سے کچھ بال حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ کی ٹوپی میں تھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ٹوپی کو پہن کر ہر میدان میں نکلتے تو اللہ تعالیٰ ان کے مقدر میں اس ٹوپی کی وجہ سے فتح لکھ دیتا۔

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں نے کیا خوب کہا کہ۔

مشک بو کوچہ یہ کس پھول کا جھاڑا ان سے
حوریو عنبر سارا ہوئے سارے گیسو
بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

کہ یہ گلی کوچوں کو کس کا جھاڑا (اتارا) نصیب ہوا کہ مشک کی سی خوشبو آ رہی ہے اور اے جنت کی حورو! ہمارے آقا ﷺ کی حالت تو یہ ہے کہ آپ ﷺ کے سارے کے سارے گیسو (زلفیں) خالص عنبر ہیں۔

اور اے میرے مولا تم نے اپنے محبوب ﷺ کی زلفوں کو کس باغ کے پھولوں سے بسایا ہے کہ جدھر جاتے ہیں تیری ذات کی قسم کوچہ و بازار مہک جاتے ہیں ایسی خوشبو دنیا کے کسی پھول سے نہیں ملتی یقیناً تم نے کسی خاص پھولوں کے ساتھ اپنے

محبوب کے گیسو سنوارے ہیں۔

حدیث نمبر 5:

نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس کی مہک:

"وقال أنس رضي الله تعالٰی عنه: شممت العطر كله فلم أشم نكهة أطيب من رسول الله صلى الله عليه وسلم"

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الهدیٰ والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، ج ۲، الباب الثامن، ص ۳۰، مکتبہ نعمانیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تمام عطر سونگھے لیکن رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے اعلیٰ وعمدہ خوشبو کبھی نہ سونگھی۔

حدیث نمبر 6:

اسی حدیث کو امام مسلم نے الفاظ کے تغیر کے ساتھ بیان کیا

"عن انس بن مالك رضي الله تعالٰی قال ولا مسست ديباجة ولا حريرة الين من كف رسول الله ﷺ ولا شممت مسكة ولا عنبرة اطيب من رائحة رسول الله ﷺ"

حوالہ: صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب رائحة النبی ﷺ، حدیث: ۶۰۵۴، ج ۲، ص ۲۶۳، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ میں نے کوئی دیباج اور نہ کوئی ریشم ایسی چھوئی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم ہو، اور میں نے کوئی مشک وعنبر ایسی نہیں سونگھی جو رسول اللہ ﷺ (کے جسم) کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہو۔

حدیث نمبر 7:

"قال أنس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه: کل ریح طیب قد شممت فما شممت قط أطیب من ریح رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم و کل شیء لین قد مسست فما مسست شیأً قط ألین من کف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم"

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الھدیٰ والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۶، مکتبه نعمانیه پشاور)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر اچھی خوشبو کو میں نے سونگھا لیکن رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے عمدہ خوشبو کبھی نہ سونگھی، اور ہر نرم چیز کو میں نے چھوا لیکن رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی چیز کو نہ پایا۔

حدیث نمبر 8:

"حدثنا سلیمان بن حرب ثنا عن حمّاد عن ثابت عن انس قال مامسست حریرا ولا دیباجا الین من کف النبی ﷺ وَلَا شَمَمْتُ رِیْحًا قَطُّ اَوْ عرفًا قَطُّ اَطْیَبُ مِنْ رِیْحِ اَوْ عرفِ النَّبِیِّ ﷺ"

حوالہ: محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔امام۔صحیح بخاری(لاھور، مکتبه رحمانیه) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج ۱ ص ۶۲۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کوئی ریشم اور دیباج ایسا نہیں چھوا جو نبی کریم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو

اور میں نے کوئی خوشبو نہ سونگھی جو نبی کریم ﷺ کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہو۔

شرح:

ان احادیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ احمد بن عبدالفتاح فرماتے ہیں کہ

"فالید اطیب من المسك والجلد الین من الحریر والملمس ابرد من الثلج"

حوالہ: (احمد بن عبد الفتاح، شمائل الرسول ﷺ، الفائدة الثانية، ج ۱، ص ۱۹۴، دار القمة الاسكندرية)

کہ حضور ﷺ کا ہاتھ مشک سے زیادہ خوشبودار اور جلد ریشم سے زیادہ نرم اور جب کوئی آپ ﷺ کو چھوتا تو اس کو آپ ﷺ کی جلد برف سے زیادہ ٹھنڈی محسوس ہوتی۔

ان احادیث میں بیان ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر قسم کا عطر سونگھا لیکن جو مہک حضور ﷺ کی تھی ایسی مہک نہ سونگھی کیونکہ یہ دنیا کے عطر کسی عطار نے تیار کیے ہوں گے لیکن جو خوشبو میرے محبوب ﷺ سے آتی تھی وہ کسی عطار نے نہیں بنائی تھی بلکہ وہ اُس ذات نے آپ ﷺ کے جسم اقدس میں رکھی جس نے پھول اور کلیوں کو مہکایا ہے اور ایسی خوشبو کہاں سے ملتی؟ کیونکہ جس طرح میرے محبوب ﷺ کی کوئی مثل نہیں اسی طرح آپ ﷺ کی مہک کی بھی کوئی مثل نہیں۔

انہیں کی بو مایۂ سمن ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

عنبر کی تعریف:

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ عنبر اور مشک کی تعریف یوں کرتے ہیں۔

"عنبرا ھو شیء لفظه البحر أی رمی به ویقال إنه روث دابة من دواب البحر ولا یصح وأصول الطیب خمسة أصناف المسک والکافور والعود والعنبر والزعفران"

حوالہ: (شرح شفاء، ملا علی قاری، القسم الاوّل فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالی له المحاسن خَلقاً و خُلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طیبه، ج ۱، ص ۱۶۵،)

عنبر وہ چیز ہے جس کو سمندر پھینکتا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عنبر سمندری جانوروں کے گوبر کو کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ بات درست نہیں، اور اصل خوشبوئیں پانچ ہیں۔ ۱۔ مشک، ۲۔ کافور، ۳۔ عود، ۴۔ عنبر، ۵۔ زعفران۔

مشک کی تعریف:

اور مشک کی تعریف کرتے ہوئے ملا علی قاری فرماتے ہیں۔

"والمسک ما خرج من الظباء بعد بلوغ النهایة فی النضج وغزلان المسک نوع خاص من الظباء"

حوالہ: (شرح شفاء، ملا علی قاری، القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالی له المحاسن خَلقاً و خُلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طیبه، ج ۱، ص ۱۶۵، ۱۶۶، بتصرف)

اور جو ہرن سے مکمل طور پر پکنے کے بعد خارج ہوتا ہے اس کو مشک کہتے ہیں، اور "غزلانِ مشک" ہرن کی ایک خاص قسم سے پیدا ہوتی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک کی ملائمت اور مہک کا تذکرہ یوں کرتے ہیں کہ

سر تا بقدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

کہ تاجدارِ زمانہ حبیب یگانہ ﷺ سر انور سے لے کر قدم مبارک تک پھول (لطافت والے) ہیں ہونٹ، منہ، ٹھوڑی اور سارا جسم اقدس پھول کی طرح نرم وملائم اور مہکتا ہے۔

حدیث نمبر 9:

"قال معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ: کنت أسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال أدن منی فدنوت منہ . فما شممت مسکا ولا عنبرا أطیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

حوالہ جات: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الھدیٰ والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفۃ جسدہ الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۷، مکتبہ نعمانیہ پشاور،

☆امام یوسف بن اسماعیل النبھانی، متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الثانی عشر، ص ۴۸۸، قدیمی کتب خانہ،

☆الخصائص الکبریٰ ج ۱، باب فی عرقہ الشریف، ص ۱۱۶ رحمانیہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے قریب ہو جاؤ تو میں آپ ﷺ کے قریب ہو گیا (یہاں تک کہ حضرت معاذ بن جبل نے نبی اکرم ﷺ کے جسم کی خوشبو کو سونگھا تو فرمایا) پس میں نے کوئی مشک اور عنبر نہیں سونگھی جو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے عمدہ ہو۔

شرح:

اس حدیث میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم ﷺ سے قرب بیان کیا گیا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے کتنے قریبی اور جان نثار صحابی تھے کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو فرمایا کہ اے احمد قریب ہو جاؤ اے محمد قریب ہو جاؤ اور حضور ﷺ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرما رہے ہیں کہ قریب ہو جاؤ ''سبحان اللہ'' اور ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے فرمایا کہ جب میں نبی کریم ﷺ کے قریب ہوا تو میرا منہ آپ ﷺ کی مہرِ نبوت کو لگ رہا تھا تو مجھے آپ ﷺ کی مہرِ نبوت سے مشک وعنبر سے اعلیٰ خوشبو سونگھنے کو ملی۔

تخریج: (شرح شفاء، ملاّ علی قاری، القسم الاوّل فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خلقاً و خُلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طیبه، ج۱، ص۱۶۷)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں کیا خوب ترجمانی کرتے ہیں۔

بوسہ گہِ اصحاب وہ مہر سامی
وہ شانۂ چپ میں اُس کی عنبر فامی
یہ طرفہ کہ ہے کعبۂ جان و دل میں
سنگ اسود نصیب رکن شامی

حدیث نمبر 10:

قال وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنه: لقد کنت أصافح النبی صلی اللہ علیه وسلم أو یمس جلدی جلده فأتعرفه

بعد فی یدی فإنه لأطیب رائحة من المسک.

تخریج: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الهدیٰ والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص۸٦، مکتبه نعمانیه پشاور)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مصافحہ کرتا یا کبھی میرا جسم آپ ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ مس ہوتا تو مجھے بعد میں ایسا لگتا تھا کہ میں نے مشک کی خوشبو لگائی ہے۔

حدیث نمبر 11:

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال کنا نعرف رسول اللہ ﷺ اذا اقبل بطیب ریحه.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ آتے تو ہم آپ ﷺ کی خوشبو کی وجہ سے جان جاتے (کہ آپ ﷺ تشریف لا رہے ہیں)۔

تخریج: (ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی متوفی ۵۱٦ھ، شرح السنة للبغوی باب الطیب ریحه ﷺ، ج۱۳، ص ۲۳۲،

☆الخصائص الکبریٰ ج ۱، باب الآیة فی عرقه الشریف ﷺ، ص ۱۱٤، رحمانیه)

حدیث نمبر 12:

"عن ابراهیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال کان رسول ﷺ یعرف باللیل بریح الطیب"

تخریج: (امام یوسف بن اسماعیل النبهانی، متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الثانی عشر، ص٤۸۸، قدیمی کتب خانه،

☆الخصائص الکبریٰ ج ۱، باب الآیة فی عرقه الشریف ﷺ، ص ۱۱۵ (رحمانیه)

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو پاکیزہ خوشبو کے ساتھ پہچانے جاتے تھے۔

شرح:

ان دونوں حدیثوں میں سے ایک میں یہ بیان ہوا کہ جب حضور ﷺ ہماری طرف آتے تو ہم آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی مہک کی وجہ سے پہچان لیتے کہ حضور ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور دوسری حدیث میں یہ ہے کہ جب رات کے وقت حضور ﷺ ہماری طرف آتے تو ہم آپ ﷺ کی مہک کی وجہ سے جان لیتے کہ نبی اکرم ﷺ آ رہے ہیں۔

یعنی دن کے وقت صحابہ کرام کی توجہ کسی اور طرف ہوتی تو نبی اکرم ﷺ کی مہک ان کی توجہ حضور ﷺ کی طرف کروا دیتی کہ اُٹھو نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری ہو رہی ہے باادب کھڑے ہو جاؤ یا رات کی تاریکی کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی اکرم ﷺ کی آمد پر واقف نہ ہوتے تو وہ حضور ﷺ کی مہک سے جان لیتے کہ آقائے نامدار جلوہ فرمانے لگے ہیں لہٰذا وہ حضور ﷺ کے ادب میں کھڑے ہو جاتے تھے۔

اور رات کے وقت بھی آپ ﷺ کی مہک بکھر جاتی تا کہ رات کی رانی کا پودا یہ نہ کہے کہ میں رات کو خوشبو بکھیرتا ہوں تو ہے کوئی مجھ جیسا؟ تو حضور ﷺ کو یہ بھی خوبی عطا کی گئی کہ کوئی بھی حضور ﷺ کی عظمت اور رفعت کو نہیں پہنچ سکتا۔

وہ خدا نے ہے رتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہ ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

حدیث نمبر 13:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ میں نے دس سال تک حبیب اکرم ﷺ کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل کیا اور ہر قسم کے عطر سونگھے اور ان کی خوشبوؤں کا اچھی طرح اندازہ لگایا لیکن نبی اکرم ﷺ کی نکہت اقدس اور طیب ریح اور جسد اطہر سے پھوٹنے والی خوشبو اور مہک بالکل نرالی تھی (یعنی دنیا کے مشک و عنبر وغیرہ کا اس کے ساتھ کوئی موازنہ ہی نہیں تھا)۔

دراں زمیں کہ نسیمے وزد وطرّہ ٔ یار چہ جائے دم زدن نافہائے تا تاریست

حوالہ: (عبد الرحمن ابن جوزی، الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ، مترجم علامہ مفتی محمد اشرف سیالوی علیہ الرحمۃ، حامد اینڈ کمپنی (فرید بکسٹال) لاہور ۲۰۰۲ء، ص ۴۴۶)

شرح:

اس حدیث اور مذکورہ بالا احادیث کی شرح میں چند اقوال ائمہ کرام نقل کیے جاتے ہیں۔

امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

أن هذه الرائحة الطيبة كانت رائحة رسول الله صلى الله عليه وسلم من غير طيب.

اسحاق بن راھویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ پاکیزہ خوشبو بذات خود رسول اللہ ﷺ (کے جسم اطہر) کی تھی نہ کہ کوئی خوشبو لگانے سے۔

تخریج: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الهدیٰ والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفة جسده الشريف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۸، مکتبه نعمانيه پشاور)

امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وھذا مما أكرمه الله تعالىٰ به. قالوا: وكانت الريح الطيبة صفته صلى الله عليه وسلم وإن لم يمس طيبا ومع ھذا كان يستعمل الطيب في أكثر أوقاته مبالغة في طيب ريحه لملاقاة الملائكة وأخذ الوحي ومجالسة المسلمين"

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الھدیٰ والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ع ابواب صفة جسده الشريف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۸، مكتبه نعمانيه پشاور،

☆علی بن سلطان محمد الملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱٤ھ، مرقاة شرح مشکوة، باب اسماء النبی ﷺ ج ۹، ص مسلسل ۳۷۰۲)

امام نوّوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ (آپ ﷺ کے جسم سے خوشبو آنا) اُن چیزوں مین سے ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عزّت دی ہے اگر آپ ﷺ خوشبو کو استعمال نہ بھی کرتے تو بھی آپ ﷺ خوشبو آتی لیکن اکثر اوقات میں آپ ﷺ خوشبو کو استعمال فرماتے تاکہ آپ ﷺ کی خوشبو اور زیادہ ہو جائے کیونکہ آپ ﷺ فرشتوں سے ملتے آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا اور اس لیے بھی کہ آپ مسلمانوں میں بیٹھتے تھے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"یکے از طبقات عجیب آنحضرت طیب ریح است کہ ذاتے وے ﷺ بود بے آنکہ استعمال طیب از خارج کند و ہیچ طیب بداں نمی رسد"

حوالہ: (مدارج النبوۃ: ج ۱، ص ۲۹)

حضور ﷺ کی مبارک صفات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بغیر خوشبو کے استعمال

کے حضور ﷺ کے جسم اقدس سے ایسی خوشبو آتی جس کا مقابلہ کوئی خوشبو نہ کرسکتی۔

علامہ احمد عبد الجواد الدومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"کان رسول اللہ ﷺ طیباً من غیر طیب و لکنہ کان یتطیب و یتعطر توکیداً لرائحۃ و زیادۃ فی اذکاء"

حوالہ: (الاتحافات الربانیہ للدومی، ص۲۶۳)

حضور ﷺ کا جسم شریف خوشبو کے استعمال کے بغیر بھی مہکتا تھا لیکن حضور ﷺ اس کے باوجود پاکیزگی و نظافت میں اضافہ کے لیے خوشبو استعمال فرما لیتے تھے۔

شیخ ابراھیم بیجوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"و قد کان ﷺ طیب الرائحۃ و ان لم یمس طیباً کما جاء ذلک فی الاخبار الصحیحۃ لکنہ کان یستعمل الطیب زیادۃ فی طیب الرائحۃ"

حوالہ: (شرح شمائل ترمذی، ص۳۷۸)

احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور ﷺ کے جسم مبارک سے خوشبو کی مہک بغیر خوشبو کے آتی تھی۔ لیکن آپ ﷺ خوشبو کا استعمال خوشبو میں اضافی کے لیے کرتے تھے۔

یا آپ ﷺ اس لیے خوشبو کو استعمال فرماتے تاکہ میری امت پر اس کی خلت ظاہر ہو جائے۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ خوشبو لگانا میری سنت ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ کو خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ آپ ﷺ کا جسم تو بطور معجزہ ہر وقت مہکتا رہتا تھا جیسا کہ ماقبل ذکر کیا گیا ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ خوشبوؤں کو جو مقام

ومرتبہ ملا وہ نبی اکرم ﷺ کے ان کو استعمال کرنے کی وجہ سے ہی ملا۔ ابو الاحمد غفرلہ"

حدیث نمبر 14:

"روی ابن مردویه عن أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم منذ أسری به ریحه ریح عروس وأطیب من ریح عروس"

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الهدیٰ والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۸، مکتبه نعمانیه پشاور)

امام ابن مردویہ علیہ الرحمۃ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ معراج کرائی گئی تو آپ ﷺ کی خوشبو دلہنوں کی خوشبو سے عمدہ ہوگی۔

شرح:

نبی اکرم ﷺ کے جسم کی مہک آپ ﷺ کے معراج کرنے سے پہلے بھی عمدہ اوراعلیٰ تھی جیسا کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ماقبل گزری کہ "جب آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی تو آپ ﷺ سے کستوری سے پاکیزہ خوشبو آرہی تھی اور جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں پر فرمایا اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ کے جسم کی مہک میں مزید اضافہ کیا گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب، ابو الاحمد غفرلہ"

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی معراج کی رات جو قدرتی طور پر خوشبو آرہی تھی اس کا ذکر یوں فرماتے ہیں کہ

دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلافِ مشکیں جو اُڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے
براق کے نقشِ سُم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن، لہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے

کہ معراج کی رات کعبہ معظمہ کے خوشبودار غلاف سے بادِ نسیم بڑی چالاکی کے ساتھ کھیل کود کر کے خوشبو چُرا رہی تھی اور خوشبو میں بسا ہوا غلافِ کعبہ وجد میں جھوم رہا تھا اور حضور ﷺ کی وجہ سے اتنی خوشبو پھیل گئی کہ ہرن اپنی تھلیاں بھر بھر کر لے جا رہے تھے۔ میں کہتا ہوں یقیناً یہ تمام تر سخاوتیں خود حضور ﷺ کی ذات مبارک ہی کر رہی تھی جن کو اللہ تعالیٰ نے قاسمِ مطلق بنا کر بھیجا۔

اور حضور ﷺ کی سواری (براق) کے کھروں کے نشانات پر جان نثار کروں کہ اس نے ایسے ایسے پھول کھلائے کہ تمام راستے میں سرخ گلاب کے پھول مہک رہے تھے باغات سرسبز اور ہر طرف ہریالی ہی ہریالی تھی کہ ایسی بہار پہلے سوائے شب ولادت مصطفیٰ ﷺ کے کبھی نہ آئی تھی اور بعد میں آنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

کسی نے کیا خوب کہا کہ

نکہت و رنگ و نور کا عالم
ذرے ذرے میں طور کا عالم
کیا بتاؤں بیاں سے باہر ہے
شبِ اسریٰ حضور کا عالم
(ﷺ)

حدیث نمبر 15:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن، لعابِ دہن کی مہک مبارکہ

علامہ قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ نے شفا شریف میں نقل کیا:

واتی بدلو من ماء زمزم فمج فیہ فصار اطیب من المسک.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زمزم کے پانی کا ایک ڈول لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کلی مبارک فرمائی پس وہ مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہو گیا۔

تخریج: (القاضی ابو الفضل عیاض مالکی علیہ الرحمۃ، متوفی ۵۴۴ھ، الشفا بتعریف حقوق مصطفی، ص ۲۰۹، مکتبہ شانِ اسلام محلہ جنگی پشاور)

حدیث نمبر 16:

عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالٰی قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدلو من ماء فشرب من الدلو ثم صب فی البئر او قال ثم مج فی البئر ففاح منھا مثل رائحۃ المسک.

حوالہ: (امام یوسف بن اسماعیل النبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الثانی عشر ص ۴۸۴، قدیمی کتب خانہ،

☆امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الھدیٰ و الرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، ج ۲، الباب الثامن، ص ۳۰، مکتبہ نعمانیہ)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ڈول لایا گیا جس میں پانی تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈول سے کچھ پانی پیا پھر اُس ڈول کو کنویں میں ڈال دیا یا فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنویں میں کلی فرمائی تو کنویں سے کستوری جیسی خوشبو آنے لگی۔

شرح:

ان دو حدیثوں میں ایک میں صرف پانی کے ڈول کا ذکر ہے اور دوسری میں زم زم کے پانی کے ڈول کا ذکر کہ ہو سکتا ہے کہ دو واقعات دو مختلف مقامات وقوع پذیر ہوئے ہوں۔

امام محمد بن یوسف الصالحی اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"أتی بدلو فتوضأ منه فتمضمض ومج مسكا أو أطيب من المسک"

حوالہ: (امام محمد بن يوسف الصالحی الشامی، سبل الهدیٰ والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، ج ۲، الباب الثامن، ص ۳۰، مکتبه نعمانيه)

آپ ﷺ کے پاس ایک ڈول لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں کلی فرمائی تو اس سے مشک بلکہ اس سے بھی عمدہ خوشبو مہکنے لگی۔

عام آدمی کے منہ سے تھوک یا کوئی اور چیز کسی کھانے میں غلطی سے بھی گر جائے تو لوگ اُس کھانے کو بھی پسند نہیں کرتے لیکن نبی اکرم ﷺ نے جان بوجھ کر اور سب کے سامنے کنوؤں میں کلی فرمائی پھر بھی ہر کسی شخص نے اس کے پانی کو پسند کیا۔ بلکہ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ حضور ﷺ نے کڑوے کنویں میں کلی فرمائی تو وہ میٹھا ہو گیا اور لوگ اُس کا پانی پہلے کڑواہٹ کی وجہ سے نہ پیتے تھے لیکن جب آپ ﷺ کے کلی فرمانے کی وجہ سے اِس میں مٹھاس پیدا ہو گئی تو اس کو پینا شروع کر دیا۔

جس کے پانی سے شاداب جان وجناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

حدیث نمبر 17:

''وقالت عميرة بنت سمعود الأنصارية رضى اللّٰه تعالىٰ عنها: دخلت على رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم أنا وأخواتى وهن خمس فوجدنا يأكل قديدا فمضغ لهن قديدة ثم ناولنى القديدة فقسمتها بينهن. وفمضغت كل واحدة قطعة فلقين اللّٰه وما وجد لأفواههن خلوف.''

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الهدیٰ والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفة جسده الشريف ﷺ ج ۲، الباب الثامن، ص ۳۱، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

حضرت عمیرہ بنت سمعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میری پانچ بہنیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں آپ ﷺ اس وقت قدید تناول فرما رہے تھے تو آپ ﷺ نے میری بہنوں کے لیے قدید (ایک عربی کھانا) چبایا (یعنی اپنے منہ میں چبایا) اور پھر مجھے دیا تو میں نے اُن کو بانٹ کر دیا اُن میں سے ہر ایک نے وہ حصہ کھالیا تو میری اُن بہنوں کے منہ سے آخری دم تک بدبو نہ آئی (یعنی آخری دم تک اُن کے منہ حضور ﷺ کے تھوک مبارکہ کی برکت سے مہکتے رہے)

شرح:

اس حدیث میں بیان ہوا کہ حضور ﷺ نے لڑکیوں کو جب قدید چبا کر دیا تو انہوں نے اس قدید کو کھالیا تو اس کی برکت یہ ہوئی کہ ان لڑکیوں کے منہ آخری دم تک

مہکتے رہے۔

حضور اکرم ﷺ کا لعابِ دہن:

یہ حضور ﷺ کے لعابِ دہن کی برکت ہے کہ جس منہ میں چلا جائے وہ مہکتا ہی رہتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ مدینہ میں ایک بد زبان عورت تھی ایک دفعہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے یہ عورت آپ ﷺ سے کہنے لگی کہ مجھے بھی عطا فرمائیں تو آپ ﷺ نے اس کو کھانا دے دیا تو وہ بولی نہیں میں تو وہ کھاؤں گی جو آپ ﷺ کے منہ مبارک میں ہے تو حضور ذات نے تو کبھی کسی سائل کو "نہ" نہیں فرمائی آپ ﷺ نے اپنے منہ سے کھانا نکالا اور اس عورت کو دے دیا صحابہ فرماتے ہیں کہ پہلے مدینہ میں اس عورت سے زیادہ بد زبان کوئی نہ تھا لیکن جب حضور ﷺ کے لعابِ دہن سے تر کھانا اس عورت کے منہ میں گیا تو وہ مدینہ میں سب سے زیادہ حیاء والی ہوگئی۔

حوالہ: (المعجم الکبیر: سلیمان بن أحمد بن أیوب الطبرانی المتوفی ۳۶۰، باب الصاد، ابو عبد الرحیم خالد بن ابیّ، ج۸، ص۲۳۱، حدیث نمبر: 7903)

اور حضور ﷺ کا لعاب دہن وہ ہے کہ علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ شارح عقائد نسفی فرماتے ہیں۔ کہ مجھے دورانِ طالب علمی سبق یاد نہ ہوتا تھا لیکن میں ہر وقت محنت کرتا رہتا تھا اور سبق یاد کرتا رہتا لیکن جب اُستاد صاحب کے سامنے جاتا تو سب کچھ بھول جاتا ایک دن خواب میں میرے مقدر جاگ اُٹھے اور حضور ﷺ تشریف لائے اور میرے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا، جب علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ کے منہ میں جاتا ہے تو آپ کے زبان کی بندش ختم ہو جاتی ہے اور اُس زبان

سے ایسے ایسے علمی نکات نکلتے ہیں کہ جو علامہ سعد الدین تفتازانی نے کسی سنے اور پڑھے بھی نہیں اور صبح کو آپ کے اُستاد بھی فرماتے ہیں اے سعد الدین تو کل والا سعد الدین نہیں ہے اسی لعاب دہن نے آپ علیہ الرحمۃ کو وقت کا علامہ بنا دیا کہ تمام علماء آپ علیہ الرحمۃ کی علمی برتری کا اعتراف کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 18:

"و قال عتبة بن فرقد رضی اللّٰہ تعالٰی عنه اصابنی الم فجئتہ فتفل فی یدیه و مسح ظهری و بطنی فذهب الالم و لازمنی ریح اطیب من المسک"

حوالہ: (احمد بن حسین بن علی بن الخطیب، متوفی ۸۱۰ھ، وسیلة الاسلام بالنبی علیه الصلوٰة والسلام، دار الغرب الاسلامی بیروت، ۱۴۰۴ھ-۱۹۸۴ء، ج۱، ص۱۳۲)

حضرت عتبہ بن فرقد فرماتے ہیں مجھے تکلیف ہوئی تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک پر اپنا لعابِ دہن ڈال کر میرے پیٹ اور پشت پر پھیرا تو میری تکلیف دور ہو گئی اور اُسی دن سے مجھ سے مشک سے اعلیٰ خوشبو آنے لگ پڑی۔

حدیث نمبر 19:

عن أم عاصم امرأة عتبة بن فرقد قالت كنت عند عتبة أربع نسوة ما منّا امرأة الّا وهی تجتهد فی الطیب لتکون اطیب من صاحبتها وما یمس عتبة الطیب وهو أطیب ریحا منّا وکان الیٰ خرج الی النّاس قالوا ما شممنا ریحا أطیب ریحا من ریح عتبة فقلنا له فی ذٰلک قال أخذنی الشری علی

عهد رسول اللّٰه ﷺ فشكوت ذلك اليه فأمرني ان اتجرد فتجردت وقعدت بين يديه والقيت ثوبي على فرجي فنفث في يده ثم وضع يده على ظهري وبطني فعبق بي هذا الطيب من يومئذ.

تخریج: (امام یوسف بن اسماعیل النبہانی، جامع المعجزات، فصل ثانی ص ۳۱۵، قدیمی کتب خانہ)

حضرت اُم عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم حضرت عتبہ کی چار بیویاں تھیں ہم میں سے ہر ایک دوسری سے عمدہ خوشبو لگانے کی کوشش کرتی لیکن جو خوشبو ہمیں عتبہ سے آتی تھی وہ ہماری خوشبو سے کئی گنا بہتر تھی حضرت عتبہ جب بھی لوگوں کے پاس سے گزرتے تو لوگ کہتے کہ ہم نے عتبہ جیسی خوشبو آج تک نہیں سونگھی۔ ہم نے حضرت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں میرے جسم پر پھنسیاں ظاہر ہوئیں۔ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنی بیماری کی شکایت کی آپ ﷺ نے مجھے جسم ننگا کرنے کا حکم دیا میں نے کپڑے اُتار دیئے اور اپنا ستر چھپا کر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دست اقدس پر اپنا لعاب دہن لگا کر میری پشت اور میرے پیٹ پر مل دیا اسی دن سے میری بیماری بھی جاتی رہی اور مجھ میں یہ خوشبو پیدا ہو گئی۔

حدیث نمبر 20:

ایک روایت میں اس حدیث کے یہ الفاظ ہیں:

قالت أم عاصم امرأة عتبة بن فرقد رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها: کنا نتطیب ونجهد لعتبة بن فرقد أن نبلغه فما نبلغه وربما لم یمسّ عتبة طیبا فقلنا له فقال: أخذنی البثر علی عهد رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم فأتیت فتفل فی کفه ثم مسح جلدی فکنت من أطیب الناس ریحا

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الهدیٰ والرشاد، المتوفی ٩٥٤ھ، ج ٢، الباب الثامن، ص ٣١، مکتبہ نعمانیہ)

حضرت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ حضرت ام عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم خوشبو لگاتی تھیں اور حضرت عتبہ خوشبو نہیں لگاتے تھے لیکن پھر بھی اُن سے خوشبو آتی رہتی تھی ہم نے اس کا سبب پوچھا تو حضرت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں میرے جسم پر پھنسیاں ظاہر ہوئیں۔ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے اپنے دست اقدس پر اپنا لعاب دہن لگا کر میری پشت اور میرے پیٹ پر مل دیا تو اس دن سے میں لوگوں میں سے زیادہ خوشبو والا ہو گیا۔

شرح:

ان احادیث میں بیان ہوا کہ حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کو جب تکلیف ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی عام طبیب یا ڈاکٹر کے پاس نہیں گے بلکہ اُس ہستی

کے پاس حاضر ہوئے جن کو رب کائنات نے طبیب الارواح والابدان بنا کے بھیجا ہے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ تمام مصائب میں مدد فرماتے ہیں۔ چاہے وہ کوئی جسمانی تکلیف ہو یا روحانی کسی قسم کی بھی ہو حضور ﷺ ہر تکلیف کو دور فرما دیتے ہیں۔

اس طرح کے واقعات کتب احادیث میں بہت زیادہ ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور ﷺ کے لعابِ دہن کی وجہ سے شفاء ملی مثلاً

جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں پر سانپ نے ڈس لیا تو آپ ﷺ نے اُس پر اپنا لعابِ دہن لگایا تو سانپ کے زہر کا اثر ختم ہو گیا اور وہ بالکل ٹھیک ہو گے۔

حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ جب تیر لگنے سے پھوٹ گئی تو آپ ﷺ نے اپنا لعابِ دہن اُن کی آنکھ پر لگایا تو بالکل ٹھیک ہو گی۔

حوالہ: (خصائص کبری، ذکر المعجزات الواقعة فی الغزوات، ج۱، ص۳۳۸)

اور اسی طرح جب غزوہ خیبر کے دن حضرت علی کرّم اللہ وجہہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں کو تکلیف ہوئی تو وہ بھی حضور ﷺ کے لعابِ دہن کی وجہ سے ہی دور ہوئی۔

حوالہ: (بخاری شریف، باب الدعا النبی ﷺ، ج٤، ص٤٧، حدیث نمبر: ٤٩٤٢: ج٥، ص١٣٤، حدیث نمبر: ٤٢١٠)

امام اعظم علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا

و علیّ من رمد به داویته فی خیبر فشفی بطیب لماک

(قصیدة نعمان)

حضرت حارث بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ بدر میں شہید ہو گئے جب ان کی شہادت کی خبر مدینہ میں ان کی والدہ اور بہن کو ملی، تو ان کو بہت صدمہ ہوا

حضور ﷺ بدر سے واپس تشریف لائے تو حضرت حارث بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اگر میرا بیٹا جنت میں ہے تو خوشی کا مقام ہے اور رونے کی ضرورت نہیں، اگر دوزخ میں ہے تو خدا کی قسم میں چلا چلا کر روؤں گی حضور ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم تمہارا بیٹا جنت میں ہے۔

وہ کہنے لگیں کہ میں اب نہیں روؤں گی تو حضور ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ طلب کیا اور اس میں اپنے ہاتھ دھوئے اور کلی فرمائی اور یہ پانی حضرت حارث بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ اور بہن کو پلا دیا اور فرمایا کہ اس پانی کو تھوڑا سا لے کر اپنے گریبانوں پر بھی چھڑک لو ان دونوں نے ایسا ہی کیا اور اپنے گھر چلی گئیں راوی فرماتی ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ مدینہ میں کوئی عورت ان سے زیادہ خوش نہ تھی۔

حوالہ: (مقاصدِ اسلام، ص۲۵۵ بحوالہ ذکرِ جمیل ص۱۵۳، ابن ابی شیبہ:۳۶۷۱۳، کنز العمال:۳۰۰۲٤)

مزید واقعات کے لیے کتبِ سیرت وشمائل کا مطالعہ فرمائیں۔

حدیث نمبر 21:

رسول اللہ ﷺ کی بغل مبارک کی مہک:

امام دارمی علیہ الرحمۃ نے بنی حریش کے ایک ثقہ آدمی سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں۔

"قَالَ كُنتُ مَعَ أبى حِين رجم النَّبى صلى اللّٰه عَلَيهِ وَسلم مَاعِز بن مَالك فَلَمَّا أخذته الحِجَارَة أرعبت فضمنى النَّبى صلى اللّٰه عَلَيهِ وَسلم إِلَيهِ فَسَالَ عَلَىّ من عرق إبطه مثل ريح المسك

کہ جب حضور ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اقرار بالزنا پر سنگسار کرنے کا حکم دیا تو میں اپنے باپ کے ساتھ وہاں موجود تھا ان کے بدن پر پتھر برستے دیکھ کر مجھ میں کھڑا رہنے کی طاقت نہ رہی قریب تھا کہ میں گر پڑتا۔ تو حضور ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا وہ ایسا وقت تھا کہ آپ ﷺ کی بغلوں کا پسینہ مجھ پر ٹپک رہا تھا جس کی مہک مشک و عنبر سے بھی عمدہ تھی۔

حوالہ جات: (الخصائص الکبریٰ ج ١، باب الآیۃ فی عرقہ الشریف ﷺ، ص ١١٤ (رحمانیہ)"

☆، دارمی: ٢٤،

☆امام یوسف بن اسماعیل النبهانی، متوفی ١٣٥٠ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الثانی عشر، ص٤٨٨، قدیمی کتب خانہ،

☆زرقانی علی المواهب، ج٤، ص١٨٧ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ٢٠١٤، ص٢١٩،

☆امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الهدیٰ والرشاد، المتوفی ٩٥٤ھ، جماع ابواب صفۃ جسدہ الشریف ﷺ ج ٢، الباب التاسع عشر، ص٨٧، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

شرح:

حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے ایک صحابی ہیں۔ ان سے ایک مرتبہ ایسا مکروہ ترین فعل سرزد ہو گیا جو ایک صحابی کی شانِ رفیع کے ہرگز شایاں نہ تھا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بظاہر یہ واقعہ نہایت قبیح ہے لیکن غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں درسِ بصیرت اور خطا کاروں کے لیے ایک بہترین اُسوہ و نمونہ ہے۔ اور اس سے بڑھ کر توبۃ النصوح کی مثال نہیں مل سکتی۔

چنانچہ ایک مرتبہ جذبات نفس سے مغلوب ہو کر زنا کا ارتکاب کر بیٹھے۔اس وقت تو جذبات کے طوفان میں کچھ نہ سوجھا بعد میں جب ہوش آیا تو آنکھیں کھلیں اور شدت سے احساس ہوا کہ کیا کر بیٹھے،اس واقعہ کو امام مسلم نے یوں بیان فرمایا کہ

عَنْ سُلَيمَانَ بنِ بُرَيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرنِي فَقَالَ: وَيحَكَ ارجِع فَاستَغفِرِ اللّٰهَ وَتُب إِلَيهِ قَالَ: فَرَجَعَ غَيرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: وَيحَكَ ارجِع فَاستَغفِرِ اللّٰهَ وَتُب إِلَيهِ قَالَ: فَرَجَعَ غَيرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: مِثلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ: فِيمَ أُطَهِّرُكَ فَقَالَ: مِنَ الزِّنٰى فَسَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: أَبِهِ جُنُونٌ فَأُخبِرَ أَنَّهُ لَيسَ بِمَجنُونٍ فَقَالَ: أَشَرِبَ خَمرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاستَنكَهَهُ فَلَم يَجِد مِنهُ رِيحَ خَمرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: أَزَنَيتَ فَقَالَ: نَعَم فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرقَتَينِ قَائِلٌ يَقُولُ: لَقَد هَلَكَ لَقَد أَحَاطَت بِهِ خَطِيئَتُهُ وَقَائِلٌ يَقُولُ: مَا تَوبَةٌ أَفضَلَ مِن تَوبَةِ مَاعِزٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ: اقتُلنِي بِالحِجَارَةِ قَالَ: فَلَبِثُوا بِذٰلِكَ يَومَينِ أَو ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَھُم جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ: استَغفِرُوا لِمَاعِزِ بنِ مَالِکٍ قَالَ: فَقَالُوا: غَفَرَ اللّٰہُ لِمَاعِزِ بنِ مَالِکٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: لَقَد تَابَ تَوبَۃً لَو قُسِمَت بَینَ اُمَّۃٍ لَوَسِعَتھُم

حوالہ: (مسلم شریف، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسہ، ج۳، ص۱۳۲۱، حدیث:۱۶۹۵)

حضرت سلمان بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسی بے تابی کے عالم میں دوڑتے ہوئے) حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ مجھے پاک کیجیے۔ (آپ ﷺ سمجھ گئے لیکن پردہ پوشی فرماتے ہوئے فرمایا) کہ جاؤ خدا سے مغفرت چاہو اور اس کے حضور توبہ کرو۔

(یہ جواب سن کر) واپس چلے گئے تھوڑی دور جاکر پھر لوٹ آئے اور پھر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے پاک کیجیے۔ آپ ﷺ نے پھر وہی جواب دیا کہ جاؤ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرو! پھر چلے گئے تھوڑی دور جاکر پھر لوٹ آئے اور کہا یارسول اللہ ﷺ مجھے پاک کریں! آپ ﷺ نے پھر وہی فرمایا پھر لوٹ گئے چوتھی بار آکر پھر عرض کیا مجھے پاک فرمایئے۔

اب آپ ﷺ نے (صراحۃً) پوچھا کس چیز سے پاک کروں؟ عرض کیا زنا (کی گندگی) سے! (حضور ﷺ جرم کے ایسے صریح اعتراف سے بہت متعجب ہوئے کیوں کہ اس کی سزا بھی بہت دردناک تھی یعنی سنگ

ساری۔) اس لیے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا ان کو جنون تو نہیں؟ عرض کیا گیا نہیں۔ پھر فرمایا اس نے شراب تو نہیں پی؟ ایک صاحب نے اُٹھ کر منہ سونگھا تو شراب کا بھی کوئی اثر نہ تھا۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا کیا تم نے واقعی زنا کیا ہے؟ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا جی ہاں! اس اقرار کے بعد آپ ﷺ نے ان کو سنگسار کرنے کا حکم دیا (حکم صادر ہی اُن کو لے جا کر) سنگسار کر دیا گیا۔

(اس کے بعد) ان کے بارے میں لوگوں کی رائیں مختلف تھیں بعض نے کہا کہ وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ہلاک ہو گئے اور بعض کہتے تھے کہ ان کی توبہ سے افضل کسی کی توبہ نہیں۔ دو تین دن تک ان کے بارے یہی رائے زنی ہوتی رہی۔ پھر حضور ﷺ صحابہ کے مجمع میں تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اور فرمایا ماعز بن مالک کے لیے سب مغفرت کی دعا کرو سب نے دعا کی دعا کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا۔

''بے شک ماعز (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ایسی توبہ کی کہ اگر اس کو تمام امت پر تقسیم کر دیا جائے تو تمام امت کے لیے یہی ایک توبہ کافی ہے''۔

اللہ اللہ کیا ہی اعلیٰ توبہ کا جذبہ ہے کہ کسی بھی رکاوٹ نے حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو کو نہیں روکا۔ ہم جیسے سیاہ کاروں اور بدکاروں کو اس سے ہر قسم کی شرمندگی ایک طرف رکھ کر توبہ کرنے کا سبق ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ کے صدقے ہم سب گناہ گاروں کی بھی توبہ قبول فرمائے'' آمین بجاہ النبی الکریم الامین۔

نبی اکرم ﷺ کی بغلیں:

حضور ﷺ کی بغلیں نہایت پاکیزہ اور خوشبودار تھیں آپ ﷺ کی بغلوں کا رنگ متغیر نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی آپ ﷺ کی بغلوں میں بال تھے۔

حوالہ: (خصائص الکبری، ذکر المعجزات و الخصائص فی خلقه، باب الآیةفی ابطیه الشریف، ج۱، ص۱۰۷)

کسی نے کیا خوب کہا کہ

واہ اے عطر خدا ساز مہکنا تیرا
خوبرو ملتے ہیں کپڑوں پہ پسینہ تیرا

نبی اکرم ﷺ کے مقدّس ہاتھوں کا خوشبودار ہونا۔

رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک اور بازو مبارک پُر گوشت تھے ریشم سے بڑھ کر نرم اور بے حد خوشبودار اور ٹھنڈے تھے۔

حدیث نمبر 22:

حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں کہ۔

"خرج رسول اللّٰه ﷺ بالهاجرة الٰی البطحاء فتوضأ ثم صلّی الظهر رکعتین و العصر رکعتین و بین یدیه عنزة. کان تمرّ من ورائها المرأة و قام الناس فجعلوا یاخذون یدیه فیمسحون بها وجوههم، قال فاخذت بیده فوضعتها علی وجهی، فاذا هی ابرد من الثلج و اطیب رائحة من المسک."

حوالہ: (محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، حدیث: ۳۵۵۳،

☆، عبد الملك بن محمد ابراهيم النسابوری متوفی۴۰۷ھ، شرفِ مصطفی، دار البشائر الاسلامیہ، مکہ مکرمہ، ۱۴۲۴ء، ج۲، فصل ذکر الآیۃ فی عرقہ ﷺ، ص ۱۱۷)

رسول اللہ ﷺ نے دوپہر کے وقت مقام بطحاء کی طرف سفر فرمایا۔ پس آپ ﷺ نے وضو فرمایا پھر نمازِ ظہر اور عصر کی دو، دو رکعتیں ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ (بطورِ سترہ) تھا۔ عورت نیزہ کی دوسری طرف سے گزر رہی تھی پھر لوگ کھڑے ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں کے ساتھ اپنے ہاتھ لگاتے اور پھر آپ کے ہاتھوں کو اپنے چہروں پر ملتے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے بھی حضور ﷺ کا ہاتھ مبارکہ پکڑا اور آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

شرح:

اس حدیث میں بیان ہوا کہ لوگ حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک پکڑ کر اپنے چہروں پر ملتے معلوم ہوا کہ کسی بزرگ ہستی سے برکت حاصل کرنا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول رہا ہے۔

حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک وہ ہاتھ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی نعمت و خیر رکھی ہے اور یہی وہ ہاتھ مبارک ہیں جو کسی صاحبِ مرض کے جسم سے مس ہوتے ہیں تو اس کو بفضلِ ربِ کائنات شفا مل جاتی ہے۔

حوالہ: (بخاری شریف، باب الصلاۃ علی الشھید، حدیث نمبر: ۱۳۴۴، بخاری شریف، باب قتل ابی رافع عبد اللہ بن ابی حدیث نمبر: ۴۰۳۹)

ضروری بات:

حدیث میں جو بیان کیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کو اکٹھا ادا فرمایا تو اس کا مطلب یہ کہ ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے اوّل وقت میں ادا فرمایا۔ ایک نماز کے وقت میں دو نمازوں کو بطورِ ادا جمع نہیں کیا جاسکتا کیونکہ نماز کے لیے وقت کا ہوا ضروری ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض کی گی ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ آپ ﷺ نے دو، دو رکعات ادا فرمائی اس لیے کہ آپ ﷺ سفر میں تھے۔

حدیث نمبر 23:

حضرت اُسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں کچھ دیہاتی لوگ آئے اور آپ ﷺ سے اسلام کے بارے میں سولات کیے تو آپ ﷺ نے ان کو جوابات ارشاد فرمائے (اس کے بعد فرماتے ہیں) کہ۔

"ثم قام رسول اللّٰہ ﷺ وقام الناس فجعلوا یقبّلون یدہ (ﷺ) فاخذتھا فوضعتھا علی وجھی فاذاھی اطیب من المسک و ابیض من الثلج"

حوالہ: (ابو بکر احمد بن حسین بن علی الخراسانی، البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ، شعب الایمان، باب تعظیم النبی ﷺ، ج۳، ص۱۰۷، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع بالریاض، طبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۳ھ، ۲۰۰۳ء)

پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگ بھی کھڑے ہو گئے پس لوگ حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دینے لگے پھر میں بھی اُٹھا اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک کو پکڑا اور اپنے چہرہ پر رکھا تو وہ مشک سے زیادہ خوشبودار اور برف سے زیادہ سفید تھا۔

شرح:

اس حدیث مبارک میں بیان ہوا جب حضور ﷺ کھڑے ہوئے تو تمام لوگ کھڑے ہو گئے معلوم ہوا کہ کسی کے ادب کے لیے تعظیماً قیام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ اور معمول تھا اور یہ بھی واضح ہوا کہ حضور ﷺ یا کسی برگزیدہ بندے کے ہاتھ کو بوسہ دینا سنتِ صحابہ کرام ہے اور صرف بوسہ دینا ہی نہیں بلکہ اُس کو منہ پر ملنا بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت مبارک رہی ہے ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے منبر پر ہاتھ پھیرتے پھر اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔

حوالہ: (شفاء شریف، القسم الثانی، باب الثالث، الفصل السابع اعزاز ماله من صلة، ج۲، ص۱۲۷:)

نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس:

یہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ کی فضیلت ہے کہ ان سے خوشبو آتی رہتی تھی۔ اور یہ وہ ہاتھ مبارک ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اتنی طاقت رکھی تھی کہ اگر ان ہاتھوں میں چھڑی آتی ہے تو جس بت کو لگتی ہے تو وہ اُوندھے منہ زمین پر گر جاتا ہے جس سے سب لوگ تعجب کرتے ہیں۔

حوالہ: (سیرت ابن ھشام، ذِکرُ الْاَسبابِ الْمُوجِبَۃِ الْمَسِیرَ اِلٰی مَکَّۃَ وَذِکرُ فتحِ مَکَّۃَ فِی شَھرِ رَمَضَانَ سَنَۃَ ثَمانٍ، باب امان الرسول صفوان بن امیه، ج۲، ص۴۱۷)

اور جب یہ دست مبارک کسی لاغر اور کمزور جانور پر لگتے تھے تو وہ تندرست اور چست و چالاک ہو جاتا تھا اور سب سے تیز بھاگنے لگتا تھا۔

حوالہ: (السنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب الزکوٰۃ، باب کیف فرض الصدقه، ٤، ص۱٤۹)

اور یہی وہ ہاتھ مبارک ہیں کہ جب ان میں پتھر آتے تھے تو وہ آپ ﷺ کی شہادت دیتے تھے اور کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیتے تھے۔

تخریج: (دلائل النبوة، ابو نعیم: الفصل الخامس عشر ذکر الخذ ج۱، ص۲۳۷، حدیث ۱۸۹)

حدیث نمبر 24:

اور دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں۔

"عن اُسامة بن شريک رضى الله تعالىٰ عنه قال: وضع رسول الله ﷺ علىّ يده فاذا هى ابرد من الثلج و اطيب من المسک"

حوالہ: (احمد بن على بن عبد الله تقى الدين المقريزى، متوفى ۸۴۵ھ، امتاع الاسماع بما للنبى من الاحوال والاموال والحفدة والمتاع، فصل فى محبة النبى ﷺ، ج۷، ص۱۰۲، دار الكتب العلميه بيروت، ۱۴۲۰ھ-۱۹۹۹ء)

حضرت اُسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے اُوپر اپنا دست مبارک رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

شرح:

حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کا کیا کہنا ان کی کیا کیا خوبی اور فضیلت بیان کی جائے آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک اگر کسی کے جسم سے مس ہوتے تھے تو آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور مہک اُس آدمی کے دل میں یہ خیال پیدا کر دیتی تھی کہ جنت کی ٹھنڈی ہوائیں اور جنت کی مہک اس ہستی کا توسل اور وسیلہ سے ہیں۔

اور آپ ﷺ جب اپنے ہاتھ مبارک کسی کے چہرے اور سینے سے مس کرتے ہیں تو وہ چہرہ اور سینہ اتنا روشن ہو جاتا ہے کہ اندھیری کوٹھری میں بھی روشنی کرتا ہے۔

حوالہ: (کنز العمال حدیث نمبر: ۳۶۸۲۳،)

اور کبھی آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک مس ہونے کی وجہ سے کسی کا چہرہ مثل آئینہ کے چمک جاتا ہے اور اس میں اشیاء کے عکس نظر آتے ہیں۔

حوالہ: (مسند امام احمد، مسند کوفیین، حدیث قتادۃ بن منحان، ج۳۳، ص۴۲۸ حدیث نمبر: ۲۰۳۱۷،)

اور جب یہ ہاتھ مبارک کسی ٹوٹی ہوئی ہڈی کے ساتھ مس ہوتے ہیں تو وہ بالکل ٹھیک ہو جاتی ہے۔

حوالہ: (بخاری شریف "باب قتل ابی رافع عبد اللہ بن ابی حدیث نمبر: ۴۰۳۹،)

اور جب یہ ہاتھ مبارک حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ وکرم اللہ وجہہ الکریم کے سینے پر پھیرے جاتے ہیں تو آپ کو مدینۃ العلم کا دروازہ بنا دیتے ہیں۔

حوالہ: (ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب القضاۃ، ج۲، ص۷۷۴ حدیث نمبر: ۲۳۱۰،)۔

☆حاکم لمستدرك، کتاب معرفة الصحابه، باب قصةاعتزال محمد بن مسلمه انصاری، ج۳، ص۱۴۵، حدیث نمبر: ۴۶۵۸،)۔

حدیث نمبر 25:

"عن جابر بن سمرة قال صلّيت مع رسول الله ﷺ صلوٰة الاولٰى ثم خرج الى اهله و خرجت معه فاستقبله ولدان فجعل يمسح خدّى احدهم واحدا واحدا قال و اما انا فمسح خدّى قال فَوَجَدْتُ لِيَدَيْهِ بَرْدًا وَرِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَامِنْ جَوْنَةِ عَطَّارٍ"

حوالہ: (مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب ریحہ ﷺ، ج۲، ص۲۶۳، مکتبہ رحمانیہ،

☆عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۹۱۱ھ، الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء خیر الخلیقۃ، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الطاء، ص۲۳۱، شبیر برادرز لاہور)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کیساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف گئے میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا سامنے سے کچھ بچے آئے آپ ﷺ نے ان میں سے ہر ایک کے رخسار پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقچے (ڈبے) سے نکالا ہو۔

شرح:

اس حدیث میں بیان ہوا کہ حضور ﷺ نے بچوں کی رخساروں پر اپنا دست مبارک پھیرا جس سے پتہ چلا کہ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ بہت پیار فرماتے تھے اور پیار میں ان کی رخساروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔

رحمتِ عالم ﷺ کی بچوں سے محبت:

نبی اکرم ﷺ بچوں سے کتنی محبت کرتے تھے اس بارے میں چند احادیث مبارکہ پیش کرتا ہوں تاکہ یہ احادیث ہمارے لیے مشعلِ راہ کا کام دیں۔

(1)

حضرت اُمِ قیس بنتِ محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شیر خوار بچے نبی اکرم ﷺ

کی خدمتِ اقدس میں لے کر آئیں آپ ﷺ نے اس بچے کو گود میں بیٹھا لیا، اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ ﷺ نے اس پر پانی بہا دیا اور کچھ نہ کہا۔

(2)

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

تخریج: (بخاری شریف، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد و تقبیلہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن آپ ﷺ حضرت امام حسن بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو چوم رہے تھے۔ حضرت اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، دیکھ کر کہنے لگے میرے دس بیٹے ہیں، میں نے ان میں سے کسی کو نہیں چوما۔ آپ ﷺ نے فرمایا" جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا"

(3)

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ"

حوالہ: (بخاری شریف، کتاب الاستیذان، باب التسلیم علی الصبیان)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بچوں پر گزر ہوا تو آپ نے

ان کو سلام کیا اور فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کا گزر بچوں پر ہوتا تو آپ ﷺ بھی بچوں کو سلام کرتے تھے۔

(4)

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی سفر سے تشریف لاتے تو آپ ﷺ کی اہلِ بیت کے بچے آپ ﷺ کی خدمت میں لائے جاتے، ایک دفعہ آپ ﷺ کسی سفر سے واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے میں آپ ﷺ کی خدمت میں پیش حاضر ہوا، آپ ﷺ نے مجھے اپنے آگے سوار کرلیا، پھر حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو صاحبزادوں میں سے کوئی ایک سامنے آئے تو آپ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے سوار کرلیا اسی طرح تینوں ایک سواری پر مدینہ شریف میں داخل ہوئے۔

حوالہ: (مشکوۃ شریف بحوالہ مسلم شریف، باب آداب السفر)

(5)

"عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ استَقبَلَهُ أُغَيلِمَةُ بَنِي عَبدِ المُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَينَ يَدَيهِ وَالآخَرَ خَلفَهُ"

حوالہ: (بخاری شریف، کتاب اللباس، باب الثلاثة على الدابة، حدیث نمبر: ٥٩٦٥)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن جب آپ ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کے پاس بنی عبدالمطلب کے دو صاحبزدے آئے تو آپ ﷺ نے ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو پیچھے بٹھالیا۔

(6)

”عَنْ أَبِی هُرَیْرَۃَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤتَی بِأَوَّلِ الثَّمَرِ فَیَقُولُ: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی مَدِینَتِنَا وَفِی ثِمَارِنَا وَفِی مُدِّنَا وَفِی صَاعِنَا بَرَکَۃً مَعَ بَرَکَۃٍ ثُمَّ یُعطِیہِ أَصغَرَ مَن یَحضُرُہُ مِنَ الوِلدَانِ“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کبھی کوئی پہلا پھل پکتا تو لوگ اس کو رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں پیش کرتے۔ آپ اس پر یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ ہمارے مدینہ میں اور ہمارے پھل میں اور ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت عطاء فرما“ اس دعا کے بعد جو بچے آپ ﷺ کے پاس موجود ہوتے ان میں سے سب سے چھوٹے کو پھل عنایت فرماتے (پھر اُس سے بڑے کو پھر اُس سے بڑے کو یوں ہی پھل ختم ہوجاتا)

حوالہ: (صحیح مسلم شریف، کتاب الفضائل، باب فضل المدینہ، حدیث نمبر ۱۳۷۳)

(7)

” وَیُدَاعِبُ صِبیَانَھُم وَیُجلِسُھُم فِی حِجرِہِ“

حضور ﷺ صحابہ کرام ﷺ کے بچوں کو اپنی مقدس گود میں بٹھا لیتے اور ان سے خوش طبعی فرماتے۔

حوالہ: (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، فصل اما حسن عشرتہ، ص ۸۲، مکتبہ روضۃ القرآن پشاور،

☆مدارج النبوۃ، قسم اول، باب دوم، در بیان اخلاق و صفاء، ج ۱، ص ۴۱، نوریہ رضویہ لاہور)

(8)

"عَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت: جَاءَ أَعرَابِیٌّ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبیَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُم فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ: أَوَأَملِکُ لَکَ أَن نَزَعَ اللّٰهُ مِن قَلبِکَ الرَّحمَةَ"

تخریج: (بخاری شریف، کتاب الادب، باب رحمة الولد و تقبیله)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ایک دیہاتی آپ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا کہ تم بچوں کو چومتے ہو، ہم نہیں چومتے، آپ ﷺ نے فرمایا "جب اللہ تعالیٰ تمہارے دل سے رحمت نکال لے تو میں کیا کر سکتا ہوں"۔

(9)

"أَنَّ رَجُلًا أَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا کُنَّا أَهلَ جَاهِلِیَّةٍ وَعِبَادَةِ أَوثَانٍ فَکُنَّا نَقتُلُ الأَولَادَ وَکَانَت عِندِی بِنتٌ لِی فَلَمَّا أَجَابَت وَکَانَت مَسرُورَةً بِدُعَائِی إِذَا دَعَوتُهَا فَدَعَوتُهَا یَومًا فَاتَّبَعَتنِی فَمَرَرتُ حَتَّی أَتَیتُ بِئرًا مِن أَهلِی غَیرَ بَعِیدٍ فَأَخَذتُ بِیَدِهَا فَرَدَّیتُ بِهَا فِی البِئرِ وَکَانَ آخِرَ عَهدِی بِهَا أَن تَقُولَ: یَا أَبَتَاهُ یَا أَبَتَاهُ فَبَکَی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ حَتَّی وَکَفَ دَمعُ عَینَیهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِن جُلَسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ أَحزَنتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: کُفَّ فَإِنَّهُ

يَسأَلُ عَمَّا أَهَمَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَعِد عَلَيَّ حَدِيثَكَ فَأَعَادَهُ فَبَكَى حَتَّى وَكَفَ الدَّمعُ مِن عَينَيهِ عَلَى لِحيَتِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: إِنَّ اللَّهَ قَد وَضَعَ عَنِ الجَاهِلِيَّةِ مَا عَمِلُوا فَاستَأنِف عَمَلَكَ“

حوالہ: (ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، متوفی ۲۵۵ھ، سنن دارمی شریف: کتاب الدلائل النبوۃ، بَابُ مَا كَانَ عَلَيهِ النَّاسُ قَبلَ مَبعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِنَ الجَهلِ وَالضَّلَالَةِ، ج۱، ص۳۴، شبیر برادرز لاہور)

ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے خدمت میں آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم زمانہ جاہلیت میں تھے اور بتوں کی پوجا کرتے تھے، ہم اپنی اولاد کو قتل کر دیتے تھے (یعنی بچیوں کو)، میری ایک بیٹی تھی جب وہ بولنے لگی، تو جب میں اُس کو بلاتا وہ میرے بلانے سے خوش ہوتی۔ ایک دن میں نے اُسے بلایا وہ میرے پیچھے چل پڑی یہاں تک کہ میں اپنے گھر کے قریب ایک کنویں کے پاس پہنچا اور میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور اُس کو کنویں میں پھینک دیا (اے اللہ کے رسول ﷺ) اُس کے آخری کلمات (جو اُس وقت اُس کے زبان پر جاری تھے وہ) اے ابا جان اے میرے ابا جان تھے (یعنی میں نے اُس کو کنویں میں ڈال دیا اور وہ مجھے ابو جان، بابا جان کہہ کہہ کر رحم و کرم کی اپیل کر رہی تھی)۔

یہ واقعہ سن کر نبی ﷺ رونے لگ پڑے اور آپ ﷺ کے آنسو بہنے لگے، نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے اصحاب میں سے ایک نے اُس آدم سے کہا کہ تم نے نبی ﷺ کو غمگین کر دیا ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ رہنے دیں اس نے وہی پوچھا ہے جو اُس کے ذہن میں تھا، اور پھر فرمایا

کہ مجھے یہ واقعہ پھر سناؤ اُس آدمی نے یہی واقعہ پھر سنایا تو پھر نبی اکرم رحمت عالم ﷺ رونے لگے اور آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہوئے اور آنسوؤں کی وجہ سے آپ ﷺ کی ریش (داڑھی) مبارک تر ہوگئی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس آدمی سے فرمایا کہ جاہلیت میں لوگوں کے (برے) اعمال کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا اب تم (نیک) عمل کا آغاز کرو۔ (یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے جاہلیت کے کیے ہوئے برے اعمال پر پکڑ نہیں فرمائے گا آج کے بعد نیک کام ہی کرنا)

(10)

"وَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: لَیسَ مِنَّا مَن لَم یُوَقِّر کَبِیرَنَا وَیَرحَم صَغِیرَنَا"

حوالہ: (مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمرو بن عاص، ج ۱۱، ص ۵۲۹، حدیث نمبر: 6937)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو ہمارے بڑوں کا ادب نہ کرے اور ہمارے چھوٹوں (بچوں) پر رحم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (یعنی ہمارے طریقے سے نہیں)

تربیتِ اولاد:

بچوں سے محبت اور پیار کرنا اعلیٰ ظرفی کی علامت ہے اور یہی بچے قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں اگر ہم ان کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آئیں گے تو کل یہ بھی اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک بنے گے اور اگر آج ہم نے ان پر ظلم کیا اور غصہ کیا تو کل اگر یہی بچے ظالم اور جابر اور والدین کے نافرمان بن جائیں گے تو اس میں ہمارا ہی قصور

ہوگا۔ کہ اگر ہم ان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آتے تو یہ بھی ایسا ہی کرتے۔

اولاد کی اعلیٰ تربیت والدین کے فرائض میں شامل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ ہمیشہ اپنی اولاد کی تربیت کرتے رہو۔ جس طرح والدین اپنی اولاد کو بولنا اور چلنا سیکھاتے ہیں اسی طرح ان کو اچھی طرح بات کرنے، سنت کے مطابق اور شرعی لباس پہننے کی بھی تربیت دیں آپ آج جو فصل کاشت کریں گے کل وہی آپ کو تیار ملے گی آج اپنی اولاد کو بے حیائی اور برائی سے روکیں گے تو وہ برائی سے رک جائے گی۔

آج اپنی اولاد کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا درس دیں گے تو وہ یقیناً عاشقِ رسول بنے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہر مسلمان مرد عورت پر فرضِ عین ہے اور اپنی اولاد کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سبق دینے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہی کافی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قَالَ أدبوا أولَادكُم على ثلاث خِصَال حب نَبِيكُم وَحب أهل بَيته وعَلى قِرَائَة القُرآن"

تخریج: (أحمد بن محمد بن علی بن حجر الهیتمی، المتوفی: ۹۷۴، الصواق المحرقه، المقصد الثانی فی ما تضمنه، ج۲، ص۴۹۶،

☆محمد بن أحمد عبد السلام خضر الشقیری الحوامدی، متوفی:۱۳۲۱ھ، السنن والمبتدعات المتعلقة بالأذکار والصلوات، فصل فی الذکر والدعا عند المطر، ج۱، ص۲۸۲،

☆ زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاهریمتوفی۱۰۳۱ھ، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف الهمزه، ج۱، ص۲۲۵،

☆ زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاهریمتوفی۱۰۳۱ھ، التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف الهمزه، ج۱، ص۵۳،

☆ أبو العباس شهاب الدین أحمد بن أبی بکر بن إسماعیل بن سلیم بن قایماز بن عثمان

بوصیری الکنانی الشافعی، متوفی ۸٤۰ھ، إتحاف الخیرة المهرة بزوائد المسانید العشرة، باب فی
التلاعن و تحریم دم، ج۸، ص۱۸۵،

☆ عبد الرحمن بن أبی بکر جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، الفتح الکبیر فی ضم الزیادة
إلی الجامع الصغیر، حرف الهمزه، ج۱، ص۵۷،

☆ إسماعیل بن محمد بن عبد الهادی الجراحی العجلونی المتوفی: ۱۱٦۲ھ، کشف الخفاء
ومزیل الإلباس، باب الهمزه مع الذال المعجمه، ج۱، ص۷٤،

☆ عبد الرحمن بن أبی بکر جلال الدین السیوطی المتوفی: ۹۱۱ھ، صحیح وضعیف الجامع
الصغیر وزیادته،)

اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ اپنے نبی ﷺ کی محبت، اور نبی اکرم ﷺ
کے اہلِ بیت کی محبت اور قرآن کی تلاوت،

آج آپ اپنی اولاد کو نماز کی عادت ڈالیں گے تو مرتے دم تک وہ نماز
کی پابند رہے گی آپ اپنی اولاد کا خیال ضرور رکھا کریں۔

ایک کسان جب دھان (مونجی) کی فصل کاشت کرنے لیے یا باغبان (مالی) کسی اور پودے کی پنیری لگاتا ہے تو وہ اس کی حفاظت بھی کرتا ہے تاکہ اس کو کوئی پرندہ خراب نہ کر دے کوئی جانور نہ کھا جائے کوئی آدمی ان کے نرم نرم شگوفوں کو مسل نہ دے کوئی کیڑا وغیرہ نہ لگ جائے تو آپ ہی بتائیں کہ ایک عام سی فصل اور پودے کے لیے اتنی محنت اور دیکھ بھال، اور جو آپ کے گلشن کے ننھے ننھے پھول اور کلیاں ہیں اور وہ پھول اور کلیاں جو آپ کی زندگی کا سرمایہ ہیں ان کو ویسے ہی چھوڑ دیں گے؟؟؟ نہیں نہیں ان کی دوستی، صحبت، چال چلن، تنہائی وغیرہ پر خاص نظر رکھیں کہ کہیں آپ کا سرمایہ تباہی اور بربادی کی طرف تو نہیں جا رہا؟؟؟ کہیں اُن کی دوستی ایسے لوگوں کے تو نہیں جو دین وایمان، یا عزت، کے ڈاکو ہیں؟؟؟ یا ایسے لوگوں کے ساتھ تو نہیں جو ملک یا شہر یا آپ کے گھر کو نقصان پہچانے والے ہیں؟؟؟

الغرض جتنی اچھی تربیت اولاد کی کریں گے تو اُس کا فائدہ اُتنا ہی زیادہ آپ کو ہوگا اور اگر خدانہ کرے آپ نے اپنی اولاد کی تربیت بری کی تو کل اس کا وبال بھی آپ پر ہی آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اولاد کی اچھی تربیت کرنے کی توفیق دے آمین بجاہ النبی الکریم الامین۔

حدیث نمبر 26:

ایک روایت میں ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث ذکر کی گئی ہے۔

"قال جابر بن سمرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه مسح رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم خدی فوجدت لیده بردا وریحا کأنما أخرج یده من جؤنة عطار"

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الھدیٰ والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۶، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے رخسار پر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقچے سے نکالا ہو۔

شرح:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"فکان الخدّ الذی مسحه ﷺ احسن".

حوالہ: (شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی متوفی ۷۴۸ھ، سیر اعلام النبلاء، ج ۳، ص ۱۸۷)

میری وہ رخسار جس پر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک پھیرا تھا وہ زیادہ خوبصورت تھی۔

حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ عطار کے صدوقچے نکالا تو نہ ہوتا تھا لیکن آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک کی مہک کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک کو کوئی خوشبو لگائی گئی ہے کیا ہی اعلیٰ معجزہ ہے کہ ہر ہر عضو سے خوشبو مہک رہی ہے، سبحان اللہ والحمد للہ علی ذلک۔

حدیث نمبر 27:

قال یزید بن الأسود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ: ناولنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدہ فإذا ھی أبرد من الثلج وأطیب ریحا من المسک.

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الهدیٰ والرشاد، المتوفی ۹۵٤ھ، جماع ابواب صفة جسده الشريف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸٦، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنا ہاتھ مبارک پکڑایا تو وہ برف سے ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

حدیث نمبر 28:

یہ حدیث اس روایت کے ساتھ بھی ملتی ہے

"حدثنا شعبة عن یعلی بن عطاء قال سمعت جابر بن یزید بن الاسود عن ابیہ قال اتیت رسول اللہ ﷺ وھو بمنی فقلت لہ یا رسول اللہ ﷺ ناولنی یدک فناولنیھا فاذا ھی

ابرد من الثلج و اطیب ریحاً من المسک“

تخریج: (دلائل النبوۃ لبیھقی، باب طیب رائحۃ رسول اللّٰہ ﷺ، ج۱، ص۲۵۷)

ہم کو بیان کیا حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یعلیٰ بن عطاء سے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن یزید بن اسود (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے سنا اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ اس وقت منیٰ میں تھے پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اپنا ہاتھ عنایت فرمائیں تو نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنا ہاتھ مبارک دیا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

شرح:

سبحان اللہ آج ہم کسی مرشد کے پاس جاتے ہیں اور اپنا ہاتھ اُن کے ہاتھ میں دیتے ہیں صرف اس لیے کہ یہ سلسلہ چلتا چلتا حضور ﷺ تک پہنچ جاتا ہے تو ہمارا ہاتھ بھی حضور ﷺ کے ہاتھ میں آ جائے لیکن میں ہزارہا جانیں قربان کروں نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام پر جن کو حضور ﷺ بلا بلا کو خود اپنا دست مبارک تھما رہے ہیں اور جن کے ہاتھوں میں حضور ﷺ خود اپنا مبارک ہاتھ دے کر اُن کو شیطان کے شر سے محفوظ فرما رہے ہیں، سبحان اللہ“

انتہائی ضروری بات:

چونکہ اولیاء اللہ کے سلسلہ میں داخل ہونا ان کا مرید اور معتقد ہونا دونوں جہان کی بھلائی اور برکت کا ذریعہ ہے اس لیے بیعت سے پہلے پیر و مرشد میں یہ چار باتیں

ضرور دیکھ لیں۔(۱) صحیح العقیدہ سُنی ہو(۲) کم از کم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل خود کتابوں سے نکال لے نہیں تو حلال حرام، جائز ناجائز کا فرق نہ کر سکے گا (۳) فاسق معلن نہ ہو(یعنی اعلانیہ گناہ نہ کرتا ہو) کیونکہ فاسق کی توہین واجب ہے اور پیر کی تعظیم ضروری ہے (۴) اس کا سلسلہ نبی اکرم ﷺ تک متصل (ملا ہوا) ہو ورنہ اُوپر سے فیض نہ آئے گا۔

حوالہ: (قانونِ شریعت، حصہ اوّل ص ۶۳، اکبر بُک سیلرز لاہور)

اور بیعت کرتے وقت مرد اپنا ہاتھ مرشد کے ہاتھ میں دیں لیکن عورتوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ پیر و مرشد کے ہاتھ میں دیں اور پیر و مرشد کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ عورتوں کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بیعت کریں یا عورتوں کی طرف دیکھیں، اُمید ہے کہ آپ مندرجہ بالا گفتگو سے سمجھ گے ہوں گے کہ کون سا پیر اصلی ہے اور کس نے لوگوں کی آنکھوں میں نمک چھڑک رکھا ہے۔اللہ تعالیٰ اچھے برے کے درمیان فرق کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

حدیث نمبر 29:

عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت أصافح النبی ﷺ ویمس جلدی جلدہ فاعرف فی یدی بعد ثالثۃ أطیب من ریح المسک.

حوالہ: (امام یوسف بن اسماعیل النبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الرابع، فصل ثانی ص ۳۱۵، ۳۱۶، قدیمی کتب خانہ)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ سے مصافحہ کیا کرتا تھا اور میری جلد آپ ﷺ کی جلد مبارک کو

چھوتی تھی پس میں تیسرے دن کے بعد بھی اپنے ہاتھ میں مشک سے بھی زیادہ مہک محسوس کرتا تھا۔

حدیث نمبر 30:

روایت ہے کہ آپ ﷺ جس چیز کو چھو لیتے اس میں مشک اور عنبر کی خوشبو ہو جاتی تھی، یہاں تک کہ خشک لکڑی سے بھی خوشبو آنے لگتی تھی۔

حوالہ: (جامع المعجزات مترجم، الشیخ محمد عبد الواعظ الرھاوی علیہ ۲۶، فرید بکسٹال لاہور،)

حدیث نمبر 31:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سفر سے واپس آکر مجھے کچھ نہ کچھ عطاء فرماتے تھے جس سے مہینہ بھر خوشبو آتی رہتی تھی۔

حوالہ: (جامع المعجزات مترجم، الشیخ محمد عبد الواعظ الرھاوی علیہ الرحمۃ، ص۲۶۹، فرید بکسٹال لاہور،)

حدیث نمبر 32:

روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک سانپ سے کلام کرتے ہوئے فرمایا: تمہارے منہ میں جو زہر ہے اسے پھینک دو، سانپ نے سر جھکا دیا تو مثقال برابر کوئی چیز باہر نکال دی جسے حضور ﷺ نے پکڑ کر ریت میں پھینک دیا تو ریت سے خوشبو آنے لگی (یقیناً یہ خوشبو حضور ﷺ کے چھونے سے پیدا ہوئی تھی، ابوالاحمد غفرلہ)

حوالہ: (جامع المعجزات مترجم، الشیخ محمد عبد الواعظ الرھاوی علیہ الرحمۃ، ص۲۷۸، فرید بکسٹال لاہور،)

شرح:

ان احادیث میں حضور ﷺ کے دستِ اقدس کے معجزات بیان کیے گے جو

آپ نے پڑھے ہیں میں نے ماقبل ان کے علاوہ حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کے چند معجزات بیان کیے اس جگہ مزید چند معجزات بیان کرتا ہوں جو آپ ﷺ کے ہاتھ مبارکہ سے صادر ہوئے، وباللہ التوفیق"

معجزاتِ دستِ نبوی ﷺ:

(1)

"أن أبيض بن حمّال كان بوجهه حزازة وهي القوباء فالتقمت أنفه فمسح النبيّ صلّى اللّٰه عليه وسلم على وجهه فلم يمس ذلك اليوم وفيه أثر.

حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر داد تھا۔ جس سے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا ایک دن حضور ﷺ نے ان کو طلب فرمایا اور ان کے چہرے پر اپنا دستِ شفا پھیرا شام سے پہلے پہلے داد اور اس کا نشان بھی جاتا رہا۔

حوالہ: (امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ، تذکرۃ ابیض بن حمال، ج۱، ص۱۷۷)

(2)

"قال: أتيت النبي صلّى اللّٰه تعالىٰ عليه وعلى آله وسلم وبكفي سلعة فقلت: يا رسول اللّٰه إن هذه السّلعة قد آذتني تحول بيني وبين قائم السيف فقال: ادن فدنوت فوضع يده على السّلعة فما زال يطحنها بكفه حتي رفع. وما أدري أين أثرها.

حضرت شرحبیل بن عبدالرحمٰن الجعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی خدمت میں آیا میری ہتھیلی میں ایک گلٹی تھی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے ہاتھ میں یہ گلٹی ہے جس کی وجہ سے میں تلوار کا قبضہ اور گھوڑے کی باگ نہیں پکڑ سکتا حضور ﷺ نے فرمایا قریب آؤ تو میں قریب ہوا تو آپ ﷺ اپنی ہتھیلی سے اس گلٹی کو رگڑا، تو اس کا نشان تک نہ رہا۔

حوالہ: (امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ، تذکرۃ شرحبیل بن عبد الرحمن الجعفی، ج۳، ص۲۶۸)

(3)

"وعن ابن عباس قال: إن امرأة جائت بابن لها إلى رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله إن ابنى به جنون وإنه ليأخذه عند غدائنا وعشائنا فمسح رسول الله صلى الله عليه وسلم صدره فثع ثعة وخرج من جوفه مثل الجرو الأسود يسعى"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کہ اس کو جنون ہے۔ اور صبح اور شام کے وقت اس کو دورا پڑتا ہے حضور ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ مبارک پھیرا، لڑکے نے قے کی اور اس میں سے ایک کالے کتے کا پلا نکلا اور وہ بچہ فوراً ٹھیک ہوگیا۔

حوالہ: (احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک القسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ، مواہب

الدنية، باب حديث القصه، ج٢، ص٢٩٨)

(4)

”عن قتادة بن النعمان أنه أصيبت عينه يوم بدر فسالت حدقته على وجنته فأرادوا أن يقطعوها فقالوا: لا حتى نستأمر رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلم فاستامروه فقال: لا ثم دعا به فوضع راحته على حدقته ثم غمزها فكان لا يدري أي عينيه ذهب.“

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی آنکھ مبارکہ کو بدر کے دن صدمہ پہنچا اور آنکھ مبارک کا ڈیلا رخسار پر آ گیا لوگوں نے کہا کہ اس کو کاٹ دیا جائے۔ پھر کہا جتنی دیر تک حضور ﷺ سے پوچھ نہ لیں یہ کام نہیں کریں گے جب حضور ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرو پھر ان کو بلایا اور ڈیلے کو اپنے دست مبارک سے اس کی جگہ پر رکھ دیا، آنکھ ایسی درست ہوگئی کہ کوئی بھی نہ بتا سکتا تھا کہ دونوں آنکھوں میں سے کون سی کو صدمہ پہنچا تھا۔

حوالہ: (امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ، تذکرۃ قتادۃ بن نعمان، ج٥، ص٣١٨)

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت قتادہ فرماتے تھے کہ مجھے دوسری آنکھ کی نسبت اس آنکھ سے زیادہ نظر آتا تھا جس کو حضور ﷺ نے ٹھیک کیا تھا۔

(5)

”فقال: يا رسول الله امسح وجهي وادع لي بالبركة قال:

ففعل فكان وجهه يزهو."

حضرت عائذ بن سعید جسری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ میرے چہرے پر اپنا ہاتھ مبارک پھیر دیں اور میرے لیے برکت کی دعا فرمادیں حضور ﷺ نے اسی طرح کیا تو اس وقت سے حضرت عائذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرا ہمیشہ تروتازہ اور نورانی رہا کرتا تھا۔

حوالہ: (امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ، تذکرۃ عائذ بن سعید، ج۳، ص۴۹۳)

(6)

"مسح النبيّ صلّى اللّٰه عليه وآله وسلم وجه قتادة بن ملحان ثم كبر فبلى منه كلّ شيء غير وجهه"

رسول اللہ ﷺ نے حضرت قتادۃ بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا جب وہ عمر رسیدہ ہوگئے تو ان کے تمام جسم پر بڑھاپے کے آثار نمایاں تھا لیکن چہرہ بالکل تروتازہ تھا۔

حوالہ: (امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ، تذکرۃ قتادۃ بن ملحان، ج۵، ۱۷۰)

(7)

"قال قيس: فأجلسني النبيّ صلّى اللّٰه عليه وآله وسلم بين يديه ومسح على رأسي ودعا لي وقال: بارک اللّٰه فيک يا قيس. ثم قال: أنت أبو الطّفيل"

فھلک قیس وھو ابن مائة سنة ورأسه أبیض وأثر ید رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه وآله وسلم فیه أسود.''

حضرت قیس بن زید بن حباب جذامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت ڈالے تم ابوطفیل ہو حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سو برس کی عمر میں وفات پائی ان کے سر کے بال مبارک سفید ہو گے تھے مگر جس جگہ حضور ﷺ نے ہاتھ مبارک رکھا تھا اُس جگہ کے بال سیاہ ہی تھے۔

حوالہ: (امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی۸۵۲ھ، الاصابه فی معرفة الصحابه، تذکرة قیس بن زید الجذامی، ج۵، ص۳۵۷)

(8)

''وفد عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أقرع فمسح عَلَی رأسه فنبت شعره''

حضرت ہلب طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اقرع (گنجے) تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اس وقت بال اُگ آئے (اسی وجہ سے ان کو ہلب (زیادہ بالوں والا) کہا جاتا تھا۔

حوالہ: (یوسف بن عبد اللہ النمری القرطبی، متوفی۴۶۳ھ، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، تذکرہ ھلب طائی، ج۴، ص۱۵۴۹)

(9)

''روت عَنهُ ابنته عمرة أنَّهُ قَالَ: مسح رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رأسي وكساني بردين وأعطاني سيفا قالت: فما شاب رأس أبي حَتّٰى لقى الله عَزَّ وَجَلَّ“

حضرت یسار بن ازیہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی بیٹی عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے دو چادریں پہنا دیں اور ایک تلوار بھی عطاء فرمائی۔ حضرت یسار کی صاحبزادی حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میرے باپ کے سر میں سفید بال نہ آئے یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگی۔

حوالہ: (امام ابن اثیر، متوفی ۶۳۰ھ، أسد الغابہ، تذکرہ یسار بن ازیہر الجهنی، ج۵، ص۴۷۷)

(10)

”قال أبو عمر: كان سهل قد خرج بابنته عميرة وبصاعين من تمر فقال: يا رسول الله إن لي إليك حاجة. قال: وما هي قال: تدعو الله لي ولا بنتي. وتمسح رأسها فإنه ليس لي ولد غيرها قالت: عميرة: فوضع كفه عليّ فأقسم بالله لكان برد كفّ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على كبدي بعد.“

ابو عمر فرماتے ہیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو صاع کھجوریں بطور زکوٰۃ اور اپنی بیٹی عمیرہ کو لے کر رسول ﷺ کی خدمت با برکت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ ﷺ سے کام ہے فرمایا کیا کام ہے؟ عرض کیا کہ آپ ﷺ میرے حق اور میری

بیٹی کے حق میں دعا فرمائیں، اور اس بیٹی کے سر پر اپنا ہاتھ پھیر دیں میری اس کے علاوہ اور کوئی اولاد نہیں حضرت عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتی ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک کی ٹھنڈک اس کے بعد بھی میرے کلیجے (سینے) میں رہی۔

حوالہ: (امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ، تذکرۃ عمیرہ بنت سہل بن رافع، ج۸، ص ۲۵۰)

(11)

”عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: كُنتُ فِي غَنَمٍ لِآلِ أَبِي مُعَيطٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبُو بَكرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ، عِندَكَ لَبَنٌ، فَقُلتُ: نَعَم، وَلٰكِنِّي مُؤتَمَنٌ قَالَ: فَهَل عِندَكَ شَاةٌ لَم يَنزُ عَلَيهَا الفَحلُ، قُلتُ: نَعَم، فَأَتَيتُهُ بِشَاةٍ شَطُورٍ، فَمَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ الضَّرعِ، وَمَا لَهَا ضَرعٌ، فَإِذَا ضَرعٌ حَافِلٌ مَملُوءٌ لَبَنًا، فَأَتَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِصَخرَةٍ مَنقُورَةٍ، فَحَلَبَ، ثُمَّ سَقَى أَبَا بَكرٍ وَسَقَانِي، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرعِ اقلُص فَرَجَعَ كَمَا كَانَ، فَأَنَا رَأَيتُ هٰذَا مِن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقُلتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَلِّمنِي فَمَسَحَ رَأسِي، وَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ، فَإِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ فَأَسلَمتُ“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا ایک روز رسول ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے لڑکے کیا تیرے پاس دودھ ہے؟؟

میں نے کہا کہ ہاں لیکن میں امین ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس پر نر نہ کودا ہو؟؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں پس میں نے ایک بکری پیش کی جس کے تھن نہ تھے آپ ﷺ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ مبارک مارا اچانک دودھ سے بھرا ہوا ایک تھن ظاہر ہوا آپ ﷺ نے دودھ دوہا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مجھ کو پلایا۔

پھر تھن کو ارشاد فرمایا کہ سکڑ جا تو وہ ایسا ہی ہو گیا جیسا پہلے تھا یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے تعلیم دیں آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا برکت دے کر فرمایا کہ تو تعلیم یافتہ لڑکا ہے پس میں اسلام لے آیا۔

حوالہ: (امام ابو القاسم سلمان بن ایوب، الطبرانی، المعجم الصغیر الطبرانی، باب من اسمہ عمر، ج۱، ص ۳۱۰، حدیث ۵۱۳)

حدیث نمبر 33:

کمالِ حُسنِ حضور ﷺ:

”عَن عَلیّ قَالَ کَانَ رَسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ عَلَیہِ وَسلم ابیض اللّون مشربا حمرۃ أدعج العَینَینِ دَقِیق المسربۃ دَقِیق العرنین سھل الخدین کث اللّحیَۃ ذا وفرۃ کَأَنّ عُنُقہ إبرِیق

فضة له شعر يجرى من لبته إلى سرته كالقضيب ليس في بطنه ولا صدره شعر غيره كأن عرقه في وجهه اللؤلؤ ولريح عرقه أطيب من المسك الأذفر"

حوالہ: (الخصائص الکبریٰ ج ۱، باب ذکر المعجزات والخصائص فی خلقه ﷺ، ص ۱۲۸، رحمانیہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ سرخی مائل سفید، پتلیاں سیاہ، سینہ سے ناف تک بالوں کا یک خط، ناک بلند، رخسار دراز اور بلند، داڑھی گھنی، اور بال کان کی لو تک تھے۔ گردن مبارک گویا چاندی کی صراحی تھی۔ پیشانی پر پسینہ موتیوں مانند چمکتا اور پسینہ کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ اور لطیف تھی۔

شرح:

اس حدیث مبارک میں حضور ﷺ کے تقریباً اکثر اعضاء کا ذکر ہوا ہم اس جگہ نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارکہ اور اعضاء مبارکہ کا اجمالاً تذکرہ کرتے ہیں۔

سرِ اقدس:

(1) "عن الحسن بن علی عن خاله هند بن ابی هالة قال: كان رسول الله ﷺ عظيم الهامة"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الاول فی صفة رأسه، ص ۳۹۱، دار الکتب العلمیہ 2012ء)

☆ إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع، أحمد بن علي بن عبد القادر أبو العباس الحسيني العبيدي تقي الدين المقريزي المتوفى ۸۴۵ھ، باب اما وجهه الكريم، ج ۲،

ص۱۵۲)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا سرِ ناز عظیم تھا۔

(2) "عن نافع بن جبیر قال: وصف لنا علی بن ابی طالب النبی ﷺ فقال كان عظيم الهامة"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوالِ المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الاوّل فی صفة رأسه، ص ۳۹۱، دار الكتب العلميه 2012ء)

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے جسم مبارک کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کا سرِ ناز عظیم تھا۔ یعنی مقدار اور حجم میں جیسے کہ کیف میں اور معنوی عظمت میں۔

حضرت شاہ عبدالحق محدثِ دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

سر کا عظیم ہونا قوتِ دماغ اور نورِ عقل اور جودتِ فکر کی علامت ہوتا ہے اور یہاں صرف یہ ہے کہ سر اقدس چھوٹا نہیں تھا نہ یہ کہ مقدار میں اعتدال نہ تھا" العیاذ باللہ" بلکہ تمام اعضاء مبارکہ میں کمال درجہ کا اعتدال اور انتہا کا موازنہ تھا (اور حضور ﷺ کے تمام اعضاء میں یہی قاعدہ کلیہ ہے کہ تمام اعضاء اعتدال میں تھے)

حوالہ: (شاہ عبد الحق محدثِ دهلوی، مدارج النبوة، ج۱، سر مبارك كا بيان)

جبینِ مقدس:

"عن الحسن بن علی عن خاله هند قال كان رسول الله واسع الجبين"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ،ابواب صفات جسدہ، الباب الثانی فی صفة جبینه، ص۳۹۱، دار الکتب العلمیہ2012ء)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی جبین مبارکہ کشادہ تھی۔

ابرو مبارک اور بھویں:

"عن الحسن بن علی بن ابی طالب عن خاله هند بن ابی هالةقال: کان رسول الله ﷺازج الحواجب سوابغ فی غیر قرن بینها عرق یدره الغضب"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ،ابواب صفات جسدہ، الباب الثالث فی صفة حاجبیه، ص۳۹۲، دار الکتب العلمیہ2012ء)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ابرو مبارک مقدار میں طویل تھے اور ان پر بال مناسب مقدار میں تھے نہ بہت زیادہ تھے اور نہ بالکل کم تھے اور باہم ملے ہوئے نہیں تھے اتنے قریب تھے کہ دور سے باہم ملے ہوئے معلوم ہوتے تھے دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ مبارک تھی جو حالتِ رعب اور جلال میں حرکت میں آجاتی تھی اور خون میں جوش پیدا ہونے سے اس میں لرزہ سا معلوم ہوتا تھا۔

نبی اکرم ﷺ کی چشمان مبارک:

نبی اکرم ﷺ کی مبارک آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جواب بھی ساری کائنات کا مشاہدہ فرمارہیں ہیں۔اوران کے مزید فضائل پیش کیے جاتے ہیں۔

(1)اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی آنکھوں کاذکر یوں فرماتا ہے۔

”مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی“(النجم۵۳:۱۷)

آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔

(2)”عن الحسن بن علی عن خالہ ھند بن ابی ھالۃ قال:کان رسول اللہ ﷺ ادجع العینین ازج الحواجب سوابغ من غیر قرن اھدب الاشفار“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ،ابواب صفات جسدہ، الباب الرابع فی صفۃ عینہ و اھدابہ، ص۳۹۲، دار الکتب العلمیہ2012)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی مقدس آنکھوں کی پتلی بہت سیاہ بھویں مبارک طویل اور باریک اور بالوں والی اورمکمل طور پرملی ہوئی نہ تھیں اورپلکیں مبارک درازتھیں۔

(3)”عن جابر بن سمرۃ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشکل العینین“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ،ابواب صفات جسدہ، الباب الرابع فی صفۃ عینہ و اھدابہ، ص۳۹۲، دار الکتب العلمیہ2012، مسلم شریف، کتاب الفضائل، باب نمبر ۲۷)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سفید سرخی مائل تھیں، یعنی سفید میں سرخ باریک دھاریاں تھیں۔

(4)"عن جابر بن سمرة قال: كنت اذا نظرت الى رسول الله ﷺ قلت اكحل و ليس باكحل"

حوالہ: (جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب فی صفة النبی ﷺ، حدیث نمبر ۳٦٤٥"

☆امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الرابع فی صفة عينه و اهدابه، ص۳۹۲، دار الكتب العلميه 2012ء)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں جب بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھتا تو دل میں کہتا کہ آپ ﷺ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے، (حالانکہ وہ قدرتی سرمہ کی دھاریاں تھیں) نہ کہ سرمہ لگانے کی وجہ سے تھیں۔

(5)" عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُم وَلَا خُشُوعُكُم وَإِنِّي لَأَرَاكُم وَرَاءَ ظَهْرِي"

حوالہ: (بخاری شریف، کتاب الاذان، باب الخشوع فی الصلاة، ج۱، ص۱٤۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔تم میرا منہ قبلہ کی طرف دیکھتے ہو؟ اللہ کی قسم مجھ پر نہ تمہارا رکوع اور نہ تمہارا خشوع (دل کی ایک حالت جو دیکھنے سے بھی نظر نہیں آتی) پوشیدہ ہے اور بے شک میں تم کو اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کیا خوب فرماتے ہیں۔

اے فروغت صبح آثار و دہور
چشم تو بینندہ ما فی الصدور

(6)" عَن أَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّی لَأَنظُرُ إِلَی مَا وَرَائِی كَمَا أَنظُرُ إِلَی مَا بَینَ یَدَیَّ"

حوالہ: (دلائل النبوۃ، ابو نعیم، فصل الثالث والعشرون ذکر تحرك الجبل حراء، رؤیته ﷺ من ظهره، ج۱، ص۴۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ بے شک میں اپنے پیچھے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ میں اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

(7)" وعن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال: كان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یری باللیل فی الظلمة كما یری فی النهار فی الضوء"

حوالہ: (زرقانی علی المواهب، المقصد الثالث فی ما فضله اللّٰه به، الفصل فی كمال خلقته و جمال صورته ﷺ، ج۵، ص۲۶۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ رات کے اندھیرے میں بھی ایسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ دن کی روشنی میں۔

(8) ان احادیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ زرقانی فرماتے ہیں۔

"فالمعنی: إن رؤیته فی النهار الصافی واللیل المظلم متساویة؛ لأن اللّٰه تعالیٰ لما رزقه الاطّلاع بالباطن

والإحاطة بإدراک مدرکات القلوب جعل له مثل ذلک في مدرکات العيون ومن ثَمَّ کان يری المحسوس من وراء ظهره کما يراه من أمامه“

حوالہ: (زرقانی علی المواہب، المقصد الثالث فی ما فضلہ اللہ بہ، الفصل فی کمال خلقتہ و جمال صورتہ ﷺ، ج٥، ص٢٦٣،)

پس معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کا روشن دن اور اندھیری رات میں دیکھنا برابر ہے اس لیے جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو باطن کی اطلاع اور دل کی باتوں کا پورا پورا ادراک عطاء فرمادیا تو ایسا ہی آپ ﷺ کی آنکھوں کو بھی (ظاہری باطنی) ادراک عطاء فرمادیا چنانچہ آپ ﷺ اپنی پیٹھ کے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتے جس طرح آگے دیکھتے تھے۔

(9)” عَن ثَوبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِي الْأَرضَ فَرَأَيتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا“

حوالہ: (مسلم شریف، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ، باب ھلاک ھذہ الامۃ بعضھم ببعض، ج٤، ص مسلسل ٢٢١٥،)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا ہے یہاں تک کہ میں نے (ساری) دنیا اور اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا لیا۔

(10)“عن ابن عمر قال: قال رسول الله عليه الصلاة والسلام: إن الله قد رفع لي الدنيا فأنا أنظر إليها وإلى ما هو كائن فيها إلى يوم القيامة كأنما أنظر إلى كفي هذه“

حوالہ: (زرقانی علی المواہب، تابع المقصد الثامن فی طبہ، الفصل الثالث فی انبائہ ﷺ

بلانباء المغیبات، ج ۱۰، ص۱۲۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ نے میرے لیے دنیا کے حجابات اُٹھا دیئے ہیں تو میں دنیا اور جو کچھ بھی اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے کہ اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔

(11) "وَإِنَّ مَوعِدَكُمُ الحَوضُ وَإِنِّي لَأَنظُرُ إِلَيهِ مِن مَقَامِي هَذَا"

حوالہ: (بخاری شریف، کتاب المغازی، باب غزوہ اُحد، ج ٤، ص ٩٥، حدیث نمبر: ٤٠٤٢)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میری اور) تمہاری ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں اس (حوضِ کوثر) کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

روشن رخسار:

(1) "عن الحسن بن علی عن خالہ ہند بن ابی ہالة قال: کان رسول اللہ ﷺ سهل الخدّين"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسدہ، الباب الخامس فی صفة خدیہ، ص۳۹۳، دار الکتب العلمیہ 2012ء)

☆اتحاف سعادة المتقین فی شرح احیاء العلوم الدین، ۱۵۵/۷)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ماموں حضرت ہند

بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے رخسار مبارک ڈھلواں تھے اور زیادہ اُبھرے ہوئے نہیں تھے (اور نہ جبڑوں سے چپکے ہوئے تھے بلکہ پُر گوشت تھے اور چہرہ مبارک کو چودھویں کے چاند کی مانند گول بنایا گیا تھا۔)

بینیٔ پُر نور:

(1)

"عن ھند بن ابی ھالۃقال: کان رسول اللّٰہ اقنی العرقین لہ نور یعلوہ یحسبہ من لم یتأملہ اشم"

تخریج: (امام عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسدہ، الباب السادس فی صفۃ انفیہ، ص ۳۹٤، دار الکتب العلمیہ 2012ء)

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بینی مبارک (ناک مبارک) درمیان سے ذرا خمیدہ تھی اور بلند تھی اس پر نور نمایاں نظر آتا تھا جو شخص غور سے نہ دیکھتا تو اس کو گمان گزرتا کہ ناک مبارک زیادہ بلند ہے حالانکہ بلندی فی الواقع نہیں تھی بلکہ کمال کی موزونیت تھی اور اعلیٰ درجہ کا تناسب تھا محض جلوۂ نور کی وجہ سے بادی النظر کو بلندی محسوس ہوتی تھی۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا:

بینیٔ پُر نور پر رخشاں ہے بکہ نور کا
ہے لواء الحمد پر اڑتا پھریرا نور کا

دہن مبارک:

نبی اکرم ﷺ کے دہن اور لعاب دہن کے فضائل ہم ماقبل میں ذکر چکے ہیں۔

کمالِ حسنِ حضور ﷺ:

"سُئِلَ الْبَرَاءُ اَکَانَ وَجْهُ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَ السَّیْفِ ؟ قَالَ لَا بَلْ مِثْلُ الْقَمَرِ"

حوالہ: (محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵٦ ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج۱ ص۶۲۸)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ کا چہرا تلوار کی طرح (چمکتا) تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح (چمکتا) تھا۔

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا

حضرت ابو سحاق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو فرماتے سُنا۔

"کَانَ رَسُوْلُ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهاً وَاَحْسَنَهُمْ خُلْقاً"

حوالہ: (محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵٦ ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج۱ ص۶۲۸)

حضور ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے۔

میٹھی باتیں تری دینِ عجم ایمان عرب
نمکیں حسن ترا جان عجم شان عرب

اور مسلم شریف میں ہے کہ

حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

"مَا رَأَیْتُ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ ﷺ"

حوالہ: (مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ ھ۔امام۔ صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب صفة شعره الصفاته والحلیته ج۲ ص ۲۶۴)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضور ﷺ سے زیادہ حسین نہ دیکھا۔

اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو کمال کر دیا کہ۔

وَ اَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِی
وَ اَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

حوالہ:(دیوانِ حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ص56

یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی نہ دیکھا (اور نہ آئندہ دیکھے گی) اور آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے نہ جنا (اور نہ ہی جنے گی) آپ ﷺ کو ہر (چھوٹے، بڑے) عیب سے پاک پیدا کیا گیا ہے، گویا آپ ﷺ کی تخلیق آپ ﷺ کی مرضی اور چاہت کے عین مطابق کی گئی ہے۔

اور میرے امام الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے یوں ترجمانی کی کہ

لَمْ یَأْتِ نَظِیْرُكَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

حضرت شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا۔

صَبِیْحٌ مَلِیْحٌ اَدْعَجَ الْعَیْنِ اَشْکَلُ
فَصِیْحٌ لَهُ الْاِعْجَامُ لَیْسَ بِشَائِبِ

آپ ﷺ کا رخ انور روشن ہے حسن دل لبھانے والا ہے چشم مازاغ کی سیاہی بہت شدید ہے اور اس کے سفید حصہ میں سرخ ڈوروں کی آمیزش نے آنکھوں کو از حد پرکشش بنا دیا ہے آپ ﷺ کے کلام میں ایسی فصاحت و بلاغت ہے کہ اس میں عجمیت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔

حوالہ: (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، قصیدہ اطیب النعم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص۵۲)

ریش مبارکہ:

"عن عمر بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله ﷺ کان یاخذ من لحیته من طولها عرضها بالسویة"

حوالہ: (امام ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ۱۰/۳۵۰،

☆، امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسدہ، الباب العاشر فی ذکر اللحیۃ الکریمۃ، ص ۲۹۷، دار الکتب العلمیہ 2012ء)

حضرت عمر بن شعیب علیہ الرحمۃ نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی مبارک کو لمبائی اور چورائی میں کاٹتے اور طول وعرض میں میں برابر رکھتے تھے۔

بعض روایات میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک طبعاً چار انگشت کی مقدار پر رک گی تھی اور اس سے زیادہ نہ ہوتی تھی لیکن امام ابن جوزی نے جو روایت نقل کی ہے یہ ترمذی شریف کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اس کو کاٹتے تھے اور صحیح روایت بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ داڑھی مبارکہ کے لبائی چورائی میں کاٹ کر طول وعرض برابر کرتے تھے۔مشہور مذہب احناف یہ ہے کہ چار انگشت کی مقدار واجب ہے اور علماء ومشائخ کو اس سے طویل رکھنا مستحب ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبضہ یعنی مشت بھر سے زیادہ کاٹ دیتے تھے۔

حوالہ: (حاشیہ علی الوفاء باحوال المصطفی، علامہ مفتی محمد اشرف سیالوی علیہ الرحمۃ، الوفاء مترجم، ص۴۴۸، فرید بکسٹال لاہور)

گردن مبارکہ:

(1)"عن ام معبد انها وصفت رسول الله ﷺ فقالت: في عنقه سطع"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الثانی عشر فی ذکر صفة عنقه، ص۴۰۰، دار الکتب العلميه2012ء)

حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کی گردن مبارک بلند تھی یعنی اس میں قدرے درازی تھی جو کہ موجب سرفرازی تھی۔

(2)"عن عثمان بن عبد المالک قال: حدثني خالي، وكان من اصحاب علي يوم صفين، عن علي قال: كان رسول الله ﷺ كأن عنقه ابريقُ فضة"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسدہ، الباب الثانی عشر فی ذکر صفة عنقه، ص ۴۰۰، دار الکتب العلمیه2012ء)

عثمان بن عبد المالک روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے ماموں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت بیان کی اور وہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، کہ رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک صفائی اور سفیدی کے لحاظ سے چاندی کے کوزہ کی مانند تھی۔

رنگت مبارکہ:

ہم یہاں پر حضور ﷺ کی رنگت کے متعلق چند احادیث نقل کرتے ہیں۔

(1)"عن انس بن مالک قال: کان رسول اللہ ﷺ ازھر اللون لیس بالادیم ولا بالابیض الامھق"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسدہ، الباب الثامن والعشرون فی صفة لونه ﷺ، ص ۴۰۹، دار الکتب العلمیه2012ء)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی رنگت مبارکہ میں بہت ہی آب وتاب اور چمک دمک تھی آپ ﷺ کی رنگت نہ بالکل گندم گوں تھی اور نہ بالکل سفید تھی۔

(2)"عن ابی ھریرۃ قال: کان رسول اللہ ﷺ ابیض کانما صیغ من فضة"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی۵۹۸ھ، الوفا باحوال

المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الثامن والعشرون فی صفة لونه ﷺ، ص۴۰۹، دار الکتب العلمیه 2012ء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا رنگ مبارک سفید تھا اور یوں لگتا تھا کہ آپ ﷺ چاندی سے بنائے گئے ہیں۔

(3) "عن علی قال: کان رسول اللہ ﷺ ابیض مشرباً"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی۵۹۸ھ، الوفا باحوالِ المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الثامن والعشرون فی صفة لونه ﷺ، ص۴۰۹، دار الکتب العلمیه 2012ء)

☆ابن سعد، الطبقات ۱/۲/۱۲۶،۔

☆ابن کثیر، البدایة النهایة، ۶/۲۱،۔)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرّم اللہ وجہہ الکریم سے مروی کہ آپ ﷺ کا رنگ مبارک سفید تھا جس میں سرخی جھلکتی تھی (جیسے چاندی پر سونے کا پانی چڑھایا گیا ہو) یعنی بظاہر سرخی مائل تھا مگر غور سے دیکھنے والے کو اندر سے انوار پھوٹتے نظر آتے تھے۔)

(4) "عن انس قال: کان لون رسول اللہ ﷺ اسمر"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی۵۹۸ھ، الوفا باحوالِ المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الثامن والعشرون فی صفة لونه ﷺ، ص۴۱۰، دار الکتب العلمبه 2012ء)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رنگت کے اعتبار سے (بھی) سب لوگوں میں سے زیادہ حسین (جاذبِ نظر اور دلکش) تھے۔

نبی اکرم ﷺ کا سینہ اور بطنِ اقدس:

حضور ﷺ کا سینہ اور بطن دونوں ہموار و برابر تھے سینہ اقدس کسی قدر بھرا ہوا اور چوڑا تھا سینہ اقدس کے درمیان بالوں ایک باریک خط تھا جو ناف تک تھا اور سینہ اقدس کے اوپر دونوں طرف بال نہ تھے۔

اور آپ ﷺ کے اس سینے مبارک میں وہ قلب اطہر ہے جس میں اسرارِ الٰہیہ اور معارف ربانیہ رکھے گے کیوں آپ بوجود صورت نوری سب سے پہلے پیدا کیے گئے صدرِ معنوی کی شرح اور قلب اقدس کی وسعت کا بیان طاقتِ بشری سے خارج ہے۔

چار بار فرشتوں نے آپ ﷺ کے صدر مبارک کو شق کیا اور قلب شریف کو نکال کر دھویا۔ اور اس کو ایمان اور حکمت سے بھر دیا اسی بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے قرآن پاک میں یوں ارشاد فرماتا ہے "الم نشرح لک صدرک" (الانشرح:۱) (کیا ہم نے آپ ﷺ کا سینہ نہیں کھول دیا) یہی وجہ ہے کہ جو اسرار آپ ﷺ کے قلب شریف کو عطا ہوئے وہ کسی اور مخلوق کو عطا نہیں ہوئے اور نہ کسی اور کا قلب اس کا متحمل ہو سکتا تھا۔ حضور ﷺ اپنے قلب مبارک کے متعلق یوں فرماتے ہیں کہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

حوالہ: (خصائص کبری بحوالہ ابن سعد و طبرانی، جز اوّل، ص ۷۳)

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود\
شرح صدر صدرات پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں\
غنچہء راز وحدت پہ لاکھوں سلام

اور حضور ﷺ کے بطن مبارک کے متعلق امام ابن جوزی یوں بیان کرتے ہیں۔

(1)"عن ام معبد انها وصفت رسول اللہ ﷺ فقالت: لم تعبه ثجلة"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسدہ، الباب السادس عشر فی صفة بطنه ﷺ، ص ۴۰۱، دار الکتب العلمیہ 2012ء)

حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں پیٹ کی بڑائی اور آگے کی طرف بڑھنے نے عیب دار نہیں کیا

(2)"عن ام هانی قالت: ما رأیت بطن رسول اللہ ﷺ الا ذکرت القراطیس المثنی بعضها علی بعض"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسدہ، الباب السادس عشر فی صفة بطنه ﷺ، ص ۴۰۲، دار الکتب العلمیہ 2012ء)

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میری نظر جب بھی نبی اکرم ﷺ کے پیٹ پر پڑی تو مجھے تہ بہ تہ رکھے ہوئے اوراق یاد آئے۔

(3)"عن مخرش الکعبی قال: اعتمر رسول اللہ ﷺ من الجعرانة لیلاً فنظرت الی ظهره کأنه سبیکة فضة"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسدہ، الباب السادس عشر فی صفة بطنه ﷺ، ص ۴۰۲، دار الکتب العلمیہ 2012ء)

"مخرش کعبی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جعرانہ سے رات کے

وقت عمرہ فرمایا (اور احرام باندھا) تو میں آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک کو دیکھا گویا کہ وہ چاندی (پگھلا کر) ڈھالی گئی ہے"

جب پستِ اقدس کی سفیدی اور دلربائی کا یہ عالم ہے تو آپ ﷺ کے پیٹ مبارک کی کیفیت بھی یہی ہوگی۔

اور نبی اکرم ﷺ باوجود کل کائنات کے مالک ہونے کے بہت زیادہ قناعت فرمانے والے تھے غزوہ خندق میں آپ ﷺ نے اپنے نرم وملائم بطنِ اقدس پر پتھر باندھ کر قناعت کی اعلیٰ ترین مثالِ بے مثیل بیان فرمائی۔

کل جہان ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جو کہ عزم شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

حدیث نمبر 34:

حضور ﷺ کے پسینے کی مہک مبارکہ:

"قال علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ: کان عرق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی وجہ اللؤلؤ ولریح عرق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أطیب من ریح المسک الأذفر."

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الهدی والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص۸۶، مکتبه نعمانیه پشاور)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا پسینہ آپ ﷺ کے چہرے پر موتیوں کی مثل ہوتا اور رسول اللہ ﷺ کے پسینے

کی خوشبو تو اذفر مشک سے بھی اعلیٰ وعمدہ تھی۔

حدیث نمبر 35:

"عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل إلی النبی صلی الله علیه وسلم فقال: یا رسول الله صلی الله علیه وسلم إنی زوجت ابنتی وأحب أن تعیننی بشیء فقال: ما عندی شیء ولکن ایتنی بقارورة واسعة الرأس وعود شجرة. فأتاه بهما فجعل النبی صلی الله علیه وسلم یسلت له فیها من عرقه حتی امتلأت القارورة فقال خذها وأمر ابنتک أن تغمس هذا العود فی القارورة وتطیب به. فکانت إذا تطیبت به یشم أهل المدینة رائحة ذلک الطیب

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الهدی والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفة جسده الشریف صلی اللہ علیہ وسلم ج ۲، الباب التاسع عشر، ص۸۶، مکتبه نعمانیه پشاور)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی بیٹی کی شادی کررہا ہوں آپ میری مدد فرمایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے لیکن تم کھلے منہ والی شیشی اور درخت کی ایک ٹہنی لے کر آؤ وہ دونوں چیزیں لے کر آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کلائیوں سے پسینہ پونچھ کر شیشی میں بھر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بیٹی کو دو اور کہو کہ اس ٹہنی کو شیشی میں ڈبو کر خوشبو لگائے۔ چنانچہ جب اس کی بیٹی

اس خوشبو کو لگاتی تو اس سے سارا شہر مہک اُٹھتا۔

حدیث نمبر 36:

"قال عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه: کأن ریح عرق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ریح المسک بأبی وأمی لم أر قبله ولا بعده مثله."

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الھدی والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۵، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پسینے خوشبو مشک سے اعلیٰ تھی میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور بعد میں آپ جیسا نہیں دیکھا۔

حدیث نمبر 37:

"عَن أَنَسِ بنِ مَالِکٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَینَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ عِندَنَا فَعَرِقَ وَجَائَت أُمِّی بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَت تَسلِتُ العَرَقَ فِیهَا فَاستَیقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا أُمَّ سُلَیمٍ مَا هَذَا الَّذِی تَصنَعِینَ قَالَت: هَذَا عَرَقُکَ نَجعَلُهُ فِی طِیبِنَا وَهُوَ مِن أَطیَبِ الطِّیبِ"

حوالہ: (مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ امام۔ صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب طیب عرقه والتبرک به ﷺ ج ۲ ص ۲۶۳،

☆امام یوسف بن اسماعیل النبھانی، متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الثانی عشر، ص ۴۸۸، قدیمی کتب خانہ،

☆الخصائص الکبریٰ ج ۱، باب الآیة فی عرقه الشریف ﷺ، ص ۱۱۴، رحمانیہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے پاس لائے اور آرام فرمانے لگے تو آپ ﷺ کو پسینہ آگیا میری والدہ (حضرت ام سلیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس پسینے کو ایک شیشی میں محفوظ کرنے لگیں تو حضور ﷺ بیدار ہو گئے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا ہے؟ عرض کی یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اس کو اپنی خوشبو میں ملائیں گے اور وہ ہماری سب سے بہترین خوشبو ہوگی۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ

"نرجو برکته لصبیاننا قال اصبت"

حوالہ: (مسلم بن حجاج القشیری م ۲۶۱ھ۔امام۔ صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب طیب عرقه والتبرك به ﷺ ج ۲ ص ۲۶۳،

☆، مسند امام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك رضی اللّٰه عنه، ج ۲۱، ص ۳۳"۷۳، حدیث نمبر: ۱۳۳۱۰، ۱۳۳۶۶")

ہم اسے اپنے بچوں کو برکت کے لیے لگائیں گے تو حضور ﷺ نے فرمایا تو برکت پہنچ گئی۔

حدیث نمبر 38:

" عَن أم سلیم قَالَت کَانَ رَسُول اللّٰه صلی اللّٰه عَلَیهِ وَسلم یقیل عِندِی علی نطع فَإِذا عرق أخذت سکا فعجنته بعرقه"

تخریج: (الخصائص الکبری ج ۱، باب فی عرقه الشریف، ص ۱۱۶ رحمانیه)

حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ قیلولہ فرماتے تھے تو میں آپ ﷺ کے لیے چمڑے کا بستر بچھاتی جب آپ ﷺ کو پسینہ آتا تو میں اس کو شیشی کر (چند خوشبوؤں

کے مرکب) میں ملا لیتی تھی۔

حدیث نمبر 39:

"عَن انس ان النَّبِی صلی اللّٰہ عَلَیہِ وَسلم کَانَ یَأتِی ام سلیم فیقیل عِندھَا فتبسط لَہُ نطعا فیقیل عَلَیہِ وَکَانَ کثیر العرق فَکَانَت تجمع عرقه فتجعله فِی الطّیب والقواریر فَقَالَ یَا أم سلیم مَا ھَذَا قَالَت عرقک أدوف بِہِ طیبی"

حوالہ: (الخصائص الکبری ج ۱، باب المعجزۃ فی بولہ وغائطہ ﷺ، ص ۱۲۱ رحمانیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس قیلولہ فرمانے کے لیے آتے تو اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کے لیے چمڑے کی چٹائی بچھاتی تو آپ ﷺ اس پر قیلولہ فرماتے حضور ﷺ کو پسینہ بہت آتا تھا اُم سلیم اس کو جمع کر لیتی ایک روز حضور ﷺ نے فرمایا اے اُم سلیم یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ میں آپ ﷺ کا پسنہ خوشبو کے لیے جمع کر رہی ہوں۔

شرح:

امام نووی علیہ الرحمۃ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یدخُلُ بَیتَ أُمِّ سُلَیمٍ فَینَامُ عَلَی فِرَاشِھَا قد سَبَقَ أَنَّھا کَانَت مَحرَمًا لَہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَفِیہِ الدُّخُولُ عَلَی المَحَارِمِ وَالنَّومُ عِندَھُنَّ وَفِی بُیُوتِھِنَّ وَجَوَازُ النَّومِ عَلَی الأُدُمِ وَھِیَ الأَنطَاعِ وَالجُلُودِ"

حوالہ: (شرح نووی علی مسلم: کتاب الفضائل، باب طیب عرقه والتبرك به ﷺ ج ۱۵ ص ۸۷)

نبی کریم ﷺ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر جاتے اور سو جاتے جیسا کہ ماقبل گزر چکا حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم ﷺ کی محرم تھیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ محارم کے گھر جانا اور چمڑے کی چٹائی پر سونا جائز ہے۔

اور علامہ احمد شہاب الدین اس حدیث کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حضرت اُم سلیم اور حضرت اُم حرام آپس میں بہنیں تھیں نبی کریم ﷺ ان دونوں کے ہاں آرام فرمایا ہے اس پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ اجنبی کے ہاں سونا جائز نہیں اور نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے علامہ خفاجی لکھتے ہیں کہ علامہ عبدالبر وغیرہ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ دونوں حضور ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں اس وجہ سے حضور ﷺ ان کے ہاں جا کر سوتے تھے۔

حوالہ: (شرح صحیح مسلم، علامہ غلام رسول سعیدی، جلد ۶، ۷۹۱، فرید بکسٹال لاہور)

''سبحان اللہ نبی اکرم ﷺ کے پسینے کا عالم دیکھیے کہ خوشبو جو کہ پہلے ہی بہترین ہوتی ہے لیکن جب اُس میں نبی اکرم ﷺ کا پسینہ ملایا جائے تو صحابہ کا فرمان ہے کہ وہ اور بھی عمدہ اور بہترین ہو جاتی ہے۔ اور اس کو ہم اس لیے جمع کر رہے ہیں تاکہ اس کے ساتھ ہم اپنے بچوں کے لیے برکت حاصل کریں معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کا پسینہ مبارک بھی متبرک ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس سے برکت حاصل کرتے رہے ہیں'' ابوالاحمد غفرلہ''

اظہارِ عشق کے انداز بھی نرالے ہوتے ہیں اور خوشبوئے وفا کے پیرائے بھی جدا

جدا ہوتے ہیں کبھی کوئی صحابی نبی اکرم ﷺ سے آپ ﷺ کے چادر مانگ لیتا ہے کہ میں اس کو اپنا کفن بناؤں گا اور کبھی کوئی حصولِ برکت کے لیے آپ ﷺ کا پسینہ شیشی میں جمع کر لیتا ہے، حضور ﷺ جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں قیلولہ (دن کے وقت سونا) فرماتے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا پسینہ اور بال مبارک ایک شیشی میں جمع کر لیتے تھے اور اپنی خوشبو میں (بطور اضافہ) ملا لیا کرتیں تھیں۔ اور یہ کام وہ کس لیے کرتیں تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبان سے سنیے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بات کو اپنے دل میں نقش کر لیجیے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

حدیث نمبر 40:

”عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أُمَّ سُلَيمٍ كَانَت تَبسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِندَهَا عَلَى ذٰلِكَ النِّطَعِ قَالَ: فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَخَذَت مِن عَرَقِهِ وَشَعرِهِ فَجَمَعَتهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتهُ فِي سُكٍّ قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسَ بنَ مَالِكٍ الوَفَاةُ أَوصَى إِلَيَّ أَن يُجعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِن ذٰلِكَ السُّكِّ قَالَ: فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ“

حوالہ جات: (بخاری شریف: کتاب الاستئذان، باب من زار قوما فقال عندهم، حدیث: ۵۹۲۵،

☆السنن المأثورة للشافعی، باب ما جاء فی صلاة الخوف، ج۱، ص۱۵٦، ح۷۰،

☆صحیح ابن خزیمة، باب، ذکر الدلیل علی ان عرق ......، ج۱، ص۱٤۲، ح۲۸۱،

☆شرح مشکل الآثار، ج٦، ص۳٦۰، ح۲۵۳۱،)

حضرت ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم ﷺ کے لیے چٹائی بچھاتی تھیں تو حضور ﷺ حضرت اُم سلیم کے ہاں اس چٹائی پر قیلولہ فرماتے تھے آپ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی ظاہری آنکھیں بند ہو جاتیں تو اُم سلیم آپ ﷺ کا پسینہ اور بال مبارک ایک شیشی میں جمع کرتیں پھر اس کو ایک خوشبو والی شیشی میں (بطورِ اضافہِ خوشبو) ڈال دیتی۔ جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقتِ اجل آیا تو آپ نے مجھے (حضرت ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو) وصیت فرمائی کہ اس شیشی سے میرے کفن کو خوشبو لگائی جائے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کفن کو اسی شیشی سے خوشبو لگائی گئی۔

شرح:

"سبحان اللہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور ﷺ کا پسینہ اور بال اتنے محبوب تھے کہ ان کو وہ زمین پر گرنے نہ دیتے تھے کوئی آپ ﷺ کے بالوں کے متعلق کہتا ہے کہ یہ مجھے دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے سب سے زیادہ محبوب ہیں تو کوئی بغرض فتح و برکت اُن کو اپنی ٹوپی میں رکھ لیتا ہے اور کوئی اُن کو دھو کر مریضوں کو پلاتا ہے تو وہ شفا پا جاتے ہیں، اور کوئی کہتا کہ ان کو میرے کفن میں رکھ دینا تا کہ میں یہ گوارہ نہیں کرتا کہ یہ بال مبارک مجھ سے جدا ہوں۔ سبحان اللہ"

اور یہی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کی مہک مبارکہ والی اکثر احادیث کے راوی ہیں ذرا ان کے باغ کی کھجوروں کی بھی فضیلت سنتے جائیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی تو آپ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کا باغ سال میں دو بار پھل دیتا اور اُس پھل سے بھی کستوری کے خوشبو آتی تھی۔

حوالہ: (کرامات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، علامہ عبد المصطفی اعظمی علیہ الرحمۃ، شبیر برادرز، لاہور، ص۱٤٥)

حدیث نمبر 41:

"انہ ﷺ سلت ای مسح باصبعه لمن استعان به علی تجهیز بنته من عرقه فی قارورة و قال مرها فلتطیب به فکانت اذا تطیبت به شم اهل المدینة ذالک الطیب فسموا بیت المتطیبین"

حوالہ: (علی بن سطان المعروف بملا علی القاری، متوفی ۱۰۱٤ھ، جمع الوسائل فی شرح الشمائل، باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ، ج۲، ص۲،

☆انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص۲۸٦)

ایک صحابی نے اپنی لڑکی کے جہیز کے لیے کچھ کپڑے تیار کیے اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں آپ ﷺ کا پسینہ طلب کرنے کے لیے آیا آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کی ایک انگلی کو اس مبارک پسینے سے تر کیا جو کہ ایک شیشی میں بند کیا ہوا تھا۔ پھر چند قطرے اس صحابی کو عطاء کیے اور فرمایا اپنی لڑکی کو کہہ دو کہ جب وہ جہیز کے کپڑے پہنے تو ان قطروں کو بطور خوشبو استعمال کرے۔ اس کے بعد جب کبھی وہ نیک بخت خاتون یہ خوشبو لگاتی تو اہل مدینہ اس کو سونگھتے اور اس کے گھر خواتین جمع ہو جاتیں اس کے بعد اس گھر کا نام ہی بیت المطیبین (خوشبو سونگھنے

والوں کا گھر) مشہور ہو گیا۔

حدیث نمبر 42:

خصائص کبریٰ میں اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

''عَن أبی هُرَيرَة قَالَ جَاءَ رجل إِلَی النَّبی صلی اللّٰه عَلَيهِ وَسلم فَقَالَ يَا رَسُول اللّٰه إِنّی زوجت ابنتی وَأحب أن تعيننی قَالَ مَا عِندِی شیء وَلَكِن إيتنی بقارورة وَاسِعَة الرَّأس وعود شَجَرَة فَأَتَاهُ بهما فجعل النَّبی صلی اللّٰه عَلَيهِ وَسلم يَسلت العرق من ذِرَاعَيهِ حَتَّی امتلأت القارورة قَالَ فَخذهَا وَمر ابنتک ان تغمس هَذَاالعود فِی القارورة وتطيب بِهِ فَكَانَت اذا تطيبت بِهِ يشم أهل المَدِينَة رَائِحَة ذَلِک الطّيب فسموا بَيت المطيبين''

حوالہ: الخصائص الکبری ج ۱، باب الآیة فی عرقه الشریف صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۱۵ (رحمانیه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی بیٹی کی شادی کر رہا ہوں آپ میری مدد فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تو کچھ موجود نہیں ہے لیکن تم کھلے منہ والی شیشی اور درخت کی ایک ٹہنی لے کر آؤ وہ دونوں چیزیں لے کر آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کلائیوں سے پسینہ پونچھ کر شیشی میں بھر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بیٹی کو دو اور کہو کہ اس ٹہنی کو شیشی میں ڈبو کر خوشبو لگائے۔ چنانچہ اس کی بیٹی نے ایسا ہی کیا تو اس خوشبو سے سارا شہر مہک اُٹھا تو شہر والوں نے اس لڑکی کے گھر کا

نام ہی ''بیت المطیبین'' (خوشبوؤں والا گھر) رکھ دیا۔

شرح:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ جہیز میں لوگوں کی مدد بھی کرتے تھے تاکہ وہ اپنی بیٹیوں کو رخصت کر سکیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے پاس اگر کچھ نہ ہوتا تو بھی آپ ﷺ کسی کو خالی ہاتھ نہ بھیجتے۔ اور مزے کی بات تو یہ کہ کسی کو جہیز میں اعلیٰ چیز ہی دی جاتی ہے تاکہ اُس لڑکی کے سسرال اُس کو طعنے نہ ماریں۔ اور حضور ﷺ نے اپنا پسینہ مبارک عطاء فرما کر بتا دیا کہ یہ پسینہ کوئی عام پسینہ نہیں۔ بلکہ یہ وہ پسینہ ہے جس کو حاصل کرنے کے لیے عاشق اپنی جان کی بازی سے بھی گریز نہیں کرتا۔

شاید کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری بات:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جہیز ایک لعنت ہے یہ کہنا بالکل ٹھیک نہیں کیونکہ حضور ﷺ نے بھی اپنی بیٹیوں کو جہیز دیا ہے تو کیا رسول اللہ ﷺ ملعون چیز کو دیتے ہیں۔ یہ نہ تو حضور ﷺ کی شان کے لائق ہے اور نہ ہی آپ ﷺ کی صاحبزادیوں کی شان کے لائق ہے۔ لہٰذا جہیز کو لعنت نہ کہنا چاہیے۔

ہاں ایک بات کا ضرور خیال رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنا آپ کو عطا کیا ہے اس کے اندر رہ کر اپنی بیٹیوں کو جہیز دیں یہ نہ ہو کہ ایک بیٹی کو بہت زیادہ دے دیں اور دوسری کی باری آپ کے پاس دینے کو کچھ نہ ہو۔ یا یہ کہ آپ اتنا دے دیں کہ ساری عمر اُس کا قرض ہی ادا کرتے رہیں۔ الغرض چادر دیکھ کر پاؤں پھلایئے، اور جہیز مانگنے والوں کو بھی شرم کرنی چاہیے کہ جس نے اپنے دل کا ٹکڑا دے دیا اس سے جہیز کا مطالبہ

کرنا اچھا لگتا ہے؟؟؟ اور یہ بھی کہ ہم جس کو جہیز کے لیے تنگ کر رہے ہیں وہ بھی تو ہمارا مسلمان بھائی ہے۔ جس طرح ہم مزدوری کرتے ہیں وہ بھی اپنی پیٹھ پر مٹی اُٹھا کر کماتا ہے۔ تو براہ کرم آپ کو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا واسطہ اپنے مسلمان بھائیوں کا ہر طرح خیال رکھا کریں۔

جہیز دینے والے والدین سے بھی یہ گذارش ہے کہ آپ اپنی بچیوں کو بے حیائی کے لیے ٹی وی یا ایل سی ڈی نہ دیں بلکہ اس کی جگہ انکی تربیت کے لیے ایک قرآن مجید اور اسلامی کتابیں دیں تاکہ یہ آپ اور آپ کی اولاد کے لیے ذریعہ نجات بنے۔

آج ہم کہتے ہیں کہ ہماری بیٹی، بیٹے کو گرمی لگتی ہے چلو، اے سی دے دیتے ہیں یا لگوا دیتے ہیں ایمان سے بتایئے کبھی آپ نے قبر اور حشر کی گرمی کے بارے میں بھی سوچا؟؟؟

اگر ہم اپنی اولاد سے واقعی ہی محبت کرتے ہیں تو ان کو جہنم کا ایندھن کیوں بنا رہے ہیں؟؟؟

"شاید کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری بات"

حدیث نمبر 43:

"وقال أنس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ: کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أزھر اللون کأن عرقہ اللؤلؤ"

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الھدی والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفۃ جسدہ الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۷، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نورانی رنگ والے تھے اور آپ ﷺ کا پسینہ موتیوں جیسا تھا۔

اس حدیث کی شرح ماقبل گزر گئی ہے۔

حدیث نمبر 44:

”وقالت عائشة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا : کان عرق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی وجھہ مثل اللؤلؤ أطیب ریحا من المسک الأذفر وکأن کفہ کف عطار مسہا طیب أو لم یمسہا بہ یصافحہ المصافح فیظل یومہا یجد ریحہا ویضع یدہ علی رأس الصبی فیعرف من بین الصبیان من ریحہا علی رأسہ.“

حوالہ : (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی ، سبل الہدی والرشاد ، المتوفی ۹۵۴ھ ، جماع ابواب صفة جسدہ الشریف ﷺ ج ۲ ، الباب التاسع عشر ، ص ۸۵ ، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا پسینہ آپ ﷺ کے چہرے پر موتیوں کی مثل ہوتا جس سے اذفر مشک سے بھی عمدہ خوشبو آتی تھی۔ اور چاہے آپ ﷺ خوشبو استعمال کرتے یا نہ کرتے آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک عطّار کے ہاتھ کی طرح مہکتا رہتا، جو کوئی آپ ﷺ سے مصافحہ کرتا تو سارا دن آپ ﷺ کے دست مبارک کی خوشبو محسوس کرتا رہتا، اور جب کسی بچہ کے سر پر ہاتھ مبارک رکھ دیتے تو وہ بچہ اپنے سر کی مہک کی وجہ سے دوسرے بچوں سے جدا اور ممتاز ہو جاتا۔

حدیث نمبر 45:

”عَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا أَنَّہَا قَالَت : کَانَ عَرَقُ رَسُولِ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی وَجھِہِ مِثلَ اللُّؤلُؤ أطیَبَ مِنَ المِسکِ الأَذفَرِ وَکَانَ أَحسَنَ النَّاسِ وَجھًا، وَأَنوَرَھُم لَونًا لَم یَصِفہُ وَاصِفٌ إِلَّا شَبَّہَ وَجھَہُ بِالقَمَرِ لَیلَۃَ البَدرِ، یَقُولُ ھِندٌ: فِی أَعیُنِنَا أَحسَنُ مِنَ القَمَرِ"

حوالہ: (دلائل النبوۃ باب القول فیما اوتی یوسف علیہ السلام، ج ۱، ص ۶۰۷)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا پسینہ آپ ﷺ کے چہرے پر موتیوں کی طرح چمکتا جس سے مشک جیسی خوشبو آتی تھی اور آپ ﷺ لوگوں میں سے بہت خوبصورت اور نورانی رنگ والے تھے جب بھی کوئی تعریف کرنے والا آپ ﷺ کی تعریف کرتا تو آپ ﷺ کو چودھویں کے چاند کے ساتھ تشبیہ دیتا۔ حضرت ھند رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ (اگر ہم سے حضور ﷺ کے حسن کے بارے پوچھتے ہو) تو ہماری آنکھوں کو آپ ﷺ چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ حسین لگتے تھے۔ سبحان اللہ

حدیث نمبر 46:

خصائص کبریٰ میں اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

"عَن عَائِشَۃَ قَالَت کَانَ رَسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ عَلَیہِ وَسلم أحسن النَّاس وَجھا وأنورھم لونا لم یصفہ واصف قطّ إِلَّا شبہ وَجھہ بالقمر لَیلَۃَ البَدر وَکَانَ عرقہ فِی وَجھہ مثل اللُّؤلُؤ أطیب من المسک الأذفر"

حوالہ: (الخصائص الکبریٰ ج ۱، باب الآیۃ فی عرقہ الشریف ﷺ، ص ۱۱۵ (رحمانیہ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ حسین اور خوبصورت تھے آپ ﷺ کے رنگ مبارک میں نورانی کیفیت تھی اس لیے آپ ﷺ کی تعریف کرنے والا ہمیشہ آپ ﷺ چودھویں کے چاند کے ساتھ تشبیہ دیتا۔ آپ ﷺ کے چہرے کا پسینہ موتیوں کی طرح اور خوشبو میں مشک سے بھی عمدہ تھا۔

نوٹ: یہ احادیث ہی ایک دوسری کی شرح کر رہی ہیں باقی حضور ﷺ کے حسن جمال پر پہلے بھی بیان آچکا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے قدموں کی برکت سے راستوں کا مہکنا

حدیث نمبر 47:

حضور ﷺ جس راستے سے گزر جاتے وہ راستہ بھی مہک جاتا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ۔

"قال کان رسول اللہ ﷺ اذا مرّ فی الطریق من طرق المدینۃ وجد منہ رائحۃ المسک و قالوا مرّ رسول اللہ ﷺ فی ھذا الطریق."

حوالہ: (عبد مالک بن محمد ابراھیم النسابوری متوفی ۴۰۷ھ، شرف مصطفی، دار البشائر الاسلامیہ، مکہ مکرمہ، ۱۴۲۴ھ، ج۲، فصل ذکر الأیۃ فی عرقہ ﷺ، ص ۱۱۶،

☆امام یوسف بن اسماعیل النبھانی، متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الثانی عشر، ص۴۸۸، قدیمی کتب خانہ،

☆، الخصائص الکبریٰ ج ۱، باب الأیۃ فی عرقہ الشریف ﷺ، ص ۱۱۵، رحمانیہ)

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ شریف کے راستوں میں سے کسی راستہ سے

گزر جاتے تو اُس راستے سے کستوری جیسی خوشبو مہکتی رہتی (جب لوگ اُس کو سونگھتے تو) کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کا اس راستے سے گزر ہوا ہے۔

حدیث نمبر 48:

''عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: کَانَ فِي رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِصَالٌ لَمْ یَکُنْ یمر فِي طَرِیقٍ فَیَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّہُ قَدْ سَلَکَہُ مِنْ طِیْبِ عرقه أَوْ رِیحِ عَرَقِہِ الشَّکُّ مِنْ إِسْحَاقَ وَلَمْ یَکُنْ مَرَّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا سَجَدَ لَہُ.''

حوالہ جات: (سنن دارمی باب فی حسن النبی ﷺ ج ۱، ص ۲۰۷،

☆احمد بن الحسین بن علی، ابو بکر البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ، دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ، باب ما جاء فی وجود رائحۃ الطیب من کل طریق سلکہ، ج ۶، ص ۶۹، دار الکتب العلمیہ بیروت،

☆امام یوسف بن اسماعیل النبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الثانی عشر، ص ۴۸۸، قدیمی کتب خانہ،

☆الخصائص الکبری ج ۱، باب الآیۃ فی عرقہ الشریف ﷺ، ص ۱۱۴ (رحمانیہ)،

☆انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۸۵)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میں کچھ اوصاف (ایسے) تھے کہ جب حضور ﷺ کسی راستے سے گزرتے جاتے تو کوئی شخص آپ ﷺ کے پیچھے آتا تو وہ آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو کی وجہ سے جان لیتا کہ نبی اکرم ﷺ کا یہاں سے گزر ہوا ہے اور جب آپ ﷺ کسی پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ ﷺ کو سجدہ کرتا۔

حدیث نمبر 49:

امام بزار نے یوں روایت کیا ہے۔

"وروى البزار وأبو يعلى بسند جيد عن أنس رضي الله عنه كان إذا مر في الطريق من طرق المدينة وجد فيه رائحة المسک فيقال مر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من هذا الطريق."

حوالہ: (شرح شفاء، ملاّ علی قاری، القسم الاوّل فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خَلقاً و خُلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طيبه ج۱، ص۱۶۷)

امام بزار اور ابو یعلیٰ نے سند جید کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے راستوں میں سے کسی راستے سے گزرتے تو اُس راستہ سے کستوری کی مہک آتی تو لوگ کہتے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہاں سے گزر ہوا ہے" (سبحان اللہ)"

شرح:

کسی نے اس کی کیا خوب شرح کی کہ۔

ولو أن ركبا يمموک لقادهم... نسيمک حتى يستدل به الركب

اور اگر کوئی قافلہ آپ ﷺ کا قصد کرے تو آپ ﷺ کے جسم کی خوشبو اُس قافلے کی راہنمائی کرتی ہے یہاں تک کہ قافلہ آپ ﷺ تک پہنچ جاتا ہے۔

اور کوئی یوں کہتا ہے۔

يروح على تلک الطريق التي غدا... عليها فلا ينهي علاه نهاته

تنفّسه في الوقت أنفاس عطره... فمن طيبه طابت له طرقاته

تروح لـه الأرواح حيث تنسمت ... لها سحرا من حبه نسماته

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الهدیٰ والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص۸۷، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

آپ ﷺ ان راہوں سے لوٹتے ہیں جن سے آپ ﷺ کا گزر ہوا ہے اور آپ ﷺ کی انتہا آپ ﷺ کی مزید رفعت کو روک نہیں سکتی جب آپ ﷺ سانس لیتے ہیں تو دل وجان معطر ہو جاتے ہیں اور آپ ﷺ کی خوشبو سے راستے مہک جاتے ہیں جب آپ ﷺ کی خوشبو کے جھونکے آتے ہیں تو ارواح کو سکون ملتا ہے۔

حضرت ابوعبداللہ عطار نے کیا خوب کہا کہ:

بطيب رسول الله طاب نسيمها

المسک ماالكافور ما الصندل الطيب

آپ ﷺ کی خوشبو سے مدینہ منورہ کی ہوائیں خوشبودار ہوگئیں کیا ہے کستوری اور کافور اور کیا ہے عطرِ صندل تروتازہ۔

اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت علیہ الرحمۃ نے اس شعر کو ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا۔

بطيب رسول الله طاب نسيمها

المسک والكافور المندل الرطب

حوالہ: (سیرت مصطفیٰ جانِ رحمت ج۱، ص۷۴۸)

یعنی رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے مدینہ کی فضاء مہک رہی ہے مشک اور کافور کیا ہیں ان کی مثل تو وہاں کھجوروں میں خوشبو ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت علیہ الرحمۃ نے کیا خوب ترجمانی فرمائی کہ

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

وہ قدم مبارک جو تاجِ عرش بنے:

نبی اکرم ﷺ کے دونوں پاؤں نرم اور پُر گوشت تھے اور اتنے خوب صورت تھے کہ کسی انسان کے اتنے خوب صورت نہ تھے جب آپ ﷺ چلتے تو قدم مبارک کو قوت اور وقار اور تواضع کے ساتھ اُٹھاتے جیسا کہ ہمت اور شجاعت کا قاعدہ ہے۔

(1) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

"كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَمُوْشَةٌ"

رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیاں مبارک لطیف و نازک تھیں۔

حوالہ: (ترمذی شریف: ابواب المناقب، باب صفة النبی ﷺ حدیث نمبر: ۳٦٤٥، ج۵، ص٦٠٣)

(2) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

"وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهُ"

اور آپ ﷺ کو کبھی اس طرح نہیں دیکھا گیا کہ آپ ﷺ اپنے پاؤں لوگوں کے سامنے کر کے یا لوگوں کی طرف پھیلا کر بیٹھے ہوں۔

حوالہ: (ترمذی: ابواب الصفة القيامة والرقائق والورع، باب (ناموسوم) ج٤، ص٦٥٤، حدیث نمبر: ۲٤٩٠)

(3) ایک مرتبہ حضرت ابو طالب کو پیاس لگی تو۔

"قَالَ لِنَبِيِّ ﷺ عَطِشْتُ وَلَيْسَ عِنْدِي مَآءٌ فَنَزَلَ ﷺ

وَضَرَبَ بِقَدَمَيْهِ الْاَرْضَ فَخَرَجَ الْمَآءُ فَقَالَ اشْرَبْ"

انہوں نے حضور ﷺ سے کہا اے بھتیجے میں پیاسا ہوں اور میرے پاس پانی نہیں ہے۔ یہ سن کر حضور ﷺ اپنی سواری سے اترے اور اپنا پاؤں مبارک زمین پر مارا تو زمین سے پانی نکلنے لگا فرمایا اے چچا پانی پی لو۔

حوالہ: (شفاء شریف، ومما یشبہ ھذا معجزاتہ، ج۲، ص۲۹۰،

☆شرح شفا لملا علی قاری، باب من معجزاتہ تکثیر الطعام، ج۱، ۶۰۵،

☆السیرۃ الحلبیۃ: علی بن إبراھیم بن أحمد الحلبی المتوفی: ۱۰۴۴ھ، باب ذکر نبذ من معجزاتہ، ج۳، ص۴۱۳: دار الکتب العلمیۃ)

(4) حضور ﷺ کے قدم مبارک وہ قدم ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ مع حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم احد پہاڑ پر کھڑے تھے کہ وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا۔

"فَضَرَبَهُ النَّبِیُّ ﷺ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُداً فَإِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَ صِدِّیقٌ وَشَهِیْدَانِ"

حوالہ جات: (بخاری شریف، کتاب المناقب، باب قول النبی لو کنت متخذ خلیلاً، ج۵، ص۹، حدیث نمبر: ۳۶۷۵، راد طوق النجاہ،

☆مسند ابی داؤد الطیالسی، ج۳، ص۴۸۴، ح۲۰۹۷،

☆فضائل صحابہ لاحمد بن حنبل، فضل عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج۱، ص۵۰۲، ح۸۱۸،

☆السنۃ لابن ابی عاصم، ج۲، ص۶۲۱، ح۱۴۳۸،

☆السنن الکبریٰ للنسائی، ج۷، ص۳۰۶،

☆صحیح ابن حبان، ج۱۵، ص۲۸۰، ح۶۸۶۵)

تو حضور ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (تو وہ ٹھہر گیا۔)

ایک ٹھوکر سے احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

پہاڑ آپ ﷺ کے جلال سے کانپنے لگا یا جیسا کہ یہ حضور ﷺ کے جلال کے بعید نہیں۔

یا آپ ﷺ کی آمد کی خوشی میں جو منے لگا کیونکہ حضور ﷺ نے خود فرمایا کہ:

"ھذا جبلٌ یحبنا و نحبه" ۔

تخریج: (بخاری شریف، کتاب الجهاد و سیر، باب فضل الخدمة فی الغزو، حدیث: ٢٨٨٩، ٢٨٩٣، ج٤، ص٣٥،

☆امام مالك بن انس رضی اللّٰه تعالیٰ عنه، موطا امام مالك، کتاب الجامع، باب ماجاء فیامر المدینه کتاب الجامع کی حدیث نمبر: ٢٠، ج٢، ص٨٩٣،)

☆مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر: ١٧١٧٠،

☆سنن سعید بن منصور، حدیث نمبر: ٢٦٧٦،

☆منصف ابن شیبه، حدیث نمبر: ٣٧٠٠٦)

کہ یہ (اُحد) پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

محبوب کی آمد پر پہاڑ بھی جھوم جھوم کر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں تو اے اشرف المخلوقات انسان تجھے کونسی چیز نبی اکرم ﷺ کی آمد پر خوشی منانے سے روکتی ہے؟؟؟

حدیث نمبر 50:

نبی اکرم ﷺ کے بول و غائط اور خون مبارکہ کی خوشبو، برکت اور طہارت:

"عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت قلت یا رسول اللہ (ﷺ) انک تدخل الخلاء فاذا خرجت دخلت علی اثرک فلا اری شیاً الّا انی اجد رائحة المسک"

حواله: (عبد مالك بن محمد ابراهیم النسابوری متوفی٤٠٧ھ، شرفِ مصطفی، دار البشائر الاسلامیه، مکه مکرمه، ١٤٢٤ھ، ج٢، فصل ذکر الآیة فی بوله ﷺ، ص١١٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ

سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ بیت الخلاء میں جاتے ہیں اور جب باہر آتے ہیں تو میں آپ ﷺ کے فوراً بعد (بیت الخلاء میں) داخل ہوتی ہوں تو میں کوئی چیز نہیں دیکھتی مگر مجھے مشک کی خوشبو آتی ہے۔

حدیث نمبر 51:

"عَن عَائِشَةَ قَالَت: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الغَائِطَ دَخَلتُ فِی أَثرِهِ فَلَا أَرَى شَيئًا إِلَّا أَنِّی كُنتُ أَشُمُّ رَائِحَةَ الطِّيبِ فَذَكَرتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَمَا عَلِمتِ أَنَّ أَجسَادَنَا نَبَتَت عَلَى أَروَاحِ أَهلِ الجَنَّةِ وَمَا خَرَجَ مِنهَا مِن شَیءٍ ابتَلَعَتهُ الأَرضُ"

حوالہ: (امام یوسف بن اسماعیل النبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الثانی عشر، ص ۴۹۰، قدیمی کتب خانہ،

☆الخصائص الکبریٰ ج ۱، باب المعجزۃ فی بولہ وغائطہ ﷺ، ص ۱۲۰، رحمانیہ)

ام مؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا تشریف لے جاتے تو اس کے فوراً بعد میں وہاں جاتی تو بجز پاکیزہ خوشبو کے کچھ بھی نہ پاتی میں نے اس کا ذکر حضور ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم واقف نہیں ہو کہ ہمارے (انبیاء) کے اجسام کی نشو ونما جنتی ارواح پر ہوتی ہے اور چیز ہمارے جسموں سے خارج ہوتی ہے اسے زمین نگل جاتی ہے۔

حدیث نمبر 52:

"عَن لَيلَى مَولَاةِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت: دَخَلَ رَسُولُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لِقَضَاءِ حَاجَتِہِ فَدَخَلتُ فَلَم أَرَ شَیئًا وَوَجَدتُ رِیحَ المِسکِ. فَقُلتُ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ إِنِّی لَم أَرَ شَیئًا قَالَ: إِنَّ الأَرضَ أُمِرت أَن تَکفِیَہُ مِنَّا مَعَاشِرَ الأَنبِیَاءِ"

حوالہ: (امام یوسف بن اسماعیل النبھانی، متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الثانی عشر، ص ۴۹۰، قدیمی کتب خانہ،

☆الخصائص الکبریٰ ج ۱، باب المعجزۃ فی بولہ وغائطہ ﷺ، ص ۱۲۱، رحمانیہ)

حضرت لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام مؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی فرماتی ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے آئے تو آپ ﷺ کے فوراً بعد میں داخل ہوئی تو میں نے کچھ نہ دیکھا اور میں نے مشک جیسی خوشبو پائی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے (بیت الخلا میں) کچھ نہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمین کو حکم ہے کہ ہم انبیاء کے اخراج کو چھپا لے۔

حدیث نمبر 53:

"عن لیلیٰ مولی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قلت یارسول اللہ ﷺ انک تدخل الخلاء فاذا خرجت دخلت فی اثرک فما اری شیئا الا انی اجد رائحۃ المسک قال انا معشر الانبیاء تنبت اجسادنا علیٰ ارواح اھل الجنۃ فما خرج منھا من شئی ابتلعہ الارض."

حوالہ: (امام یوسف بن اسماعیل النبھانی، متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الثانی عشر، ص ۴۹۰، قدیمی کتب خانہ،

☆الخصائص الکبریٰ ج ۱، باب المعجزۃ فی بولہ وغائطہ ﷺ، ص ۱۲۱، رحمانیہ)

حضرت لیلیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی باندی فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ بیت الخلا میں داخل ہوتے ہیں تو جب آپ ﷺ باہر آتے ہیں تو آپ ﷺ کے فوراً بعد میں داخل ہوتی ہوں تو میں کچھ نہیں دیکھتی لیکن میں مشک جیسی خوشبو پاتی ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم انبیاء کے اجسام جنتی ارواح کی طرح نشوونما پاتے ہیں جو کچھ ہم سے خارج ہوتا ہے اس کو زمین کھا جاتی ہے۔

حدیث نمبر 54:

”عَن جَابِر بن عبد اللّٰہ قَالَ رَأیت من رَسول اللّٰہ صلی اللّٰہ عَلَیہِ وَسلم ثَلاثَۃ أشیَاء لَو لَم یَاتِ بِالقرآنِ لآمنت بِہِ تصحرنا فِی جبانۃ تَنقَطِع الطّرق دونھَا فاخذ النّبِی صلی اللّٰہ عَلَیہِ وَسلم الوضوء وَرَأی نخلتین متفرقتین فَقَالَ النّبِی صلی اللّٰہ عَلَیہِ وَسلم یَا جَابر اذھَب إلَیھِمَا فَقل لَھما اجتمعَا فاجتمعتا حَتّٰی کَأَنّھُمَا أصل وَاحِد فَتَوَضّأ رَسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ عَلَیہِ وَسلم فبادرتہ بِالمَاءِ وَقلت لَعَلّ اللّٰہ أن یطلعنی علی مَا خرج من جَوفہ فآکلہ فَرَأیت الأَرض بَیضَاء فَقلت یَا رَسُول اللّٰہ أما کنت تَوَضّأت قَالَ بلَی وَلَکنّا معشر النّبِیین أمرت الأَرض أن تواری مَا یخرج منا من الغَائِط وَالبَول ثمّ افتَرَقت النخلتان“

حوالہ: (شرف مصطفی، باب فی ذکر صفۃ رسول ﷺ و خلقہ ونعتہ و خلیتہ فصل ذکر

الآية في بوله، ج۲، ص ۱۱۵۔

☆خصائص کبریٰ، ذکر المعجزات التی وقعت عبد وفادة الوفود، باب ما وقع فی وفد الجن، ج۲، ۵۰)

اس حدیث کا ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے شرح کے ساتھ یوں فرماتے ہیں،

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ہمراہ تھا حضور ﷺ کو قضائے حاجت کی ضرورت ہوئی دو متفرق پیڑ الگ الگ کھڑے تھے اور کچھ پتھر ادھر اُدھر پڑے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا اے جابر ان پیڑوں اور پتھروں سے جا کر کہو کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ تم آپس میں مل جاؤ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جا کر کہا دونوں پیڑوں نے جنبش کی اور اپنے تمام رگ وریشہ زمین سے نکالے ایک اِدھر سے چلا اور دوسرا اُدھر سے اور دونوں آپس میں مل گیا اور پتھروں نے ایک دیوار کی مثل ہو کر اُڑنا شروع کیا اور درختوں کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔

پھر حضور ﷺ وہاں تشریف لے گئے اور قضائے حاجت فرمائی جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو میں گیا اس قصد سے کہ جو کچھ آپ ﷺ سے خارج ہوا اس کو کھاؤں، وہاں کچھ نہیں تھا البتہ اس جگہ مشک کی خوشبو آ رہی تھی، فرمایا ان پیڑوں اور پتھروں سے کہو کہ اپنی اپنی جگہ چلے جاؤ، وہ اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔

میں نے عرض کیا حضور میں اس نیت سے گیا تھا کہ جو کچھ ملے گا اسے تبرکا کھاؤں وہاں سوائے مشک کی خوشبو کے اور کچھ نہ پایا؟ فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ

زمین جو انبیاء سے خارج ہوتا ہے اس کو نگل لیتی ہے۔ جو اچھی چیز ہوتی ہے اس کو زمین نہیں چھوڑتی۔

حوالہ: (سیرت مصطفی جانِ رحمت ﷺ، از افادات امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ، ج ۱، ص ۷۴۹، شبیر برادرز لاہور،)

حدیث نمبر: 55

"وروی الشعبی قال هاج الدم برسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فحجمه أبو طیبة فقال النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم اشکموه فأعطوه دینارا وقال ابن الزبیر واره یعنی الدم قال فتواری ابن الزبیر فشرب الدم فبلغ رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فعله فقال اما إنه لا تصیبه النار أو لا تمسه النار قال الشعبی فقیل لابن الزبیر کیف وجدت طعم الدم فقال أما الطعم فطعم العسل وأما الرائحة فرائحة المسک"

امام شعبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے خون مبارک نے جوش مارا تو ابو طیبہ نے آپ ﷺ کو پچھنا لگایا (فصد لگایا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اِس کو اُجرت دو، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اُن کو ایک دینار دیا، حضرت ابن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کا خون مبارک چھپالیا، امام شعبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خون مبارک کو چھپالیا اور پھر پی لیا، نبی اکرم ﷺ کو جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فعل کی

خبر ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو (ابن زبیر کو) آگ نہیں چھوئے گی۔امام شعبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کے خون مبارک کا ذائقہ کیسا پایا؟؟

تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس کا ذائقہ تو شہد کے ذائقے جیسا تھا اور اُس کی خوشبو مشک جیسی تھی۔

حوالہ: (شرح شفاء، ملا علی قاری، القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللّٰہ تعالیٰ لہ المحاسن خَلقاً و خُلقاً، فصل و اما نظافۃ جسمہ و طیبہ ج۱، ۱۷۰)

شرح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے فضلات مبارکہ عام انسان کی طرح نہیں تھے بلکہ خوشبودار اور پاک تھے۔اور کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کا بول و براز مبارک زمین پر نہ دیکھا گیا۔جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا۔

امام شہاب الدین المقری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"مَا ظَهَرَ بَوْلُهُ ﷺ عَلَى الْاَرْضِ قَطُّ"

زمین پر آپ ﷺ کا بول کبھی بھی ظاہر نہ ہوا

حوالہ: (یوسف بن اسماعیل النبھانی، جواھر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۳، ص۱۳۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواھر الامام شہاب احمد المقری)

طہارت فضلاتِ نبی کریم ﷺ:

ہم یہاں پر حضور ﷺ کے فضلات مبارکہ کے پاک اور طیب و طاہر ہونے پر چند دلائل پیش کررہے ہیں۔

(1) ”عَنْ اُمِّ اَیْمَن قَالَتْ قَامَ النَّبِیُّ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی فَخَارَۃٍ فَبَالَ فِیْھَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطْشَانَۃٌ فَشَرِبْتُ مَا فِیْھَا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرْتُہٗ فَضَحِکَ وَقَالَ اَمَا اِنَّکِ لَاتَسْیْجَعَنَّ بَطْنُکِ اَبَدًا“

حوالہ: (المستدرك على الصحيحين: أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم النيسابوری، المتوفی ۴۰۵ھ، تحقيق: مصطفى عبد القادر عطاء، دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى ۱۴۱۱ھ-۱۹۹۰ء)

☆یوسف بن اسماعیل النبھانی ۱۳۵۰ھ، امام، جواھر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء) ج۱، ص۴۸۸)

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ رات کو اُٹھے اور ایک پیالے میں بول فرمایا پھر اسکے بعد میں اُٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی میں نے اس پیالے میں جو کچھ تھا پی لیا صبح کے وقت میں نے حضور ﷺ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ تم نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پیٹ کو آگ سے محفوظ کرلیا ہے۔

(2) ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے پچھنا لگوایا تو ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خون دیا کہ اس کو کسی محفوظ جگہ پر بہا آؤ اس صحابی رسول ﷺ نے نبی اکرم ﷺ کا خون پی لیا تو آپ نے فرمایا۔

”فَقَالَ النَّبِیُّ وَیْحَکَ مَا صَنَعْتَ بِالدَّمِ؟ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَفِسْتُ عَلٰی دَمِکَ اَنْ اُھْرِیْقَہٗ فِی الْاَرْضِ فَھُوَ فِیْ بَطْنِیْ قَالَ اِذْھَبْ فَقَدْ اَحْرَزْتَ نَفْسَکَ مِنَ النَّارِ“

حوالہ: (یوسف بن اسماعیل النبھانی ۱۳۵۰ھ، امام، جواھر البحار فی فضائل النبی المختار

(بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء) ج ۱، ص ۴۸۷

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے خون کا کیا کیا؟ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے بُرا محسوس کیا کہ آپ ﷺ کے خون کو زمین پر بہاؤں پس وہ میرے پیٹ میں ہے (یعنی میں نے پی لیا ہے) تو حضور ﷺ نے فرمایا جا چلا جا تو نے اپنے آپ کو آگ (دوزخ) سے بچالیا۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کے فضلات مبارک امت کے حق میں پاک ہیں اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نوش فرمایا، اور دوسری بات یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنا منہ دھونے کا حکم بھی نہ دیا۔ بلکہ آپ نے ان کو جہنم کی آگ کے حرام ہونے کی بشارت دی۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور طہارت فضلاتِ انبیاء علیہم السلام:

حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فاضلِ بریلوی فرماتے ہیں کہ،

''انبیاء کرام علیہم السلام کے فضلات شریفہ (اُمت کے حق میں) پاک ہیں اور ان حضرات کے والدین کے وہ نطفے بھی پاک ہیں جن سے یہ حضرات پیدا ہوئے''۔

پھر فرماتے ہیں کہ،

سب انبیاء علیہم السلام طاہر محض ہیں اور جو شئی ان سے علاقہ رکھنے والی ہے سب طاہر، ہاں ان کے فضلات ان کے حق میں ایسے ہی ہیں جیسے ہمارے حق میں ہمارے فضلات ہیں اگر ان سے کوئی فضلہ خارج ہو جو ہمارے لیے ناقض وضو ہے تو بے شک ان کا وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

پھر آپ علیہ الرحمۃ عاشقانہ انداز میں فرماتے ہیں۔

میری نظر میں امام ابن حجر عسقلانی شارح بخاری کی وقعت ابتداً امام بدرالدین محمود عینی علیہما الرحمۃ سے زیادہ تھی۔فضلات شریفہ کی طہارت کی بحث ان دونوں صاحبوں نے کی ہے، امام ابن حجر نے ابحاثِ محدثانہ لکھی کہ یوں کہا جاتا ہے اور اُس پر اعتراض ہے اخیر میں لکھا کہ فضلات شریفہ کی طہارت ان کے نزدیک ثابت نہیں۔امام عینی علیہ الرحمۃ نے بھی شرح بخاری میں اس بحث کو بہت بسط سے لکھا ہے آخر میں لکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ ابحاث ہیں جو شخص طہارت کا قائل ہو میں اس کو مانتا ہوں اور جو اس کے خلاف کہے اس کے لیے میرے کان بہرے ہیں میں سنتا نہیں۔

یہ لفظ ان کی کمال محبت کو ثابت کرتا ہے اور میرے دل میں ایسا اثر کر گیا کہ میرے دل میں ان کی وقعت زیادہ ہو گئی۔

حوالہ: (ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ چہارم، ص۴۵۷۔۴۵۸، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)۔

☆سیرت مصطفی جانِ رحمت ﷺ، از افادات امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ، ج۱، ص۷۴۹۔۷۵۰، شبیر برادرز لاہور)

امام ابن حجر عسقلانی اور امام بدرالدین محمود عینی علیہما الرحمۃ نے اپنی اپنی شروحات میں جہاں فضلات مبارکہ پر بحث کی ہے ان کے حوالے یہ ہیں۔

حوالہ: (عمدۃ القاری، کتاب الوضو، باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان، ج۲، ص۴۸۱۔فتح الباری، کتاب الوضو، باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان، ج۲، ص۲۴۶)

مزید حوالہ جات کے لیے مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد اشرف القادری صاحب کی کتاب ''شرب بول نبوی ﷺ'' کا مطالعہ فرمائیں۔

(ابوالاحمد غفرلہ)

نکتہ مفیدہ:

اُوپر بیان ہوا کہ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کا بول مبارک نوش کرلیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا'' کہ تم نے ہمیشہ کے لیے اپنے پیٹ کو آگ (جہنم) سے محفوظ کرلیا ہے'' اور ایک دوسری حدیث میں عام آدمی کے بول کے بارے یہ الفاظ آتے ہیں۔

'' عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبرَينِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَستَنزِهُ مِن بَولِهِ وَأَمَّا هَذَا فَإِنَّهُ كَانَ يَمشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطبٍ فَشَقَّهُ بِاثنَينِ فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنهُمَا مَا لَم يَيبَسَا''

حوالہ: (بخاری شریف، کتاب الجنائز، باب عذاب القبر من الغیبۃ والبول، ج۲، ص۹۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا، تو نبی اکرم ﷺ (نے اپنی نگاہِ غیر محدود سے قبر والوں کا مشاہدہ کیا اور) فرمایا ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا یہ قبر والا اپنے بول (پیشاب) سے نہیں بچتا تھا اور یہ چغل خوری کرتا تھا (یہ دونوں گناہِ کبیرہ ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی نسبت کہا کہ لوگ ان کو کبیرہ گناہ شمار نہیں کرتے'' ابو الاحمد) پھر نبی اکرم ﷺ نے (ان کے درد کا مداوا فرماتے ہوئے) ایک تر شاخ منگوائی اور اس کے دو حصے فرما کر ایک حصہ ایک قبر پر اور ایک حصہ دوسری قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا جب تک یہ شاخ

تر رہے گی یقیناً ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

اب یہ دونوں احادیث آپ کے سامنے ہیں ایک میں نبی اکرم ﷺ کے بول مبارک کی بات ہے جس کو پیا جا رہا ہے اور دوسری میں عام آدمی کے بول کی بات ہے جس میں ضمناً اجتناب کا حکم دیا جا رہا ہے، ایک حدیث میں یہ بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا بول مبارک سارے کا سارا حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پیٹ میں چلا گیا، اور دوسری میں عام آدمی کے بول کے ایک قطرے سے بھی بچنے کا حکم (کہ جہاں لگے گا وہ جگہ یا چیز نجس ہو جائے گی)، ایک حدیث میں یہ بیان کہ جب نبی اکرم ﷺ کا بول مبارک پیا گیا تو نبی اکرم ﷺ مسکرا پڑے اور بول مبارک پینے کی وجہ سے جہنم سے آزادی اور بیماری سے دائمی تحفظ کی بشارت دی۔ اور دوسری حدیث میں آدمی کے اپنے بول سے نہ بچنے کی وجہ سے عذابِ قبر کی وعید سنائی۔

اے صاحبانِ عقلِ سلیم، اے صاحبانِ دنیائے علم و دانش، اے خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر رکھ کر میزانِ انصاف سے حق کا پرچار اور باطل کا ابطال کرنے والو، کیا میری یہ بات درست نہیں کہ" نبی اکرم ﷺ کا بول مبارک ہی ہمارے بول جیسا نہیں چہ جائیکہ سراپائے نبوت کو ہم اپنے ساتھ تشبیہ دیں" آپ ہی بتایئے کہ عقلِ سلیم کا فیصلہ کیا ہوگا؟؟؟ شرط محبتِ نبوی ﷺ اور انصاف۔

آپ ﷺ نے جن پتھروں کو استعمال کیا ان سے خوشبو آتی

حدیث نمبر 56:

ایک صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قضائے حاجت فرمائی تو میں اس جگہ گیا جہاں آپ ﷺ نے قضائے حاجت فرمائی تھی۔

”وَ رَأَیۡتُ فِی ذَالِکَ الۡمَوۡضِعِ ثَلَاثَةَ اَحۡجَارٍ فَاَخَذۡتُهُنَّ فَوَجَدۡتُ لَهُنَّ رَائِحَةً طَیِّبَةً وَ عِطۡراً“

میں نے اس جگہ تین پتھر دیکھے تو ان کو اُٹھالیا ان سے مجھے بہت ہی عمدہ خوشبو آرہی تھی۔

حوالہ: (المواھب الدنیہ، المقصد الثالث، الفصل الاول فی کمال خلقیہ ج۲، ص ۹۱)

حدیث نمبر 57:

اور ایک روایت میں اس کے آگے یہ الفاظ بھی ہیں۔

”فَکُنۡتُ اِذَا جِئۡتُ یَوۡمَ الۡجُمُعَةِ الۡمَسۡجِدَ اَخَذۡتُهُنَّ فِی کَمِّی فَتَغۡلُبُ رَائِحَتُهُنَّ عَلٰی رَائِحَةِ مَنۡ تَطَیَّبَ وَ تَعَطَّرَ“

کہ جب جمعہ کا دن آتا تو میں ان پتھروں کو اپنی آستین میں لے کر مسجد میں جاتا تو اس کی خوشبو ہر اس شخص کی خوشبو سے اعلیٰ ہوتی جو وہ خوشبو لگا کر آتا تھا۔

حوالہ: (شرح شفاء، ملا علی قاری، القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خَلقاً و خُلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طیبه ج۱، ص ۱۷۰)

شرح:

سبحان اللہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول تھا کہ جہاں سے بھی نبی اکرم ﷺ کا تبرک ملا اُس کو اُٹھا کر محفوظ فرما لیتے تھے اور اُس کو ضائع نہ کرتے تھے اسی طرح اس مذکور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آپ ﷺ کے استعمال شدہ پتھروں کو اُٹھا لیا یہ وہ پتھر تھے جن کو نبی اکرم ﷺ نے بطورِ استنجا استعمال فرمایا تھا لیکن لاکھوں جانیں قربان صحابہ کی محبت رسول ﷺ پر کہ بالکل بغیر کسی نفرت کے ان پتھروں کو اُٹھایا

اور پھر، نور علیٰ نور، یہ کہ جمعہ کے دن اپنی آستین میں رکھتے تھے اور پھر مسجد میں؟؟؟؟ سبحان اللہ'' اور پھر اور مزے کی بات یہ کہ نماز کے دوران بھی ان کو اپنی آستین سے نکالتے نہیں، واہ اصحاب رسول ﷺ تمہاری محبتِ رسول ﷺ پر دو جہاں قربان کروں کہ تمہاری زندگیوں سے ہم کو محبت کی ایسی مثالیں ملتی ہیں جن کو پڑھ کر مؤمن کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

پھر ان پتھروں کی بھی شان نہ بھولیں کہ یہ بھی وہ پتھر ہیں جو حضور ﷺ کے جسمِ انور سے مس ہونے کی وجہ سے عِطر فشانی کر رہے ہیں اور اس شدت اور جوش سے مہک رہے ہیں کہ کسی آدمی کی بھی اعلیٰ سے اعلیٰ خوشبو کو خاطر میں نہیں لاتے۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ''

چلا گیا وہ پھول مہک پھر بھی آتی ہے

حدیث نمبر 58:

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

"قَالَتْ وَضَعْتُ يَدِي عَلٰى صَدْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ فَمَرَّ بِي جُمَعٌ اٰكُلُ وَ اَتَوَضَّأُ مَا يَذْهَبُ رِيْحُ الْمِسْكِ مِنْ يَدِيْ"

کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا اس دن میں نے اپنا ہاتھ حضور ﷺ کے سینے مبارک پر رکھا تھا اب تک بہت جمعے گزر چکے ہیں کہ میں اسی ہاتھ سے کھاتی بھی ہوں اور وضو بھی کرتی ہوں (اس کو دھوتی بھی ہوں) مگر وہ خوشبو ابھی تک میرے ہاتھ سے آتی ہے۔

حوالہ: (دلائل النبوۃ لبیہقی، باب ماجاء یونزثر عنہ ﷺ، ج۷، ص ۲۱۹،
☆السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، اسماعیل بن عمر بن کثیر، ذکر امرہ علیہ السلام ابابکر، ج ٤، ص٤٧٨، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر ولتوزیع بیروت،
☆خصائص الکبریٰ، ذکر ما وقع عند وفاتہ ﷺ،
☆انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویہ، محمد امیر شاہ قادری گیلانی، ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص۲۹۳)

شرح:

اس کی شرح کرتے ہوئے امام ابن ابی بکر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

"وروی ابن أبی بکر فی سیرته أن أم سلمة وضعت یدها علی صدر رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم بعد موته فمکثت جمعا لا تأکل ولا تتوضأ إلا وجدت ریح المسک بین یدیها."

حوالہ: (شرح شفاء، ملاّ علی قاری، القسم الاوّل فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللّٰہ تعالیٰ لہ المحاسن خَلقاً و خُلقاً، فصل و اما نظافۃ جسمہ و طیبہ ج۱، ص۱۶۷)

حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد اپنا ہاتھ نبی اکرم ﷺ کے سینہ اقدس پر رکھا، کئی جمعے گزرنے کے باوجود جب بھی حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھانا کھاتیں یا وضو کرتیں تو ان کے ہاتھوں سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

حدیث نمبر 59:

"عن عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ غَسَّلتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبتُ أَنظُرُ مَا یَکُونُ مِنَ المَیِّتِ فَلَم أَجِد شَیئًا فَقُلتُ طِبتَ

حَيًّا وَمَيِّتًا قَالَ: وَسَطَعَت مِنهُ رِيحٌ طَيِّبَةٌ لَم نَجِد مِثلَهَا قَطُّ“

حوالہ :(الشفاء، فصل اما نظافة جسمه و طيبه، ج۱، ص٦٤،

☆دالائل النبوة للبيهقي، ماجاء في دفن رسول الله ﷺ، ج۷، ص۲۵۳،

☆السيرة النبويه لابن كثير، ذكر اعتراف سعد بن عبادة بصحته، ج٤، ص٥٣٥،

☆وسائل الوصول الى شمائل الرسول، باب و اما ريقبه الشريف ﷺ، ج۱، ص۲۷۸،

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا جب میں نے نبی اکرم ﷺ کے جسمِ اقدس سے خارج ہونے والی کوئی ایسی چیز نہ پائی جو دیگر مردوں سے خارج ہوتی ہے تو میں پکار اُٹھا کہ اے اللہ کے محبوب ﷺ آپ ﷺ ظاہری حیات اور بعداز وصال دونوں حالتوں میں پاکیزگی کا سرچشمہ ہیں، (دورانِ غسل نبی اکرم ﷺ کے جسمِ اقدس سے ایسی خوشبو کے حُلّے اُٹھے جو خوشبو ہم نے پہلے کبھی نہ سونگھی تھی۔

شرح:

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے عشق ومحبت پر قربان جاؤں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کتنا پیار کرتے تھے۔ کہ نبی اکرم ﷺ کی حیات اور وفات دونوں کو اچھا کہہ رہے ہیں جیسا کہ حضرت علی کا فرمان گزرا اسی طرح حضرت ابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کہا تھا۔ ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

”ومثل قول علی طبت حیا ومیتا قَالَ أَبُو بَكرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ حِينَ قَبَّلَ النَّبِيَّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعد موته رواه البزار عن ابن عمر بسند صحيح“

حوالہ: (شرح شفاء، ملاّ علی قاری، القسم الاوّل فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللّٰہ تعالیٰ لہ المحاسن خَلقاً و خُلقاً، فصل و اما نظافۃ جسمہ و طیبہ ج۱، ص۱۶۹)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد نبی اکرم ﷺ کا بوسہ لیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول ''(کہ آپ ﷺ کی حیات اور وفات دونوں پاکیزہ ہیں)'' کی مثل کہا۔اس کو امام بزار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر 60:

دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں۔

"فاح ریح المسک فی البیت لما فی بطنہ"

حوالہ: (شرح شفاء، ملاّ علی قاری، القسم الاوّل فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللّٰہ تعالیٰ لہ المحاسن خَلقاً و خُلقاً، فصل و اما نظافۃ جسمہ و طیبہ ج۱، ص۱۶۹)

کہ نبی اکرم ﷺ کے پیٹ مبارک میں جو ہوا تھی اس سے سارا گھر مشک جیسی خوشبو سے مہکنے لگا۔

حدیث نمبر 61:

اور تیسری روایت میں یہ الفاظ ملتے ہیں

"انتشر فی المدینۃ"

حوالہ: (شرح شفاء، ملاّ علی قاری، القسم الاوّل فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللّٰہ تعالیٰ لہ المحاسن خَلقاً و خُلقاً، فصل و اما نظافۃ جسمہ و طیبہ ج۱، ص۱۶۹)

کہ جب وہ ہوا خارج ہوئی تو اس سے سارا شہر مہک اُٹھا۔

حدیث نمبر 62:

حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کی قبرانور پر حاضر ہوئیں اور

"وَ اَخَذَتْ مِنْ تُرَابِ الْقَبْرِ الشَّرِیْفِ فَوَضَعَتْهُ عَلٰی عَیْنِهَا"

(سیدۃ النساء خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) تھوڑی سی مٹی حضور ﷺ کی قبرانور سے لے کر اپنی آنکھوں سے لگائی اور یہ شعر پڑھا۔

مَا ذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ
اَنْ لَا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

جو شخص حضور ﷺ کی قبرانور کی مٹی سونگھے اس کا کیا حکم ہے؟ تو اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک زمانہ ہے ایسی خوشبو نہ سونگھے گا (سبحان اللہ)۔

حوالہ: (عیون الأثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر: محمد بن محمد بن محمد بن احمد ابن سید الناس الیعمری، متوفی ۷۳۴ھ:، ذکر المصیبة الاوّلین و آخرین، ج۲، ص۴۰۹، دار القلم بیروت،

☆ أحمد بن حسین بن علی بن الخطیب، متوفی ۸۱۰ھ، وسیلة الاسلام بالنبی علیه السلام:: فصل الثالث فی وفاته ﷺ ج۱، ص۱۱۹، دار الغرب الإسلامی بیروت لبنان،

☆ محمد بن عبد الله أبی بکر بن محمد ابن أحمد بن مجاهد القیسی الدمشقی الشافعی، متوفی ۸۴۲ھ، سلوة الکئیب بوفاة الحبیب صلی الله علیه وسلم:، رثاء سیدة فاطمه:، ج۱، ص۱۶۲، دار البحوث للدراسات الإسلامیة الإمارات،)

شرح:

امام بوصیری علیہ الرحمۃ اس کی شرح کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں۔

لَا طِیبَ یَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَہُ
طُوبٰی لِمُنْتَشِقٍ مِنْہُ وَ مُلْتَثِمِ

ترجمہ: حضور ﷺ کی اس مٹی سے بہتر کوئی خوشبو دنیا میں نہیں جس مٹی سے اعضائے مبارک مس کیے ہوئے ہیں مبارک ہیں وہ ہستیاں جنہوں نے اس خاک مبارک کو سونگھا اور چوما۔

دنیا کی کوئی خوشبو اس خاک پاک کی خوشبو سے بہتر نہیں ہوسکتی جس خاک پاک پر جسد اقدس آرام فرما رہا ہے۔ اور وہ خوش نصیب ہیں جنہوں نے اس مبارک خاک کو سونگھا اور اس کو چوما اور بوسہ لیا، یہ بات مسلم ہے کہ قبر معطر محمد رسول اللہ ﷺ تمام روئے زمین بلکہ کعبہ معظمہ اور عرشِ اعظم سے بھی افضل ہے اور کیوں نہ ہو احادیث میں آتا ہے کہ ہر ذی روح کی پیدائش اس خاک سے ہے جس میں وہ دفن ہوتا ہے تو وہ خاک مبارک جس پر حضور ﷺ جلوہ فرما ہیں حضور ﷺ کے جسد اقدس کا جزو ہوئی اور حضور ﷺ کا ہی صدقہ یہ تمام عالم، لوح قلم، عرش و کرسی ہیں تو نتیجہ صاف ظاہر ہوا کہ حضور ﷺ تمام عالمین سے افضل ہیں۔

اسی بنا پر علماء کرام فرماتے ہیں۔

''ان تربة قبره ﷺ افضل من البيت و المسجد الاقصٰى والعرش والكرسى''

حوالہ: (شفاء شریف، فصل اما شرف نسبه و كرم بلده، ج ۱، ص ۲۰٤"

☆یحیی بن ابی بکر بن محمد بن یحیی العامری الحرضی المتوفی: ۸۹۳ھ: بهجة المحافل

وبغية الأماثل فى تلخيص المعجزات والسير والشمائل، مطلب فى الكلام على ما ورد فى فضل المكه، ج۱، ص۱۸، دار صادر بيروت)

کہ نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کی خاک پاک بیت اللہ، مسجد اقصیٰ اور عرش و کرسی سے افضل ہے۔

حاضری روضہ اقدس:

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت ایک مبارک اور دین و دنیا کی بھلائیوں کو سمیٹنے والا کام ہے، حضور ﷺ نے اپنی قبر کی زیارت کو اپنی زیارت کہا فرماتے ہیں۔

"مَنْ حَجَّ وَ لَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي"

حوالہ: (محمد بن عمر بن مبارك الحميرى الحضرمى الشافعي المتوفى ۹۳۰ھ: حدائق الأنوار ومطالع الأسرار فى سيرة النبى المختار، باب الروضة الشريفة، ج۱، ص۴۹۳، : دار المنهاج جدة)

جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔

فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی یہ نہیں فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت نہ کی بلکہ اپنی قبر مبارک کی زیارت کو اپنی زیارت کہا، اور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت بعض علماء کے نزدیک واجب ہے اور بعض کے نزدیک ایسی سنت ہے جس پر اجماع قائم ہے۔

اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو　　کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو
رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت　　اب مدینہ کو چلو صبح دل آراء دیکھو
آبِ زم زم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں　　آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے ابرِ رحمت کا یہاں زور سے برسنا دیکھو
واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ)

یہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی بات تھی اب ذرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بھی شان سنتے جائیں۔

حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بے پناہ جاں نثاریوں اور فداکاریوں کی وجہ سے یہ شان ملی کہ ان کی قبر انور سے اس قدر تیز کستوری کی مہک آتی کہ سارا میدان ہر وقت مہکتا رہتا۔

چنانچہ منقول ہے کہ (جب حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین ہوئی تو) ایک مدت کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام کے ساتھ آپ رضی اللہ تعالیٰ کی قبر مبارک سے گزر ہوا تو صحابہ کرام نے حیران ہو کر بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس صحرا میں کستوری کی اس قدر تیز خوشبو کہاں سے آ رہی ہے؟؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس میدان میں ابو معاویہ (حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قبر موجود ہوتے ہوئے تمہیں تعجب کیوں ہو رہا ہے کہ یہاں کستوری کی خوشبو مہک رہی ہے۔

حوالہ: کراماتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم، عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ، شبیر برادرز، لاھور، ص۱٤۱)

تھے مہکتے اُن کی سواری کے جانور بھی

حدیث نمبر 63:

"حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعتَمِرٌ قَالَ: سَمِعتُ أَبِي أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: لَو أَتَيتَ عَبدَ اللّٰهِ بنَ أُبَيٍّ فَانطَلَقَ إِلَيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا فَانطَلَقَ المُسلِمُونَ يَمشُونَ مَعَهُ وَهِيَ أَرضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِلَيكَ عَنِّي وَاللّٰهِ لَقَد آذَانِي نَتنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنصَارِ مِنهُم: وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَطيَبُ رِيحًا مِنكَ فَغَضِبَ لِعَبدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِن قَومِهِ فَشَتَمَهُ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنهُمَا أَصحَابُهُ فَكَانَ بَينَهُمَا ضَربٌ بِالجَرِيدِ وَالأَيدِي وَالنِّعَالِ"

حوالہ جات: (محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ ھ۔امام۔صحیح بخاری (لاهور مکتبہ رحمانیہ) کتاب الصلح، باب ما جاء فی اصلاح بین الناس، ج ۱ ص۴۷۳،

☆مسند ابی یعلی الموصلی، ج۷، ص۱۲۵،

☆مستخرج ابی عوانة، باب بیان عفو النبی ﷺ، ج٤ ص٣٤٥،

☆السنن الكبرى للبيهقى، باب ما جاء فی قتال اهل البغی، ج۸ص۲۹۷،)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جائیں تو اچھا ہو، حضور ﷺ عبداللہ بن ابی (منافق) کی طرف ایک دراز گوش پر سوار ہو کر نکلے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ پیدل چلنے لگے، وہ شور والی زمین تھی

آپ ﷺ جب اس منافق کے پاس پہنچے تو اس نے کہا میرے پاس سے ہٹو اللہ کی قسم تمہارے گدھے کی بو مجھے تکلیف دے رہی ہے (پھر حضور ﷺ کے صحابہ میں سے) ایک انصاری آدمی نے کہا اللہ کی قسم حضور ﷺ کے گدھے (مبارک) کی خوشبو تیری خوشبو سے زیادہ خوشگوار ہے، پھر عبداللہ بن ابی کی قوم کا ایک آدمی غضب میں آ گیا اور اس نے (آپ ﷺ کے) صحابی کو برا بھلا کہا پھر ہر دو طرف کے اصحاب غضب میں آ گئے اور ایک دوسرے کو درخت کی شاخوں، ہاتھوں اور جوتوں سے مارنے لگے۔

شرح:

یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نظریہ ہے کہ حضور ﷺ کی سواری کا جانور بھی اتنا مہکتا ہے کہ لوگوں کی خوشبوئیں اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں اور یہ یقیناً اُس جانور کے ساتھ حضور ﷺ کے جسم کے مس ہونے کی وجہ تھی کہ وہ بھی مہک رہا تھا ورنہ قارئین جانوروں کی بو سے خوب آشنا ہیں لیکن جو جانور بھی نبی اکرم ﷺ کی سواری بنتا تو آپ ﷺ جتنی دیر تک اُس پر سوار رہتے وہ نہ بول کرتا اور نہ ہی گوبر۔

خاتمہ:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج یکم ذوالحج بمطابق ۱۶ ستمبر ۲۰۱۵ء کو ہم نے اپنی اس کتاب (تسکین القلوب بعطر المحبوب) ''کیا مہکتے ہیں مہکنے والے'' کو مکمل کیا اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل و کرم سے ہم نے اس میں حضور ﷺ کی ظاہری

زندگی کی نسبت سے تریسٹھ احادیث کو نقل کیا اور اپنی علمی طاقت کے مطابق ان کی تشریح بھی کی اللہ تعالیٰ سے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اس کو میری، میرے والدین، میرے اساتذہ، دوست احباب اور جمیع مؤمنین وقارئین کی بخشش کا ذریعہ بنا کر شافعِ محشر کی سنگت میں جنت الفردوس کی کلیوں پھولوں اور پھلوں کی مہک نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف

گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خوشبو کے متعلق فقہی مسائل

مرتب
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی
فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

خوشبو کے متعلق فقہی مسائل

اس جگہ پر ہم خوشبو کے متعلق کچھ فقہی مسائل پیش کر رہے ہیں کہ خوشبو کو کہاں استعمال کرنا سنت کہاں مستحب کہاں جائز اور کہاں ناجائز ہے اور کون سی خوشبو لگانی جائز ہے اور کونسی ناجائز ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ احسن طریقے سے بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

خوشبو سے محبتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

(1) "عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الوَسَائِدُ وَالدُّهنُ وَاللَّبَنُ"

حوالہ: (شمائل ترمذی "باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۷۹، المکتبۃ التجاریۃ، مکہ مکرمۃ،)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین، چیزوں کے لیے انکار نہیں کرنا چاہیے، تکیہ، (خوشبو والا) تیل، اور دودھ،۔

شرح:

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر میزبان اپنے مہمانوں کو آرام کے لیے تکیہ پیش کرے اور سر میں

ملنے کے لیے تیل اور پینے کے لیے دودھ یا لسی تو مہمان اسے رد نہ کرے بلکہ بخوشی قبول کرے عرب شریف میں تیل بھی مہمان کی خاطر کے لیے پیش کیا جاتا تھا۔

(2)"عَنْ ثُمَامَةَ بنِ عَبدِ اللّٰہِ قَالَ: کَانَ أَنَسُ بنُ مَالِکٍ لَا یَرُدُّ الطِّیبَ وَقَالَ أَنَسٌ: إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَرُدُّ الطِّیبَ"

حوالہ: (شمائل ترمذی"باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ"ص۱۷۸، المکتبۃ التجاریۃ، مکہ مکرمۃ،)

حضرت ثمامہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو کے تحفے سے انکار نہ فرماتے اور فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی خوشبو کے تحفے سے انکار نہ فرماتے تھے۔

(3)"عَنْ أَبِی عُثمَانَ النَّھدِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُعطِیَ أَحَدُکُمُ الرَّیحَانَ فَلَا یَرُدُّہُ فَإِنَّہُ خَرَجَ مِنَ الجَنَّۃِ"

تخریج: (شمائل ترمذی"باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ"ص۱۸۱، المکتبۃ التجاریۃ، مکہ مکرمۃ،)

حضرت ابو عثمان نھدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ریحان (خوشبو کا نام) دی جائے تو اس سے انکار نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے آئی ہے۔

شرح:

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔حدیث اپنے ظاہر پر ہے بہت سی چیزیں دنیا میں جنت سے آئی ہیں جن میں

سے ایک خوشبو بھی ہے اسے رد کرنا اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت کی ناقدری ہے مراد وہی ہے جو پہلے عرض کی گئی کہ خوشبو کا ہدیہ واپس نہ کرو یہ مطلب نہیں کہ خوشبو کا سودا رد نہ کرو ضرور خرید لو، جیسا کہ عام عطر فروش کہتے ہیں۔

حوالہ: (شرح شمائل ترمذی، علامہ ناصر الدین ناصر المدنی، ص ۳۹۰)

نبی اکرم ﷺ کا خوشبو کو استعمال کرنا:

(1) "عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا نَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِيضَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ"

حوالہ: (بخاری شریف، کتاب اللباس، باب الطیب فی الرأس واللحیة، ج۷، ص۱٦٤، حدیث نمبر: ۵۹۲۳)

ام مؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ میں رسول اللہ ﷺ کو نہایت عمدہ خوشبو لگاتی تھی، یہاں تک کہ اس کی چمک نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں پاتی۔

شرح:

طیب کے دو معنے ہو سکتے ہیں کہ خوشبو تیار کرتی تھے یا خوشبو لگاتی تھی حضور ﷺ کو خوشبو بہت ہی پسند تھی، اس لیے ازواج المطہرات خصوصاً ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور انور کے لیے خوشبو تیار کرتی تھیں حتیٰ کہ احرام کھولتے وقت بھی خوشبو تیار کی گئی تھی، اور جب حضور ﷺ کو سر مبارک اور داڑھی مبارک میں خوشبو لگائی جاتی تو اس قدر زیادہ ہوتی کہ بالوں میں اس کی چمک دیکھی جاتی تھی یہ چمک خوشبو کا رنگ نہ تھا، چمک تھی، چمک تو پانی کی بھی محسوس ہو جاتی ہے لہٰذا یہ حدیث

اس کے خلاف نہیں کہ مردوں کی خوشبو بغیر رنگ والی ہونی چاہیے، وہاں رنگ سے مراد زینت والا رنگ ہے اور اسی کی ممانعت ہے۔

حوالہ: (مفتی احمدیار خان نعیمی علیه الرحمة، مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، باب الترجل، الفصل الاول، ج٦، ص١٢٨، تحت حدیث نمبر: ٤٢٣٧)

(2) "عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

حوالہ: (مسلم شریف "کتاب الألفاظ من الأدب وغیرها، باب استعمال المسك و انه اطیب الطیب....الخ" ج٤، ص١٧٦٦، حدیث نمبر: ٢٢٥٤)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی خالص لوبان (ایک خوشبو کا نام جس کو اُردو میں "اگر" کہتے ہیں) کی دھونی لیتے یعنی اس کے ساتھ کسی چیز کی آمیزش نہیں کرتے تھے اور کبھی لوبان کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔

شرح:

استجمار وہ خوشبو لینا جو جمرہ یعنی آگ کے انگاروں پر رکھ کر حاصل کی جائے یعنی بخور یا دھونی اس لی انگیٹھی کو مجمرہ کہتے ہیں یہ جمرہ سے ہے نہ کہ جمار سے، جمار سے جو استجمار آتا ہے اس کے معنی ہوتے ہیں ڈھیلے سے استنجا کرنا، اسی سے جمار ہے جن کی رمی حج میں کی جاتی ہے۔

لوبان مشہور خوشبو ہے جو پہلے بہت مروج تھی اب اگربتیوں کی وجہ سے اس کا رواج کم ہو گیا ہے۔

(3)''عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنهَا''

حوالہ: (سنن ابی داؤد''کتاب الترجل، باب فی استحباب الطیب، ج٤، ص٧٦، حدیث نمبر:٤١٦٢،

☆ شمائل ترمذی''باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ، ص١٣٠، دار الاحیاء التراث،)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شیشی تھی جس سے آپ ﷺ خوشبو استعمال فرماتے تھے،۔

مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق:

یاد رہے کہ مرد کے لیے بغیر رنگ کے خوشبو کا استعمال جائز ہے رنگ والی نہیں اور عورت رنگ والی خوشبو استعمال کرسکتی ہے اسی رنگ اور غیر رنگ پر ہی آگے احکام مرتب ہوں گے''ابوالاحمد غفرلہ''

(1)''عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَونُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَونُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ''

حوالہ: (شمائل ترمذی''باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ، ص١٧٩، المکتبۃ التجاریۃ، مکہ مکرمۃ،)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہو رنگت چھپی رہے اور عورتوں کی خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک چھپی ہوئی۔

شرح:

جیسے گلاب، مشک، عنبر، کافور، وغیرہ مرد کے لیے یہ خوشبوئیں بہتر ہیں کہ ان میں رنگ نہیں مہک ہے خیال رہے کہ عورت مہک والی چیز استعمال کر کے باہر نہ جائے، اپنے خاوند کے پاس خوشبو مل سکتی ہے، یہاں کوئی پابندی نہیں۔ جیسا کہ دوسری روایات میں ہے جو عورت خوشبو مل کر باہر نکلے وہ ایسی ایسی ہے، دوسری روایت میں ہے کہ عورت بخور (خوشبو) لگا کر ہماری مسجد میں عشاء کے لیے نہ آئے اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ عورت مہندی لگائے ہوئے باہر نہ پھرے کہ مہندی میں مہک ہے اور عورت کو مہک لگا کر نکلنا ممنوع ہے۔

حوالہ: (مفتی احمدیارخان نعیمی علیہ الرحمۃ، مراۃ المناجیح شرح مشکوۃالمصابیح، ج٦، ص ١٣٠۔١٣١، تحت حدیث نمبر: ٤٢٤٥)

(2)"عَنْ يَعلَى بنِ مُرَّةَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ لَهُ: هَل لَكَ امرَأَةٌ قُلتُ: لَا قَالَ: فَاغسِلهُ ثُمَّ اغسِلهُ ثُمَّ لَا تَعُد"

حوالہ: (نسائی شریف، کتاب الزینۃ، باب التنزعفر والخلوق، جز، ٨ ص١٥٢، حدیث نمبر: ٥١٢١)

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خلوق خوشبو (جو رنگ دیتی ہے) لگا کر نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے، تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کو فرمایا کیا تمہارے پاس بیوی ہے عرض کی نہیں فرمایا تو اسے دھودو پھر دھودو پھر آئندہ ایسا نہ کرنا۔

مشکوۃ المصابیح میں بھی یہ حدیث چند الفاظ کے تغیر کے ساتھ موجود ہے حوالہ یہ ہے۔

حوالہ: مشکوۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثانی، حدیث نمبر: ٤٢٤٢)

شرح:

خلوق خ اور لام کے پیش کے ساتھ عرب شریف کی مشہور خوشبو ہے، جو زعفران وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے رنگت بھی دیتی ہے، اور صحابی سے بیوی کا اس لیے پوچھا کہ تمہارے پاس بیوی ہو تو تم اس رنگت میں معذور ہو کہ اس نے رنگت والی خوشبو استعمال کی ہو اور اس کے کپڑوں سے تمہارے جسم یا کپڑوں کو لگ گئی ہو۔ اس صورت میں تم معذور ہو اور اس خوشبو کے لگ جانے سے تم پر کوئی گناہ نہیں، اور تین بار دھونے کا اس لیے فرمایا کہ یا تو اس خوشبو کی رنگت اتنی تیز اور پختہ ہوگی جو تین بار دھوئے بغیر کپڑے سے چھوٹ نہ سکتی ہو، اس لیے تین بار دھونے کا حکم دیا مبالغہ کے طور پر فرمایا کہ خوب اچھی طرح دھوؤ تا کہ با مشقت انہیں یاد رہے اور پھر کبھی استعمال نہ کریں۔

حوالہ: (مفتی احمدیار خان نعیمی علیہ الرحمۃ، مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، باب الترجل، الفصل الثانی، ج٦، ص١٢٩، تحت حدیث نمبر:٤٢٤٢)

(3)"عَنِ الرَّبِيعِ بنِ أَنَسٍ عَن جَدَّيهِ قَالَا: سَمِعنَا أَبَا مُوسَى يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقبَلُ اللّٰهُ تَعَالَى صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيءٌ مِن خَلُوقٍ"

حوالہ: (سنن ابی داود، کتاب الترجل، باب فی الخلوق للرجال، جزء٤، ص٨٠، حدیث نمبر:٤١٧٨،

☆مشکوۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثانی، حدیث نمبر:٤٢٤٣،)

حضرت ربیع بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم میں کچھ خلوق ہو۔

شرح:

"رجــــل" فرما کر اشارۃً بتایا کہ عورت کا یہ حکم نہیں اسے خلوق استعمال کرنا جائز ہے اور"شــئـی "فرما کر بتایا کہ خلوق تھوری ہو یا زیادہ بہرحال مرد کے لیے ممنوع ہے، اس کے ساتھ نماز مکروہ ہے لہٰذا مرد اگر ریشمی لباس یا چاندی، سونے کا زیور پہن کر نماز پڑھے تو اس کی نماز سخت مکروہ واجب الاعادہ ہوگی۔

حوالہ: (مفتی احمدیار خان نعیمی علیہ الرحمۃ، مراۃ المناجیح شرح مشکوۃالمصابیح، باب الترجل، الفصل الثانی، ج٦، ص١٣٠، تحت حدیث نمبر:٤٢٤٣،)

بطورِ علاج مرد کو رنگ والی خوشبو دار دواء استعمال کرنا کیسا؟

"عَن عَمَّارِ بنِ یَاسِرٍ قَالَ: قَدِمتُ عَلَی أَهلِی لَیلًا وَقَد تَشَقَّقَت یَدَایَ فَخَلَّقُونِی بِزَعفَرَانٍ فَغَدَوتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمتُ عَلَیهِ فَلَم یَرُدَّ عَلَیَّ وَقَالَ: اذهَب فَاغسِل هَذَا عَنکَ".

حوالہ: (سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، باب فی الخلوق للرجال، جز٤، ص٨٠، حدیث نمبر:٤١٧٦،

☆مشکوۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثانی، حدیث نمبر:٤٢٤٣،)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں سفر سے اپنے گھر والوں کے پاس آیا، میرے ہاتھ پھٹ گے تھے انہوں نے زعفران والی خلوق مجھے لگا دی پھر میں صبح کے وقت نبی اکرم ﷺ کے خدمت میں گیا میں نے آپ ﷺ پر سلام عرض کیا تو مجھے جواب نہ دیا اور فرمایا کہ جاؤ اور اسے اپنے جسم سے دھوؤ۔

شرح:

خلوق بغیر زعفران کے بھی ہوتی ہے اور زعفران والی بھی اور یہ زخم کا علاج ہے جیسے آج کل ویسلین کہ اس میں خوشبو ہوتی ہے اور یہ زخموں وغیرہ کا علاج بھی ہوتی ہے، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم پر زعفرانی (یعنی رنگ والی) خلوق لگائی گئی تھی، غالباً اس پھٹن کا علاج خلوق کے سوا اور بھی ہوگا جیسے موم، تیل وغیرہ یا اس وجہ سے ناراضگی ہے کہ تم اس کو لگا کر باہر کیوں آئے اور یا اس وجہ سے کہ تم نے خلوق پر پانی بہا کر اس کا رنگ کیوں نہ زائل کر دیا ورنہ مجبوری اور معذوری میں معافی ہوتی ہے۔

حوالہ: (مفتی احمدیار خان نعیمی علیہ الرحمۃ، مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، باب الترجل، الفصل الثانی، ج۶، ص۱۳۰، تحت حدیث نمبر: ۴۲۴۴)

ضروری نوٹ:

معلوم ہوا کہ جب مجبوری ہو تو ایسی چیز جس میں رنگ اور خوشبو ہو تو مرد اس کے ساتھ علاج کر سکتا ہے، اور مجبوری کا مطلب یہ ہے کہ جب اس کے علاوہ کوئی اور چیز ایسی نہ ملے جس سے علاج کرے۔

جمعہ کے دن نہانا اور خوشبو لگانا:

(1) "عَن سَلمَانَ الفَارِسِیِّ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: لَا یَغتَسِلُ رَجُلٌ یَومَ الجُمُعَۃِ وَیَتَطَھَّرُ مَا استَطَاعَ مِن طُھرٍ وَیَدَّھِنُ مِن دُھنِہِ أَو یَمَسُّ مِن طِیبِ بَیتِہِ ثُمَّ یَخرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَینَ اثنَینِ ثُمَّ یُصَلِّی مَا کُتِبَ لَہُ ثُمَّ یُنصِتُ إِذَا تَکَلَّمَ الإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَہُ مَا بَینَہُ وَبَینَ الجُمُعَۃِ الأُخرَی"

حوالہ: (بخاری شریف، کتاب الجمعۃ، باب الدھن للجمعۃ، ج۱، حدیث۸۸۳)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے پھر فرض نماز پڑھے پھر جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش رہے تو اس کے لیے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔

(2)''عَنْ أَبِی ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ یَومَ الْجُمُعَةِ فَأَحسَنَ غُسلَهُ وَتَطَهَّرَ فَأَحسَنَ طُهُورَهُ وَلَبِسَ مِنْ أَحسَنِ ثِیَابِهِ وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ طِیبِ أَهلِهِ ثُمَّ أَتَی الْجُمُعَةَ وَلَمْ یَلغُ وَلَمْ یُفَرِّقْ بَینَ اثْنَینِ غُفِرَ لَهُ مَا بَینَهُ وَبَینَ الْجُمُعَةِ الْأُخرَی''

حوالہ: (سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في زينة يوم الجمعة، حديث: ۱۰۹۷)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کیا اور اچھی طرح طہارت کی اور اپنے بہترین کپڑے پہنے اور اپنے گھر کی وہ خوشبو لگائی جو اللہ تعالیٰ نے اُس کو عطا فرمائی پھر جمعہ کی نماز کی طرف آیا اور نہ لغو کلام کیا اور نہ ہی دو آدمیوں کے درمیان جدائی کی تو اس کے لیے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔

(3)''عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ: حَقٌّ عَلَی الْمُسلِمِینَ: أَنْ یَغتَسِلُوا یَومَ الْجُمُعَةِ

وَلْيَمَسَّ أَحَدُهُم مِن طِيبِ أَهْلِهِ فَإِن لَم يَجِد فَالمَاءُ لَهُ طِيبٌ"

حوالہ: (جامع ترمذی، ابواب الجمعۃ، باب ماجاء فی السواک و الطیب یوم الجمعۃ، حدیث: ۵۲۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں پر حق ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور اُن میں سے ہر ایک اپنے گھر میں جو خوشبو موجود ہو لگائے اور اگر خوشبو نہ ملے تو پانی ہی اُس کے لیے خوشبو ہے۔ (یعنی بدن سے پانی کے ساتھ بدبو ختم ہو جائے گی یہی اس کے لیے کافی ہے)

(4) "عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هٰذَا يَومُ عِيدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِلمُسلِمِينَ فَمَن جَاءَ إِلَى الجُمُعَةِ فَليَغتَسِل وَإِن كَانَ طِيبٌ فَليَمَسَّ مِنهُ وَعَلَيكُم بِالسِّوَاكِ"

حوالہ: (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی زینۃ یوم الجمعۃ، حدیث: ۱۰۹۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کو مسلمانوں کے لیے عید کیا ہے پس جو جمعہ کی نماز کو آئے تو چاہیے کہ وہ غسل کرے اور اگر اُس کے پاس خوشبو ہو تو لگائے اور تم پر مسواک ضروری ہے۔

مسئلہ:

جمعہ کے دن خوشبو لگانا امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک مستحب ہے اور جمہور کے نزدیک سنت ہے۔

حوالہ: (الفقہ الاسلامی و ادلتہ، ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی، سنن الجمعۃ و مکروھاتھا، مکتبۃ الاسد، دمشق دار الفکر، ج۲، ص ۲۷۱)

حالتِ روزہ میں خوشبو کا استعمال:

مسئلہ: اگر بتی وغیرہ خوشبو سلگتی تھی اس نے منہ قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے کھینچا روزہ جاتا رہا۔

حوالہ: (بہارِ شریعت، ج۱، ص۹۸۲، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

احناف کے نزدیک حالتِ روزہ میں خوشبو لگانا اور داڑھی وغیرہ کو خوشبو دار تیل لگانا اور سرمہ لگانا جائز ہے۔

لیکن مالکیہ کے نزدیک دن کو (حالتِ روزہ میں) خوشبو لگانا یا سونگھنا مکروہ ہے۔

حوالہ: (الفقہ الاسلامی و ادلتہ، ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی، الباب الثالث، الصیام والاعتکاف، الفصل الاول، الصیام، مکرھات الصیام، مکتبۃ الاسد، دمشق دار الفکر، ج۲، ص۵۶۱)

عید کے دن خوشبو لگانا:

عید کے دن خوشبو لگانا مستحب ہے۔

حوالہ: (بہارِ شریعت، ج۱، ص۷۸۰، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

حج وعمرہ کرنے والے کے لیے بحالت احرام خوشبو لگانا کیسا؟:

نوٹ: مندرجہ ذیل مسائل میں جہاں دم کہا جائے گا اس سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہوگی اور بدنہ سے مراد اُونٹ یا گائے ہوگی، یہ سب جانور انہیں شرائط کے ہونگے جو شرائط قربانی میں ہیں اور صدقہ سے مراد نصف صاع گیہوں (گندم) یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور اور پھر ان کی قیمت ہے۔

حوالہ: (قانونِ شریعت، حج کا بیان، ص۲۴۲)

مسئلہ:

خوشبو اگر بہت سی لگائی جس دیکھ کر لوگ بہت بتائیں اگر چہ عضو کے تھوڑے سے حصہ پر یا کسی بڑے عضو جیسے سر، منہ، ران، پنڈلی، کو پورا سان دیا اگر چہ خوشبو

تھوڑی تھی تو ان دونوں صورتوں میں دم ہے، اور اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے سے حصے کو لگائی تو صدقہ ہے۔

حوالہ: (الفتاوی الھندیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی جنایات، الفصل الاول، ج۱، ص۲۴۰۔۲۴۱، بحوالہ بہار شریعت، ج۱، ص۱۱۶۳، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

کپڑے یا بچھونے پر خوشبو ملی تو خود خوشبو کی مقدار دیکھی جائے گی زیادہ ہے تو دم اور کم ہے تو صدقہ۔

حوالہ: (الفتاوی الھندیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی جنایات، الفصل الاول، ج۱، ص۲۴۱، بحوالہ بہار شریعت، ج۱، ص۱۱۶۳، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

خوشبو سونگھی پھل ہو یا پھول جیسے لیمو، نارنگی، گلاب، چمیلی، بیلے، جُوہی وغیرہ کے پھول تو کچھ کفارہ نہیں۔

حوالہ: (رد المحتار "کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص۶۵۳)

مسئلہ:

احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی تھی احرام کے بعد پھیل کر اور اعضاء کو لگ گئی تو کفارہ نہیں۔

حوالہ: (رد المحتار "کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص۶۵۳)

مسئلہ:

محرم نے دوسرے کے بدن پر خوشبو لگائی مگر اس طرح کہ اس کے ہاتھ وغیرہ کسی عضو میں خوشبو نہ لگی یا اس کو سلا ہوا کپڑا پہنایا تو کچھ کفارہ نہیں مگر جب کہ محرم کو خوشبو لگائی یا سِلا ہوا کپڑا پہنایا تو گناہ گار ہوا اور جس کو لگائی یا پہنایا اس پر کفارہ واجب ہے۔

حوالہ: (رد المحتار "کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص۶۵۳)

مسئلہ:

تھوڑی سے خوشبو بدن کے متفرق حصوں میں لگائی اگر جمع کرنے سے پورے بڑے عضو کی مقدار کو پہنچ جائے تو دم ہے ورنہ صدقہ اور زیادہ خوشبو متفرق جگہ لگائی تو بہر حال دم ہے۔

حوالہ: (رد المحتار "کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص۶۵۴)

مسئلہ:

ایک جلسہ میں کتنے ہی اعضاء پر خوشبو لگائے بلکہ سارے بدن پر بھی لگائے تو ایک ہی دم ہے اور ایک کفارہ واجب اور کئی جلسوں میں لگائی تو ہر بار کے لیے الگ الگ کفارہ ہے خواہ پہلی بار کا کفارہ دے کر دوسری بار لگائی یا ابھی کسی کا کفارہ نہ دیا ہو۔

حوالہ: (رد المحتار "کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص۶۵۴، بحوالہ بہار شریعت، ج۱، ص۱۱۶۴، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

کسی شئی میں خوشبو لگی تھی اسے چھوا، اگر اس سے خوشبو چھوٹ کر بڑے عضوِ کامل کی قدر بدن کو لگی تو دم دے اور کم ہو تو صدقہ اور کچھ نہیں تو کچھ نہیں، مثلاً سنگ اسود شریف پر خوشبو ملی جاتی ہے اگر بحالتِ احرام بوسہ لیتے میں بہت سی لگی تو دم اور تھوڑی سی تو صدقہ۔

حوالہ: (الفتاوی الهندیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی جنایات، الفصل الاول، ج۱، ص۲۴۱، بحوالہ بہارِ شریعت، ج۱، ص۱۱۶۴، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

خوشبودار سرمہ ایک بار یا دو بار لگایا تو صدقہ دے، اس سے زیادہ میں دم اور جس

سرمہ میں خوشبو نہ ہو اُس کے استعمال میں حرج نہیں، جب کہ بضرورت استعمال اور بلا ضرورت مکروہ۔

حوالہ: (الفتاوی الھندیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی جنایات، الفصل الاول، ج۱، ص ۲۴۱، بحوالہ بہار شریعت، ج۱، ص ۱۱۶۴، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

اگر خالص خوشبو جیسے مشک، زعفران، لونگ، الا پچی، دار چینی، اتنی کھائی کہ منہ کے اکثر حصہ میں لگ گئی تو دم ہے ورنہ صدقہ۔

حوالہ: (رد المحتار "کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص ۶۵۴، بحوالہ بہار شریعت، ج۱، ص ۱۱۶۴، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

کھانے میں پکتے وقت خوشبو پڑی یا فنا ہو گئی تو کچھ نہیں، ورنہ اگر خوشبو کے اجزاء زیادہ ہوں تو وہ خالص خوشبو کے حکم میں ہے اور کھانا زیادہ ہو تو کفارہ کچھ نہیں مگر خوشبو آتی ہو تو مکروہ ہے۔

حوالہ: (رد المحتار "کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص ۶۵۶، الفتاوی الھندیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی جنایات، الفصل الاول، ج۱، ص ۲۴۱، بحوالہ بہار شریعت، ج۱، ص ۱۱۶۴، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

پینے کی چیز میں خوشبو ملائی گئی اگر خوشبو غالب ہے یا تین بار یا زیادہ پیا تو دم ہے ورنہ صدقہ۔

حوالہ: (رد المحتار "کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص ۶۵۴، بحوالہ بہار شریعت، ج۱، ص ۱۱۶۵، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

تمباکو کھانے والے اس کا خیال رکھیں کہ کہ احرام میں خوشبودار تمباکو نہ کھائیں کہ پتیوں میں تو ویسے ہی کچی خوشبو ملائی جاتی ہے اور قوام میں بھی اکثر پکانے کے بعد مشک وغیرہ ملاتے ہیں۔

حوالہ: (بہارِ شریعت، ج۱، ص۱۱٦۵، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

خمیرہ تمباکو نہ پینا بہتر ہے کہ اس میں خوشبو ہوتی ہے مگر پیا تو کفارہ نہیں۔

حوالہ: (بہارِ شریعت، ج۱، ص۱۱٦۵، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

اگر ایسی جگہ گیا جہاں خوشبو سُلگ رہی ہے اور اس کے کپڑے بھی بس گئے تو کچھ نہیں، اور سُلگا کر اس نے خود بسائے تو قلیل میں صدقہ اور کثیر میں دم اور نہ بسے تو کچھ نہیں اور اگر احرام سے پہلے بسایا تھا اور احرام میں پہنا تو مکروہ ہے مگر کفارہ نہیں۔

حوالہ: (الفتاوی الھندیہ، کتاب المناسك، الباب الثامن فی جنایات، الفصل الاوّل، ج۱، ص۲٤۱، بحوالہ بہار شریعت، ج۱، ص۱۱٦۵، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

سر پر مہندی کا پتلا خضاب کیا کہ بال نہ چھپے تو ایک دم اور گاڑھی تھوپی کہ بال چھپ گئے اور چار پہر گزرے تو مرد پر دو دم اور چار پہر سے کم میں ایک دم اور صدقہ اور عورت پر بہر حال ایک دم، چوتھائی سر چھپنے کا بھی یہی حکم ہے۔

حوالہ: (الجواھر النیرہ" کتاب الحج، باب الجنایات، ص۲۱۷، بحوالہ بہار شریعت، ج۱، ص۱۱٦۵، مکتبۃ المدینہ دعوث اسلامی)

مسئلہ:

داڑھی میں مہندی لگائی جب بھی دم واجب ہے، پوری ہتھیلی یا تلوے میں لگائی تو دم دے، مرد ہو یا عورت، اور چاروں ہاتھ پاؤں میں ایک ہی جلسے میں لگائی جب بھی ایک ہی دم ہے، ورنہ ہر جلسہ پر ایک دم اور ہاتھ پاؤں کے کسی حصہ میں لگائی تو صدقہ۔

حوالہ: (رد المحتار "کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص۶۵۴، بحوالہ بہارِ شریعت، ج۱، ص۱۱۶۵، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

خطمی سے سر یا داڑھی دھوئی تو دم ہے۔

حوالہ: (الفتاوی الھندیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی جنایات، الفصل الاول، ج۱، ص۲۴۱، بحوالہ بہار شریعت، ج۱، ص۱۱۶۶، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

عطر فروش کی دکان پر خوشبو سونگھنے کے لیے بیٹھا تو کراہت ہے ورنہ حرج نہیں۔

تخریج: (الفتاوی الھندیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی جنایات، الفصل الاول، ج۱، ص۲۴۱، بحوالہ بہار شریعت، ج۱، ص۱۱۶۶، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

چادر یا تہبند کے کنارے میں مشک، عنبر، زعفران باندھا اگر زیادہ ہے اور چار پہر گزرے تو دم ہے اور کم ہے تو صدقہ۔

حوالہ: (رد المحتار "کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص۶۵۴، بحوالہ بہارِ شریعت، ج۱، ص۱۱۶۵، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

خوشبو استعمال کرنے میں قصد یا بلا قصد ہونا، یاد کر کے یا بھولے سے ہونا مجبوراً یا

خوشی سی ہونا مرد و عورت سب کے لیے یکساں حکم ہے۔

حوالہ: (الفتاوی الھندیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی جنایات، الفصل الاول، ج۱، ص۲۴۱، بحوالہ بہارِ شریعت، ج۱، ص۱۱۶۶، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

خوشبو لگانا جب جرم قرار پایا تو بدن یا کپڑے سے دور کرنا واجب ہے اور کفارہ دینے کے بعد زائل نہ کیا تو پھر دم وغیرہ واجب ہوگا۔

حوالہ: (الفتاوی الھندیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی جنایات، الفصل الاول، ج۱، ص۲۴۱۔۲۴۲، بحوالہ بہارِ شریعت، ج۱، ص۱۱۶۶، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

خوشبو لگانے سے بہر حال کفارہ واجب ہے اگرچہ فوراً زائل کر دی ہو اور اگر کوئی غیر مُحرم ملے تو اس سے دھلوائے اور اگر صرف پانی بہانے سے دُھل جائے تو یوہیں کرے۔

حوالہ: (لباب المناسک"و" المسلک المتقسط"کتاب الحج، باب الجنایات، فصل لا یشترط بقاء الطیب، ص۳۱۹، بحوالہ بہارِ شریعت، ج۱، ص۱۱۶۶، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

روغنِ چمیلی وغیرہ خوشبودار تیل لگانے کا وہی حکم ہے جو خوشبو استعمال کرنے میں تھا۔

حوالہ: (الفتاوی الھندیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی جنایات، الفصل الاول، ج۱، ص۲۴۰، بحوالہ بہارِ شریعت، ج۱، ص۱۱۶۶، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

تِل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو البتہ ان

کے کھانے اور ناک میں چڑھانے اور زخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے سے صدقہ واجب نہیں۔

حوالہ: (رد المحتار "کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص۶۵۵، بحوالہ بہارِ شریعت، ج۱، ص۱۱۶۶، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

مشک، عنبر، زعفران وغیرہ جو خود ہی خوشبو ہے ان کے استعمال سے مطلقاً کفارہ لازم ہے اگرچہ دواءً استعمال کیا ہو یہ اس صورت میں ہے جب کہ ان کو خالص استعمال کریں اور اگر دوسری چیز جو خوشبودار نہ ہو اس میں ملا کر استعمال کیا تو غالب کا اعتبار ہے اور دوسری چیز میں ملا کر پکا لیا تو کچھ حرج نہیں۔

حوالہ: (رد المحتار "کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص۶۵۶، بحوالہ بہارِ شریعت، ج۱، ص۱۱۶۷، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

زخم کا علاج ایسی دوا سے کیا جس میں خوشبو ہے پھر دوسرا زخم ہوا اس کا علاج پہلے کے ساتھ کیا تو جب تک پہلا اچھا نہ ہوا اس دوسرے کی وجہ سے کفارہ نہیں اور پہلے کے اچھے ہونے کے بعد دوسرے میں وہ خوشبودار دوا لگائی تو دو کفارے واجب ہیں۔

حوالہ: (الفتاوی الہندیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی جنایات، الفصل الاوّل، ج۱، ص۲٤۱، بحوالہ بہار شریعت، ج۱، ص۱۱۶۷، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

کُسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا چار پہر پہنا تو دم دے اور اس سے کم تو صدقہ اگرچہ فوراً اُتار ڈالا۔

حوالہ: (لباب المناسک" و" المسلک المتقسط" کتاب الحج، باب الجنایات، فصل فی تطیب

الثوب اذا کان الطیب شبراً فی شبر، ص ۳۲۰، بحوالہ بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۷، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

میت کے متعلق خوشبو کے احکام: مسئلہ:

(غسل کے بعد) میت کی داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور مواضع سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے، قدم، پر کافور (خوشبو کا نام) لگائیں۔

حوالہ: (الفتاوی الھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۱، بحوالہ بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۸۲۱، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے اور عورت کے لیے جائز یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے اُس کا کفن دیا جا سکتا ہے اور جو زندگی میں ناجائز، اُس کا کفن بھی ناجائز،

حوالہ: (الفتاوی الھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۱، بحوالہ بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۸۱۹، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو عورت کے لیے جائز ہے جس نے احرام باندھا اُس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اُس کا منہ اور سر کفن سے چھپایا جائے۔

حوالہ: (الفتاوی الھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۶۱، بحوالہ بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۸۲۱، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

احناف اور مالکیہ کے نزدیک میت چاہے محرم ہو یا غیر محرم دونوں کو خوشبو لگائی

جائے گی لیکن شوافع اور حنابلہ کے نزدیک اگر مرنے والا محرم (احرام باندھنے والا) ہو تو اس کو خوشبو نہیں لگائی جائے گی۔

حوالہ: (الفقہ الاسلامی و ادلتہ، ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی، مکتبۃ الاسد، دمشق دار الفکر، ج۲، ص ۴۱۲)

مسئلہ:

احناف، شوافع، اور حنابلہ کے نزدیک قبر پر خوشبو لگانا جائز ہے اور اُس پر پانی چھڑکنا اور اُس پر کوئی تر ٹہنی لگانا سنت ہے۔

(الفقہ الاسلامی و ادلتہ، ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی، مکتبۃ الاسد، دمشق دار الفکر، ج۲، ص ۴۶۳-۴۶۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الکوحل آمیز پرفیومز (خوشبوئیں) ودیگر اشیاء اور علمائے کرام کے فتوے

مرتب
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی
فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از حمد و صلوٰۃ بندۂ فقیر الی اللہ و رسولہ عرض کرتا ہے میں نے مناسب سمجھا کہ جہاں پر ہم نے خوشبو کے متعلق فقہی مسائل بیان کیے وہاں یہ مسئلہ بھی بیان کر دیا جائے کہ علمائے کرام اور مفتیانِ عظام الکوحل آمیز پرفیومز کے متعلق کیا فرماتے ہیں بندۂ فقیر الی اللہ و رسولہ اپنی کم علمی کے باوجود الکحل کی تاریخ اور صرف علمائے کرام کے فرمان اور تحقیق نقل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ احسن طریقہ سے بیان کرنے کے بعد قابلِ عمل احکام پر عمل کی توفیق سے مالا مال فرمائے آمین بجاہ النبی کریم الامین ﷺ ''

الکحل کی تاریخ:

سب سے پہلا شخص جس نے الکحل کا اظہار کیا اور اس کی تقطیر کے (Distenation) کے عمل کو انجام دیا وہ جابر بن حیان التوحیدی ہے اور یہ واقعہ 185ھ یعنی 800ء کا ہے۔ پھر عربوں سے یورپ میں منتقل ہوا تو یورپین حضرات نے اس کو ہر علاج کے لیے استعمال کیا اور کہا کہ یہ مرض کی دوا ہے۔

تخریج: (الخمر، ص ۲۵، مترجم سید ابوالحسن برنی، بحوالہ الکحل کی شرعی حثییت، از محمد انوار الحق جنید، ص ۴۹، مکتبہ جمال کرم لاہور،)

لکحل کی خصوصیات:

1۔ بے رنگ شفاف مائع ہوتا ہے۔

2۔ بہت سی اشیاء کو حل کرنے کی خاصیت رکھتا ہے۔

3۔ پانی، کلوروفام یا ایتھر میں ہر نسبت سے حل ہو جاتا ہے۔

4۔ اس کا اپنا مخصوص ذائقہ اور بو ہوتی ہے۔

5۔ بہت تیزی کے ساتھ بخارات میں تبدیل ہوکراُڑ جاتا ہے۔

6۔ جلدآگ پکڑتا ہےاوراس کا شعلہ نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔

7۔ جلد پر لگانے سے ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے۔

8۔ 10 فیصد یااس سے زائد طاقت میں جراثیم کش ہوتا ہے۔

9 ۔درجہ ابال 78 فیصد سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔

10۔ کثافت اضافی 790 ہوتی ہے۔

11۔ جب درجہ حرارت 10 فیصد سینٹی گریڈ ہوتا اس کا درجہ حرارت انجماد منفی 144 ہوتا ہے۔

تخریج: (Homeopathic Pharmacy)بحوالہ الکحل کی شرعی حثیت، از محمد انوار الحق جنید، ص۴۹، مکتبہ جمال کرم لاہور،)

الکحل کی پہچان:

1۔ اگر یکساں مقدار میں الکوحل اور آب مقطر ملایا جائے تو الکوحل کی خارجی بوختم ہو جاتی ہے۔

2۔ اگر سلور نائٹریٹ سولیوشن کے چند قطرے اس میں شامل کیے جائیں اور تیز روشنی سے متاثر کیا جائے تو خالص ہونے کی صورت میں اس کی رنگت میں بتدیلی نہیں آتی۔

3۔ اگر سلفیورک ایسڈ کے چند قطرے اپنے ہم وزن کے برابر الکوحل میں ملائے جائیں تو اس کی رنگت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

تخریج: (Homeopathic Pharmacy)بحوالہ الکحل کی شرعی حثیت، از محمد انوار الحق جنید، ص۴۹، مکتبہ جمال کرم لاہور،)

الکحل کا استعمال:

1۔ ہومیو پیتھک مدر ٹینکچر اور مدر سلوشن کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔
2۔ دواؤں کی طاقتوں یا پوٹینٹائزیشن میں استعمال ہوتا ہے۔
3۔ بیرونی استعمال کی ادویات میں شامل ہوتا ہے۔
4۔ کیمیائی اشیاء کو محفوظ کرنے کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

فتویٰ نمبر: 1

از مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد اشرف القادری محدثِ نیک آبادی مدظلہ العالی

(نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

سوال: قبلہ معلوم یہ کرنا ہے کہ سردیوں میں لوشن، کولڈ کریم، ہم استعمال کرتے ہیں لیکن ان چیزوں میں الکوحل اور پرفیوم علیحدہ سے شامل ہوتی ہے ان چیزوں کا استعمال ہر خاص و عام کرتا ہے اس طرح صابن اور شیمپو میں بھی الکوحل کا استعمال ہوتا ہے، کیا ان چیزوں کا استعمال جائز ہے اگر جائز ہے تو پرفیوم کی بھی وضاحت فرما دیں۔ (نامعلوم سائل)

جواب: آدمی کو ایسی چیزوں سے پرہیز کرنی چاہیے۔ بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہماری اس میں مجبوری ہے۔ جیسا دوائیں وغیرہ میں فریقین کی باتیں سننے کے بعض اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ حتیٰ الامکان اس سے پرہیز کرنی چاہیے۔

اور جہاں مجبوری بن جائے کہ اس کے بغیر گزارا نہیں ہو سکتا تو وہاں الکوحل والی دواؤں کا استعمال کر لیں۔

لیکن یہ لوشن، کولڈ کریم، اور پرفیوم وغیرہ یہ تو ہماری ضروریات نہیں ہیں اور نہ ہماری مجبوری ہے یہ صرف ایک فیشن ہے بس، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں، جب الکوحل والا بھی خوشبو ہے اور بغیر الکوحل کے بھی تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم الکوحل والی کو اختیار کریں؟ اسی طرح جو لوشن ہوتے ہیں یا کولڈ کریم وغیرہ چیزیں ہوتی ہیں، ان ساری چیزوں میں الکوحل نہیں ہوتی یہ نسخہ پیکنگ پر لکھا ہوتا ہے جس چیز میں الکوحل ہو تو اس کی پیکنگ پر لکھا ہوتا ہے کہ اس میں الکوحل کی ملاوٹ ہے اور جہاں نہ ہو تو وہاں الکوحل کا نام نہیں

ہوتا۔

یہ مسلمانوں کا ملک ہے اس میں آپ رہتے ہیں تو نیک گمانی کرتے ہوئے جس پر الکوحل نہ لکھا ہو اُس قسم کا لوشن یا کریم آپ استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کی اجازت ہے جب الکوحل کے بغیر والی اور الکوحل والی اشیاء موجود ہیں تو پھر ہمیں کیا مجبوری کہ ہم الکوحل کے بغیر والی چھوڑ کر الکوحل والی استعمال کریں؟

البتہ ہومیو پیتھک کی دواؤں میں معاملہ بعض اوقات سنگین بن سکتا ہے تو وہاں ہم اُس صورت میں مجوزین کے فتوے کے قائل ہو سکتے ہیں۔ (از انٹرنیٹ، بتصرف)

فتویٰ نمبر:2

از صاحبزادہ پیشوائے اہلسنّت مفتی محمد عثمان افضل قادری مدظلہ العالی

(نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

سوال: حضرت صاحب پوچھنا یہ ہے کہ کیا الکوحل والی پرفیوم لگانا جائز ہے؟

(سائل ابوالاحمد)

جواب: حتی الامکان اس سے پرہیز کرنی چاہیے۔ جب الکوحل کے بغیر والی اور الکوحل والی پرفیو میں موجود ہیں تو بغیر الکوحل والی ہی استعمال کریں۔ لیکن بوقتِ مجبوری الکوحل کا استعمال کسی طریقہ سے بھی ہو جائز ہے۔

فتویٰ نمبر:3

از دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ پرفیوم لگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پرفیوم کا استعمال جائز ہے کیونکہ جید علمائے کرام نے لوگوں کے کثرت سے اس مسئلہ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے امام اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے قول پر فتویٰ دیا ہے لہٰذا ہمارا فتویٰ بھی یہی ہے تا کہ الکوحل والی خوشبوؤں سے کروڑوں مسلمان گناہگار نہ ہوں اور نہ ان کی نمازیں باطل ہوں۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ بالصواب عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم

کتبہ: ابو الصالح محمد قاسم قادری

۱۷ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ ۲۲ اکتوبر 2005ء

فتویٰ نمبر: 4

ازعلامہ غلام رسول سعیدی صاحب علیہ الرحمۃ

الکوحل اور اسپرٹ کی تحقیق:

علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی الکوحل اور اسپرٹ کی تحقیق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

میتھے نول کو وسیع پیمانے پر محلل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اس سے فارم ایلڈی ہائیڈ (FORMALDEHYED) تیار کی جاتی ہے یہ بہت زہریلا مرکب ہے اس سے اندھاپن بلکہ بعد اوقات موت بھی واقع ہوسکتی ہے، اس لیے میتھے نول (METHANOL) کو ایتھے نول (ETHANOL) میں شامل کر دینے سے ایتھے نول (ETHANOL) پینے کے قابل نہیں رہتا یعنی ڈینیچرڈ (DENATURED) ہو جاتا ہے۔

ایتھے نول (ETHANOL):

زمانہ قدیم سے ایتھے نول (ETHANOL) چینی کے محلول یا غلّے کے نشاستے کی تخمیر سے تیار کیا جاتا ہے تخمیر (FERMENTATION) ایک حیاتی کیمیائی (BIOCHEMICAL) عمل ہے جو خمیر (YEAST) یا دیگر باریک جراثیموں (MICRO ORGANISMS) میں پائے جانے والے اینزائمز (ENZYMES) کی موجودگی میں واقع ہوتا ہے یہ اینزائمز (ENZYMES) پیچیدہ نامیاتی عمل انگیز ہیں جن کا عمل مخصوص ہوتا ہے۔

عمل تخمیر سے محلول میں 12 فیصد ایتھے نول (ETHANOL) پیدا ہوتا ہے تخمیر شدہ محلول کو کسری کشید (ERACTIONAL DISTILATION) سے 95 فیصد ایتھے نول حاصل ہوتی ہے جسے ریکٹی فائیڈ اسپرٹ (RECITFIED SPIRITE) بھی کہتے ہیں، مکمل طور پر غیر آبیدہ الکوحل (سوفی صد خالص) حاصل کرنے کے لیے 95 فیصد ایتھے نول میں CaO ملا کر آمیزے کو کشید کر لیتے ہیں۔ ڈسٹیلیٹ یعنی حاصل کشید کو خالص یا مطلق الکحل (ABSOLTUTE ALCOHOL) کہتے ہیں۔

ایتھے نول کو ناقابل استعمال مشروب بنا دینے کے لیے اس میں میتھے نول (METHANOL) جیسی زہریلی اشیاء ملا دی جاتی ہیں یہ الکحل کو ڈینیچر کرنا (DENATURING OF ALCOHOL) کہلاتا ہے جب ایتھائل الکحل میں میتھائل الکحل ملا کو اس ڈینیچر کر دیا جاتا ہے تو اسے میتھیلیٹڈ اسپرٹ

(METHYLATED) کہتے ہیں۔

حوالہ: (شرح صحیح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی، ج ٦ ص ۲۲۰۔۲۲۱، فرید بکسٹال لاہور،)

اور جلد نمبر ۴ میں الکحل کے بارے یہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم فقہ حنفی کی متعدد کتابوں کے حوالہ جات سے یہ بیان کر چکے ہیں، کہ خمر کے علاوہ دیگر شرابوں کی قلیل مقدار جو نشہ آور نہ ہو وہ امام ابوحنیفہ اور امام یوسف کے نزدیک جائز ہے اس لیے الکحل بھی اگر اسی مقدار میں ہو تو وہ بھی جائز ہے۔

کیونکہ الکحل انگور اور کھجور سے نہیں بنائی جاتی بلکہ شہد، شیرہ، مختلف دانے، جو، اناس، گندھک، ادرک کی جڑ، اور دیگر نشاستہ دار اشیاء سے بنائی جاتی ہے جب کہ خمر کے لیے صرف انگور سے بنایا جانا کافی نہیں بلکہ انگور کا کچا شیرہ جو پڑے رہنے سے جھاگ چھوڑ دے وہ خمر کہلاتا ہے، اس لیے الکحل پر خمر کی تعریف صادق نہیں آتی۔ اور الکحل کی وہ مقدار جو حدِ نشہ تک نہ پہنچے امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے۔

حوالہ: (شرح صحیح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی، ج ٤ ص ۳۲۲، فرید بکسٹال لاہور،)

پرفیوم کا حکم:

یہ تحقیق کرنے کے بعد علامہ غلام رسول سعیدی صاحب مدظلہ العالی الکحل آمیز اشیاء کا شرعی حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ہم اس بحث کے شروع میں قرآن مجید، احادیث صحیحہ، آثارِ صحابہ، اقوال تابعین اور ائمہ احناف کی تصریحات سے بیان کر چکے ہیں کہ خمر کے علاوہ باقی نشہ آور مشروبات قلیل مقدار میں (بوقتِ اشد ضرورت) جائز ہیں، اس لیے ایلو پیتھک اور ہومیو پیتھک دوائیں جائز ہیں جن میں الکحل استعمال کی جاتی ہے، اسی طرح قلیل مقدار میں طبی ضرورت کی بناء پر اسپرٹ کا

استعمال بھی جائز ہے اور سینٹ اور'' پرفیوم'' وغیرہ جن میں الکحل ملی ہوتی ہے ان کا استعمال بھی جائز ہے۔(شرح صحیح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی مد ظلہ العالی، ج ۶ ص ۲۲۰۔۲۲۱، فرید بکسٹال لاہور،)

فتویٰ نمبر:5

ازمفتیانِ مجلس شرعی مبارک پور(انڈیا)

الکحل کی لفظی تشریح:

ایلکوہل(1)(Alcohol)کاطبی نام الکحل ہے جس کا معنیٰ عربی میں'' روح الخمر'' اوراُردو میں'' روح شراب'' یا'' جوہرِ شراب'' ہے انگریزی زبان کی بڑی مشہور لغت'' بھاگواز'' میں اس کا معنیٰ یہ لکھا ہے، خالص شراب کی روح، پیورا سپرٹ آف وائن(Pure Spirit of Wine)(2)انگریزی کی دوسری مستند اور متداول لغت'' ایڈوانسڈ ٹوئینٹھ سنچری ڈکشنری'' میں اس کا معنیٰ'' روح شراب'' درج ہے (3)مخزن الادویہ ڈاکٹری (4)میں اس کی تشریح اس طرح ہے''انگریزی لفظ ایلکویل مشتق ہے عربی لفظ'' الکحل'' سے جس کے معنیٰ اصطلاحِ کیمیا میں نہایت مقطر یا روح کے ہیں، مگر اب اس لفظ کا اطلاق'' مطلق روحِ شراب'' پر ہوتا ہے۔(5)،(6)

تخریج:

(1)الکحل کا انگریزی تلفظ" ایلکوھل"ھے۔

(2)بھاگواز ڈکشنری کلاں، ص45۔

(3)ایڈوانسڈ ٹوئینتھ سنچری ڈکشنری، ص20۔

(4)مخزن الادویہ ڈاکٹری، یہ اپنے موضوع پر بہت جامع اور منفرد کتاب ھے یہ انگریزی طب کی کئی ایک مستند کتابوں سے ماخوذ ھے، مثلاً، (۱)فارماکوپیا، (۲)فارماکوپیڈیا، (۳)میٹریا میڈیکا

آف انڈیا، (۴)برٹش فارما سیوٹیکل کوڈیکس وغیرہ۔

(5، 6)مخزن الادویہ ڈاکٹری، ص 623، بیان ایلکھال، مجلس شرعی کے فیصلے، جلد اوّل، ص 110، والضحی پبلی کیشنز لاہور۔

الکحل آمیز اشیاء کا استعمال:

میز، کرسی، (پرفیوم)، دیوار، وغیرہ میں جو رنگ استعمال ہوتے ہیں، اگر بطریق شرعی یہ ثابت بھی ہو کہ ان میں اسپرٹ یا الکحل کی آمیزش ہے تو بھی اب بوجہِ عمومِ بلویٰ و دفع حرج حکمِ طہارت ہے، جیسا کہ رنگین کپڑوں کے بارے میں مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے بوجہِ عمومِ بلویٰ حکم طہارت دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم،

دستخط فیصل بورڈ

(۱)فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ (۲) جلال الدین احمد الامجدی

(۳) ضیاء المصطفیٰ قادری عفی عنہ

دستخط دیگر علمائے کرام ومفتیان عظام

(۱)محمد شریف الحق امجدی (۲) قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

(۳) محمد نظام الدین رضوی (۴) محمد معراج القادری،

(مجلس شرعی کے فیصلے، جلد اوّل، ص 121، والضحی پبلی کیشنز لاہور،)

پرفیوم کا حکم:

قارئین کرام اس فتویٰ میں عمومِ بلویٰ کی وجہ سے الکحل آمیز اشیاء کی طہارت (یعنی جواز) کا حکم دیا گیا ہے اور پرفیوم کا استعمال بھی عمومِ بلویٰ کے تحت جائز ہے، مفتی نظام الدین رضوی عمومِ بلویٰ کی تعریف یہ کرتے ہیں۔

”وہ حالت وکیفیت جس کے باعث عوام وخواص سبھی محظورِ شرعی میں مبتلا

ہوں اور دین، جان، عقل، نسب، مال، یا ان میں سے کسی ایک کے تحفظ کے لیے اس سے بچنا متعذر یا حرج و ضرر کا سبب ہو"

(فقہ اسلامی کے سات بنیادی اصول، مفتی نظام الدین رضوی، دار النعمان کراچی 2009، ص نمبر: 163،)

یہ تعریف پرفیوم کے بارے میں بھی صادق آتی ہے کیونکہ پرفیوم کا استعمال اس قدر زیادہ ہو چکا ہے کہ اب اس سے بچنا حرج و ضرر کا سبب ہے لہٰذا پرفیوم کا استعمال بھی عمومِ بلویٰ کی وجہ سے جائز ہے۔ لیکن پھر بھی حتی الامکان احتیاط بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب" "ابوالاحمد غفرلہ"

فتویٰ نمبر: 6

از مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ، مفتی عبدالرحیم بستوی و مفتی عبدالواجد قادری،

سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے محققین و مفتیان، شرع متین، اس مسئلہ کے بارے میں کہ پرفیوم (الکحل ملی ہوئی خوشبو) کا استعمال از روئے شرع ناجائز و حرام ہے یا جائز و حلال؟ اس جسم یا کپڑے پر لگا کر نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ ایک دینی رہنما جن کو یہاں اکثر مسلمان اپنا دینی قائد بھی سمجھتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگرچہ الکحل کے استعمال میں علماء کا اختلاف ہے لیکن علمائے پاکستان کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ الکحل شراب نہیں ہے اور اس کا استعمال جس یا کپڑے پر یا دواؤں میں حلال ہے۔

یہاں مقیم ایک مفتی صاحب سے یہی مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ الکحل اسپرٹ ہے جو خالص شراب ہے اب تک علمائے اہلسنت کی یہی تحقیق ہے، لہٰذا اس کا استعمال ناجائز و حرام ہے جس کپڑے یا جسم پر اُسے لگایا جائے گا کپڑے یا جسم کا اتنا

حصہ ناپاک ہو جائے گا۔ اگر وہ ایک درہم کی مقدار میں ہو تو نماز نہیں ہو گی پڑھ لی تو اس نماز کو پھر سے پڑھنا فرض ہو گا اور جہاں تک دواؤں کا تعلق ہے تو الکحل آمیز دواؤں کا استعمال بھی ممنوع ہے ہاں جہاں ان دواؤں کا بدل ممکن نہ ہو اور جان جانے یا اعضائے بدن میں سے کسی عضو کے بیکار ہونے کا یقینی خطرہ ہو تو ''اضرورات تبیح المحظورات'' کے خانہ میں داخل ہو کر محدود حدوں میں اس کے استعمال کی رخصت ہو گی ان دونوں حکموں کے پیش نظر آمسٹرڈم کی مسلم عوام پریشان ہے لہٰذا حکمِ شرع سے آگاہ کیا جائے۔

السائل: عباس علی واجدی

سیکرٹری اسلامک فاونڈیشن

الجواب:

اس مسئلہ میں وہاں مقیم مفتی صاحب دام ظلہ و زید مجدہ کا موقف اور بیان درست اور حق ہے ان کے قول کے خلاف کرنے اور کہنے والے جاہل یا گمراہ ہیں اور اپنی رائے میں حلال و حرام کا فیصلہ گمراہی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے''

''وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ'' (النحل ۱۶:۱۱۶)

نہ کہو جو تمہاری زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ یہ حلال اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو۔

الکحل اسپرٹ کا جوہر ہے اور اسپرٹ عرقِ خمر ہے یہ خبیث ترین خمر و شراب ہے لہٰذا نجس و حرام ہے۔ امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا البریلوی نے اپنی کتاب ''الاحلی

من السکر" میں فرمایا:

"ان اسبارتو وهي روح النبيذ والخمر قطعاً بل من اخبث الخمور فهي حرام و رجس نجاسة غليظة كالبول"

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم رضا فاونڈیشن)

یعنی اسپرٹ تو یہ شراب کا جوہر ہے اور خمر و شراب ہے بلکہ وہ خبیث ترین شراب ہے لہٰذا یہ قطعاً حرام اور نجس ہے اور نجاست بھی غلیظہ جیسے پیشاب نجس ہے۔

لہٰذا جس چیز میں اس کی ملاوٹ ہوگی وہ ناپاک و نجس ہوگی جیسا کہ وہاں مقیم مفتی صاحب نے فرمایا۔ واللہ اعلم"

مفتی عبدالقیوم ہزاروی (جامعہ نظامیہ لاہور پاکستان :22/1/1999)

اس مسئلہ میں مفتی صاحب کا کہنا درست ہے اسی کے مطابق عمل کریں۔

واللہ الھادی وھوتعالیٰ اعلم

قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

(مرکزی دارالافتاء سوداگران بریلی شریف)

(فتاویٰ یورپ، از مفتی اعظم ہالینڈ عبدالواجد قادری، مکتبہ جام نور دہلی، ص ۵۱۴۔۵۱۵)

نوٹ:

علامہ و مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی مدظلہ العالی نے ماقبل گزرے ہوئے ایک فتویٰ کی تصدیق کی جس میں الکحل آمیز اشیاء کی حرمت (غیرِ جواز) کا موقف اختیار کیا گیا۔ لیکن یہاں پر انہی کا موقف الکحل آمیز اشیاء کی حلت (جواز) کا ہے۔ ایسا اس لیے ہوا کہ پہلے علماء کا فتویٰ الکحل آمیز اشیاء کے حرام ہونے کا تھا اب حلال و جائز

ہونے کا ہے اسی کے متعلق دار الافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی) سے سوال کیا گیا تو مفتیانِ کرام نے جواب دیا سوال و جواب دونوں اگلے فتویٰ میں آرہے ہیں۔

ابوالاحمد غفرلہ''

فتویٰ نمبر: 7

از دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ پہلے پرفیوم لگانے کی اجازت نہ تھی اب اجازت ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

فی زمانہ علمائے کرام نے پرفیوم لگانے کی اجازت دی ہے کیونکہ ہمارے زمانے میں لوگوں کا اس مسئلہ میں ابتلائے عام ہے لہٰذا علمائے کرام نے عموم بلویٰ کی وجہ سے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو اختیار کرتے ہوئے اس کی پاکی کا حکم فرمایا تاکہ مسلمان گناہگار ہونے سے بھی بچ جائیں اور ان کی نمازیں بھی باطل نہ ہوں۔ چنانچہ امام اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں:

''والحرج مدفوع بالنص و عموم البلوىٰ من موجبات التخفيف''۔ یعنی نص سے ثابت ہے کہ حرج دور کیا گیا اور عمومِ بلویٰ اسبابِ تخفیف سے ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۲، ص ۵۳، مکتبہ رضویہ کراچی)

یاد رہے کہ بعض ایسے مسائل ہوتے ہیں جن میں عرف یا کسی حرج کی وجہ سے حکم تبدیل کر دیا جاتا ہے یا اس میں تخفیف کی کوئی صورت نکالی جاتی ہے اس کی مثالیں کتبِ فقہ میں منقول ہیں۔ چنانچہ فقہاء کرام نے جنازے کے ساتھ ذکر کو مکروہ لکھا ہے۔ کیونکہ اس میں مشغولیت کے سبب مردے کو دیکھ کر جو فکرِ آخرت پیدا ہوگی یا

موت کی یاد آئے گی وغیرہ اس سے توجہ ہٹ جائے گی اس وجہ سے مکروہ فرمایا تھا۔مگر اب لوگوں میں یہ فکر یا موت کی یاد وغیرہ آنا ختم ہو چکا ہے تو فی زمانہ اگر ذکر کی اجازت نہ دی جاتی تو لوگ اپنی اپنی گفتگو میں مصروف رہتے اور دنیاوی باتوں سے گریز نہ کرتے لہٰذا ان باتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے علماء نے اب جنازے کے ساتھ ذکر کرنے کی اجازت دی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ بالصواب عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم

کتبہ:

ابو الصالح محمد قاسم قادری

۲۸ جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ ۲۴ جولائی 2006ء

فتویٰ نمبر:8

از علامہ ومفتی محمد اکمل قادری عطاری مدظلہ العالی

سوال:

پرفیوم اور باڈی سپرے سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ہوتی؟

(نامعلوم کالر)

جواب:

بالکل اس سے نماز ہو جاتی ہے اگر چہ اس میں الکحل ملا ہوا گر آپ تقویٰ اختیار کرنا چاہیں تو الگ بات ہے کہ آپ استعمال نہ کریں۔لیکن اس بات کی بڑے بڑے فقہاء نے اجازت دے دی ہے کہ آپ الکحل والی اشیاء استعمال کر سکتے ہیں۔

اور پرفیوم بہت زیادہ لوگوں میں عام ہو چکی ہے اور پھر براہ راست قرآن و

حدیث میں اس کو منع بھی نہیں کیا گیا۔ تو پھر فقہاء اپنی رائے کو واپس لے لیتے ہیں کیونکہ اگر وہ کہیں کہ یہ حرام ہے ناجائز ہے تو پھر نماز نہیں ہوگی تو فقہاء کا صرف اپنی رائے سے ہزاروں لوگوں کو گناہگار قرار دینا اور ان کی نمازوں کی بربادی کا سامان کرنا لازم آئے گا اور فقہاء اس چیز کو پسند نہیں کرتے کہ صرف اپنی رائے سے لوگوں کی نمازوں کی بربادی کا سامان کریں تو آپ اس کو بالکل یوز (استعمال) کر سکتے ہیں۔

(۱۹ صفر المظفر: اے۔آر۔وائے، ٹی وی +Q.TV)

عرضِ مصنف

دورانِ تحریر مجھ سے سہواً کوئی غلطی یا بھول ہوگئی ہو تو اپنے اُس رب کے بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں جس کی بخشش اور مغفرت کی کوئی حد نہیں کہ وہ میرے جملہ گناہ بتوسل مصطفیٰ ﷺ معاف فرما کر دین و دنیا کی بھلائیاں عطاء فرمائے اور میں قارئین کرام سے مؤدبانہ عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ میری کسی قسم کی بھی غلطی پر مطلع ہوں تو بندۂ فقیر کو ضرور اطلاع فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

0335 1600053

(فاضل جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

مآخذ و مراجع

(1) قرآن مجید

(2) تفسیر کبیر

کتبِ احادیث:

(3) اتحاف الخیرۃ المھرۃ بزوائد المسانید العشرۃ، شہاب الدین احمد بن ابی بکر ۸۴۰ھ۔

(4) السنن الکبریٰ للبیھقی، ابوبکر احمد بن علی الخراسانی البیھقی ۴۵۸ھ۔

(5) السنن الکبریٰ للنسائی، امام نسائی علیہ الرحمۃ۔

(6) السنن الماثورۃ۔

(7) السنۃ لابن ابی عاصم۔

(8) المستدرک لحاکم،

(9) المعجم الصغیر، سلمان بن احمد بن ایوب الطبرانی ۳۶۰ھ۔

(10) المعجم الکبیر، سلمان بن احمد بن ایوب الطبرانی ۳۶۰ھ۔

(11) بخاری شریف، امام محمد بن اسماعیل بخاری ۲۵۶ھ۔

(12) جامع ترمذی،

(13) دارمی شریف، عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی ۲۵۵ھ۔

(14) سنن ابن ماجہ،

(15) سنن ابی داؤد شریف،

(16) سنن سعید بن منصور،

(17) شرح مشکل الآثار، امام طحاوی علیہ الرحمۃ

(18) شعب الایمان، ابوبکر احمد بن علی الخراسانی البیھقی ۴۵۸ھ۔

(19) صحیح ابن حبان،

(20) صحیح ابن خزیمۃ

(21) صحیح والضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ، امام جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ۔

(22) کنز العمال، علی بن حسام الدین ۹۷۵ھ۔

(23) مستخرج ابی عوانہ۔

(24) مسلم شریف، امام مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ۔

(25) مسندِ ابی داؤد الطیالسی۔

(26) مسندِ ابی یعلیٰ موصلی۔

(27) مسندِ امام احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ۔

(28) مشکوٰۃ شریف،

(29) مصنف ابن شیبہ،

(30) مصنف عبد الرزاق،

(31) مؤطا امام مالک،

(32) نسائی شریف،

شروحاتِ احادیث:

(33) جمع الوسائل علی بن سلطان المعروف بملا علی قاری الحنفی ۱۰۱۴ھ۔

(34) حاشیہ علی الوفا، مفتی محمد اشرف سیالوی علیہ الرحمۃ۔

(35) شرح السنۃ للبغوی، حسین بن مسعود بن محمد البغوی ۵۱۶ھ

(36) شرح صحیح مسلم، علامہ غلام رسول سعیدی۔

(37) شرح نووی علی مسلم، امام شرف الدین النووی۔

(38) فتح الباری شرح صحیح بخاری، امام ابن حجر العسقلانی،

(39) مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ۔

(40) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، علی بن سلطان المعروف بملا علی قاری الحنفی ۱۰۱۴ھ۔

کتبِ سیرت وفضائل:

(41) الریاض الانیقہ فی شرح اسماء خیر الخلیقہ، امام عبد الرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین (42) السیوطی علیہ الرحمۃ، ۹۱۱ھ۔

(43) السیرۃ الحلبیہ، علی بن ابرھیم بن احمد الحلبی ۱۰۴۴ھ۔

(44) السیرۃ النبویہ، امام عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر، المعروف بابن کثیر،۔

(45) الشفاء، ابو الفضل قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ ۵۴۴ھ۔

(46) الوفا، امام عبد الرحمٰن ابن جوزی،

(47) امتاع الاسماع بما للنبی من الاحوال والاموال والحفدۃ والمتاع، احمد بن علی بن عبد اللہ مقریزی ۸۴۵ھ۔

(49) انوارِ غوثیہ، محمد امیر شاہ گیلانی،

(50) جامع المعجزات، امام یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۵۰ھ۔

(51) جامع المعجزات، محمد بن عبد الواعظ الرهاوی۔

(52) جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، امام یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ ۱۳۵۰ھ۔

(53) حدائق بخشش، امام احمد رضا خاں البریلوی علیہ الرحمۃ۔

(54) خصائص الکبریٰ، امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ، ۹۱۱ھ۔

(55) دلائل النبوۃ، ابونعیم علیہ الرحمۃ۔

(56) دلائل النبوۃ للبیہقی،

(57) زرقانی علی المواھب، ابوعبداللہ محمد بن عبد الباقی الزرقانی، ۱۱۲۲ھ۔

(58) سبل الہدیٰ والرشاد، امام محمد بن یوسف الصالحی، ۹۵۴ھ۔

(59) سلوۃ الکئیب بوفاۃ الحبیب، محمد بن عبداللہ ابی بکر الشافعی، ۸۴۲ھ۔

(60) سیرت ابن ہشام،

(61) سیرت مصطفیٰ جانِ رحمت، از افادات امام احمد رضا خاں البریلوی علیہ الرحمۃ۔

(62) شرح حدائق بخشش، مفتی غلام حسن قادری۔

(63) شرح شفاء، علی بن سلطان القاری الحنفی، ۱۰۱۴ھ۔

(64) شرح شمائل ترمذی، علامہ ناصر الدین ناصر۔

(65) شرف مصطفیٰ ﷺ، عبد الملک بن محمد ابراھیم النیشاپوری، ۴۰۸ھ۔

(66) شمائل الرسول، احمد بن عبد الفتاح۔

(67) شمائل ترمذی،

(68) عیون الاثر فی فنون المغازی والسیر محمد بن عبداللہ ابی بکر الشافعی، ۸۴۲ھ۔

(69) قصیدہ اطیب النغم، شاہ علی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ۔

(70) قصیدہ بردہ شریف، امام بوصیری علیہ الرحمۃ۔

(71) مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی، ڈاکٹر عاصم بن ابراھیم الکیالی۔

(72) مدارج النبوۃ، شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ۔

(73) مواھب الدنیہ،

(74) مولد العروس، امام ابن قیم الجوزی۔

(75) مولد المناوی، امام مناوی علیہ الرحمۃ،

(76) وسیلۃ الاسلام بالنبی علیہ السلام، احمد بن حسین بن علی الخطیب، ۸۱۰ھ۔

کتب اسماء الرجال:

(77) الاصابہ، امام احمد بن علی حجر العسقلانی،

(78) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، یوسف بن عبداللہ النمری، ۴۶۳ھ۔

(79) اُسد الغابہ، امام ابن اثیر علیہ الرحمۃ، ۶۳۰ھ۔

کتبِ فقہ:

(80) الفقہ الاسلامی وادلتہ، ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی۔

(81) بہارِ شریعت، محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ۔

(82) قانونِ شریعت، علامہ شمس الدین احمد جونپوری علی الرحمۃ۔

(83) الفتاویٰ الھندیہ (فتاویٰ عالمگیری)

(84) ردالمحتار،

(85) جواہر النیرۃ،

(86) لباب المناسک،

(87) المسلک المتقسط۔

(88) الکحل کی شرعی حیثیت، محمد انوار الحق جنید،

(89) فتاویٰ یورپ، مفتی عبدالواجد قادری،

(90) مجلسِ شرعی کے فیصلے، مفتی نظام الدین رضوی مصباحی،

(91) فقہ حنفی کے سات بنیادی اصول، مفتی نظام الدین رضوی مصباحی،

کتب عامہ:

(92) اتحاف السعادۃ المتقین فی شرح احیاء العلوم الدین،۔

(93) الاتحافات الربانیہ، امام دومی علیہ الرحمۃ،

(94) الاعلام بمافی الدین النصاریٰ من الفساد والاوھام، ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی، ۶۷۱ھ۔

(95) البدایہ النھایہ، امام عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر،

(96) الخمر، مترجم سید ابوالحسن برنی،

(97) السنن والمبتدعات، محمد بن احمد بن عبدالسلام خوامدی، ۵۲۱ھ۔

(98) الصوائق الحرقۃ، احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی، ۹۷۴ھ۔

(99) الطبقات، امام ابن سعد علیہ الرحمہ۔

(100) الفتح الکبیر، امام عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی، ۹۱۱ھ۔

(101) ایڈوانسڈ ٹوئینٹتھ سنچری ڈکشنری،

(102) بھاگوار ڈکشنری کلاں،

(103) بہجۃ المحافل، یحییٰ بن ابی بکر الحضرمی ۸۹۳ھ۔

(104) حدائق الانوار ومطالع الاسرار، محمد بن عمر بن مبارک حضرمی، ۹۳۰ھ۔

(105) سیر اعلام النبلاء، شمس الدین احمد الذھبی ۷۴۸ھ۔

(106) فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل۔

(107) فیض القدیر شرح جامع الصغیر، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی ۱۰۳۱ھ۔

(108) کشف الخفاء ومزیل الالباس، اسماعیل بن محمد العجلونی ۱۱۶۲ھ۔

(109) مخزن الادویہ ڈاکٹری،

(110) مقاصدِ اسلام،

(111) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، الشاہ احمد رضا خاں البریلوی ۱۳۴۰ھ۔

فتاویٰ جات:

(112) مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد اشرف القادری محدث نیک آبادی۔

(113) مفتی محمد عثمان افضل قادری مدظلہ العالی نیک آباد گجرات۔

(114) مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ جامعہ نظامیہ رضویہ شیخو پورہ۔

(115) دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی) کراچی۔

(116) علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی کراچی۔

(117) مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی صاحب۔

(118) مفتی محمد اکمل قادری عطاری مدظلہ العالی کراچی۔

(119) مفتی عبدالواجد قادری صاحب۔

(120) مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری کراچی۔

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری کی واقعات پر دیگر تصانیف



ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور
Ph: 37352022